37

صحیح عقیدہ

اوراس کے

منافی امور

تألیف

ڈاکٹر/ مبشراحسن وانی المدنی

ہیرپورہ شوپیان

ناشر

احسن اکیڈمی، کشمیر

البطاقة/شناخت

أ- بطاقة الکتاب/کتاب کی شناخت

سلسلہ مؤلف:37

نام کتاب: صحیح اسلامی عقیدہ اور اس کے منافی امور

تألیف: ڈاکٹر/مبشر احسن وانی/حفظہ اللہ تعالیٰ، ہیرپورہ شوپیان#7006120675#

سنہ تالیف: 2016-2020

صفحات: 88

ناشر: احسن اکیڈمی، کشمیر

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ھیں

☆

ب- بطاقة الطالب/طالب علم کی شناخت

☆نام/الإسم:..:Name

☆ ولدیت/اسم الأب:..:S-D/0

☆سکونت/العنوان: ....:Adress

☆ درسگاہ/ اسکول/المدرسة:..:School/Darasgah

☆ کلاس/الفصل: .... :Class ☆سیکشن/االقاعة: .... :Section

☆ رول نمبر/رقم الجلوس : .... :Roll No

☆ فون نمبر : .... :Phone No

☆

بسم الله الرحمن الرحيم

مقدمہ

الحمد للّٰہ و کفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفی. و بعد

معزز قارئین کرام

یہ کتاب فی الحال تالیف وتدوین کے مرحلے سے ہی گزر رہی ہے لہٰذا جہاں پر بھی آپ کو اس کتاب میں حذف و اضافہ کی کوئی ضرورت محسوس ہو تو اپنے تعمیری مشورہ سے مجھے مطلع کر کے شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں، امید ہے کہ یہ کتاب اپنا ہدف حاصل کرنے میں کامیاب ہوگی، إن شاء اللّٰہ.

☆ رابطہ کیجئے:

1- موبائیل نمبر:7006120675

2- ای میل:mawerabic@gmail.com

مبشر احسن وانی / ہیر پورہ شوپیان

بتاریخ: 25/06/2015 thu. 08 / رمضان المبارک/1436ھ

آخری اضافہ

03-11-2020

☆☆☆

سلیبس

Code 4/1 : کوڈ

المادة	المقرر	وقت	کل وقت	کل ایام
العقيدة الإسلامية	العقيدة الصحيحة و ما يضادها	30منٹ	720منٹ	24

تفصیل مقرر:

1 . صحیح عقیدہ

1 : **عقیدہ**: 1.1 : تعریف 1.2 : اقسام 1.3 : مصادر 1.4 : خصوصیات 1.5: فوائد

1.6 : چند اہم مؤلفات 1.7 : عقیدہ میں منہج سلف

2 : **توحید**: 2.1 : شہادتین (تعریف، تقاضے) 2.2 : اقسام توحید

2.3 : شروط کلمہ اخلاص 2.4 : نواقض توحید

3 : **مراتب دین**

3.1 : **اسلام** 1.1 :تعریف 1.2 :ارکان

3.2 : **ایمان** 2.1 :تعریف 2.2 : ارکان

3.3 : **احسان** 3.1 :تعریف 3.2 : ارکان

2 : **غلط عقیدہ**

2.1. **کفر** 2.1.1 :تعریف 2.1.2 :اقسام

2.2 : **شرک** 2.2.1 :تعریف 2.2.2 :اقسام

2.3 : **نفاق** 2.3.1 :تعریف 2.3.2 :اقسام

2.4 : **بدعت** 2.4.1 :تعریف 2.4.2 :اقسام

2.5 : **غلو** 2.5.1.:تعریف 2.5.2 :اقسام

2.6 : **کبائر** 2.7 : **الولاء و البراء**

3 : **اسلامی احکام و القاب** 4 : **تکفیر کے اصول و ضوابط**

Prescribed Books: الكتب المقترحة:

1 - تسهيل العقيدة: عبد الله بن عبد العزيز الجبرين

2 - أصول مسائل العقيدة عند السلف و عند المبتدعة :سعود بن عبد العزيز الخلف

3 - كتب الإمام: محمد بن عبد الوهاب ، ابن باز ، صالح الفوزان

☆☆☆

تمهيد

العقيدة

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

موضوع: عقیدہ　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　سبق نمبر: 01

عنوان: عقیدہ: تعریف، اقسام.........　　　　　　　　　　　　　　　التاریخ:

عقیدہ

☆تعریف:

لغوی تعریف:

لفظ: " عقیدة " لغوی طور پر " فعیلة " کے وزن پر "معقودة" یعنی " مفعولة " کے معنی میں ہے، اور لفظ "عقد" کسی چیز کو دوسری چیز کے ساتھ جوڑنے، اس کے دوسروں کو ملانے کیلئے استعمال ہوتا ہے، جیسے رسی کے دو سرے آپس میں ملائے جاتے ہیں، چونکہ جس فکر کو انسان اپنے دل کے ساتھ مضبوطی سے جوڑے، وہ اس کا "عقیدہ" کہلاتی ہے، اور اس کی جمع عقائد ہے۔

شرعی تعریف:

" وہ دینی امور جو کتاب وسنت سے ثابت ہوں، جنہیں انسان اپنے دل میں مضبوطی سے راسخ کرے، اور انہی کے تناظر میں اپنے رب کی عبادت کرے"۔

☆عقیدہ کی اقسام:

صحیح اور غلط ہونے کے اعتبار سے عقیدہ کی دو قسمیں ہیں:　　1- صحیح عقیدہ　　2- باطل عقیدہ

☆عقیدہ کے مصادر:

صحیح عقیدہ توقیفی ہے، لہٰذا عقیدہ کا ہر نقطہ کتاب وسنت کی دلیل سے ثابت شدہ ہونا ضروری ہے۔ چونکہ عقیدہ میں رای و اجتھاد کا کوئی عمل دخل نہیں ہے؛ لہٰذا معلوم ہوا کہ عقیدہ کا دار و مدار صرف اور صرف کتاب وسنت پر ہے۔ منہج سلف صالحین یہی ہے کہ جس پر کتاب وسنت دلالت کرتا ہے اس پر ہمارے اسلاف ایمان لاتے، اسی کو اپنا عقیدہ بناتے اور اسی کے مطابق عمل کرتے تھے، اور جس پر کتاب وسنت دلالت نہ کرتا ہو اسے وہ اللہ کی طرف منسوب نہیں کرتے بلکہ اسے رد کرتے تھے، یہی وجہ ہے کہ عقیدہ کے معاملہ میں سلف میں کوئی اختلاف واقع نہیں ہوا، بلکہ ان کا عقیدہ بلا اختلاف ایک ہی تھا۔

لیکن پھر جب کچھ لوگوں نے کتاب وسنت کو چھوڑ کر یونانی فلسفیوں سے علم کلام اور منطق لے کر اسی کو اپنے عقیدہ کی بنیاد بنایا تو عقیدہ کے معاملہ میں بھی اختلاف اور انحراف واقع ہوا، اور یوں مسلمانوں کا شیرازہ بکھر گیا، اور اسلامی سماج کی عمارت میں شگاف پڑ گئے۔

☆ صحیح عقیدہ کی چند خصوصیات:

خصوصیت: ایسی ممتاز صفت ہے جو کسی چیز کو دوسری چیزوں سے الگ کرتی ہو، اور عقیدہ کی خصوصیات سے اس کے ایسے امتیازی اوصاف مراد ہیں جو اس عقیدہ کو دوسرے تمام عقائد پر فوقیت دیں اور ان سے الگ کریں۔

چونکہ اسلامی عقیدہ کی چند خصوصیات یہ ہیں کہ یہ عقیدہ:

1- توقیفی ہے:

جو کہ صرف کتاب وسنت سے ثابت ہوتا ہے اور رائی یا اجتھاد کا اس میں کوئی دخل نہیں ہے، لہٰذا کوئی بندہ اپنی مرضی سے اس میں تبدیلی نہیں کرسکتا۔ دنیا کا کوئی بادشاہ، تحقیقاتی یا علمی کمیٹی یا علماء بورڈ اس میں کسی قسم کی کوئی کمی بیشی نہیں کرسکتا ہے۔

2 - شامل وکامل ہے:

نہ اس میں کوئی نقص ہے کہ کوئی بندہ اس کی کمی پوری کرلے اور نہ اس میں کوئی چیز ضرورت سے زیادہ ہے کہ کوئی بندہ اس اضافہ کو مختصر کرلے۔

3 - دائمی ہے:

قیامت تک ہر زمان ومکان میں ہر قسم کے لوگوں کیلئے قابل عمل ہے۔خواہ زماں بدلے یا مکاں اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔

4 - وسطیت پر مبنی ہے:

نہ اس میں غلو وزیادتی ہے اور نہ ہی اس میں کسی کے حق میں کوئی کوتاہی ہے بلکہ اس عقیدہ میں ہر ذات کو اپنا مناسب مقام دیا گیا ہے۔

5 - واضح ہے:

اس میں کوئی ابہام، اشکال یا ٹیڑھاپن نہیں ہے۔ بلکہ یہ فطری ہونیکی وجہ سے فطرت سلیمہ کیلئے بالکل واضح وعیاں ہے۔

صحیح عقیدہ کے ثمرات

مذکورہ خصوصیات کے تناظر میں صحیح عیقدہ کے کئی ثمرات اور فوائد سامنے آتے ہیں جن میں سے چند یہ ہیں:

1 - اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت، اور مخلوق کی غلامی سے چھٹکارا۔

2 - اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع، اور بدعات ورسومات بد اور بدعتیوں سے آزادی۔

3 - سکون نفس اور اطمینان قلب، کسی چیز کے حصول پر بدمستی اور کسی کے فوت ہونے پر مایوسی سے نجات۔

4 - فکری قناعت، اور تناقض اور خرافات سے سلامتی۔

5 - بیک وقت روحانی اور جسمانی تقاضوں کی تکمیل، اور عقیدہ واخلاق میں ہم آہنگی کا شرف۔

6 - اللہ کی نصرت وتائید، زمین کی شہنشاہیت، درجات کی بلندی، اتحاد واتفاق اور نیک بخت زندگی کی توفیق اور بدبختی سے حفاظت صحیح عقیدہ کے حاملین کا تحفہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

موضوع:عقیدہ　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　سبق نمبر:02

عنوان:　عقیدہ میں منہج سلف　　　　　　　　　　　　　　　　　　التاریخ:

عقیدہ میں منہج سلف

عقیدہ میں منہج سلف کے چند اہم قواعد وضوابط درج ذیل سطور میں مختصراً پیش ہیں:

1 - عقیدہ حاصل کرنے میں صرف وحی پر اعتماد کرنا: خواہ وہ قرآن ہو یا صحیح احادیث مبارکہ،اور کتاب وسنت کو صحیح طور پر سمجھنے میں دیگر نصوص اور فہم صحابہ سلف اُمت بطور مرجع سامنے رکھا جائے ،اوراُمت کے ان ائمہ کا فہم جو اسلاف کے منہج پر گامزن ہوں؛ چونکہ کتاب وسنت کی نصوص سے جو عقیدہ ثابت ہورہا ہواسے محض لغوی احتمالات ،قیاسِ باطل، ذوق، کشف یا کسی شیخ، پیرومرشد یا امام وغیرہ کے قول کی بنیاد پر نہیں چھوڑا جائے گا۔

2 - عقیدہ میں احادیث کو حجت تسلیم کرنا: بشرطیکہ وہ صحیح ہوں،اورعقیدہ کے اثبات میں صحیح احادیث کے درمیان آحاد اور تواتر کا فرق نہ کرنا، بلکہ جس طرح متواتر احادیث سے عقیدہ ثابت کیا جائے گا،اسی طرح خبر واحد والی احادیث سے بھی عقیدہ ثابت ہوگا۔

3 - اثبات عقیدہ میں محض کتاب وسنت کی پیروی منہج صحابہ کے مطابق لازم سمجھنا: اوراس میں عقل اور رائے کا عمل دخل خارج کرنا، البتہ یہ سمجھا جائے کہ عقل سلیم کتاب اللہ اور صحیح وصریح احادیث یعنی نقل سلیم کے ساتھ باہم متصادم نہیں ہیں، البتہ جہاں ایسا محسوس ہوتو وہاں عالم کے فہم یا طریقۂ استدلال میں نقص ہے نہ کہ کتاب وسنت میں، لہٰذا عقل سے عقیدہ صحیحہ نہ ثابت ہوگا اور نہ ہی رد۔

4 - کسی عقیدی مسئلہ سے وابستہ تمام دلائل کو یکجا جمع کر کے علمی طریقے سے ان سے استفادہ کرنا۔

5 - صحیح عقیدہ کے اثبات اورفہم کیلئے علم کلام اور فلسفہ کی گندی ندی میں ہاتھ نہ دھونا۔

6 - اپنے مخالف کے ساتھ انصاف کرنا،اورعلمی انداز میں اس پر رد کرنا۔

7 - قرآن مجید کو کلام اللہ غیر مخلوق تصور کرتے ہوئے ،صرف رسول علیہ السلام کو معصوم عن الخطاء ماننا،اورکتاب وسنت کے علاوہ کسی اور کا کلام حتمی تصور نہ کرنا۔

8 - اس انتہائی اہم مقصد کی حفاظت کرنا جسکے لئے جن وانس پیدا کئے گئے ہیں۔

9 - مسلمانوں کی جماعت،ان کے اتحادواتفاق اورانکی شیرازہ بندی کی سعی پیہم کرنا۔

10 - لا طاعة لمخلوق في معصية الخالق کا قاعدہ عبادات ومعاملات کے ساتھ ساتھ عقائد میں بھی معتبر سمجھنا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

موضوع: عقیدہ سبق نمبر: 03

عنوان: عقیدہ کے باب میں منہج سلف کے مطابق چند مؤلفات التاریخ:

عقیدہ کے باب میں منہج سلف کے مطابق چند مؤلفات

ائمہ اسلام نے صحیح عقیدہ بیان کرنے اور غلط عقیدہ کے حاملین پر رد کرنے کیلئے بہت سی کتابیں تالیف کی ہیں، جن میں سے کچھ ایک میں صرف صحیح عقیدہ کتاب وسنت کی دلائل کی روشنی میں ذکر کیا ہے، جبکہ دیگر کچھ کتابوں میں صرف غلط عقائد اور باطل شبہات پر رد کیا گیا ہے، اور کچھ ایک کتابوں میں یہ دونوں طریقے جمع کئے گئے ہیں، یہ بات بھی ملاحظہ کی جاتی ہے کہ عقیدہ کے بارے میں علماء اہل سنت والجماعت کی بہت سی کتابیں ایسی ہیں جن میں عقیدہ کے تمام پہلوؤں پر روشنی نہیں دالی گئی ہے، بلکہ صرف ان عقیدی مسائل کو زیر بحث لایا گیا ہے، جو اس زمانے کے اہل بدعت وغیرہ لوگوں میں غلط عقیدہ کے طور پر پھلاتے تھے، درج ذیل سطور میں اہل سنت والجماعت منہج سلف کے مطابق لکھی گئی۔ عقیدہ کے بارے میں چند کتابیں ذکر کرتا ہوں:

۱۔ الإِيْمَان : تالیف ابوعبید القاسم بن سلام متوفی سنہ ۲۲۴ھ ۔

۲۔ الرَّدُّ عَلَى الْجَهْمِيَة : تالیف عبداللہ بن محمد بن عبداللہ الجعفی متوفی ۲۲۹ھ ۔

۳۔ الإِيْمَان: تالیف ابن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ ۔

۴۔ الْحِيْدَةُ فِي الرَّدِ عَلَى الْجَهْمِيَة: تالیف عبدالعزیز بن یحیٰی المکی متوفی ۲۴۰ھ ۔

۵۔ السُّنَّة : تالیف امام احمد بن حنبل متوفی سنہ ۲۴۱ھ بروایت اصطخري

۶۔ الرَّدُّ عَلَى الْجَهْمِيَّةِ وَ الزَّنَادِقَةِ: تالیف امام احمد

۷۔ التَّوْحِيْدُ فِيْ صَحِيْحِ الْبُخَارِي: تالیف امام محمد بن اسماعیل البخاری متوفی ۲۵۶ھ ۔

۸۔ الرَّدُّ عَلَى الْجَهْمِيَّةِ: تالیف امام محمد بن اسماعیل البخاری۔

۹۔ السُّنَّةُ: تالیف ابوبکر الأثرم متوفی ۲۷۲ھ ۔

۱۰۔ السُّنَّةُ : تالیف ابوعلی حنبل بن اسحاق بن حنبل بن ہلال شاگرد امام احمد متوفی ۲۷۳ھ ۔

۱۱۔ السُّنَّةُ : تالیف ابوداؤد سلیمان بن اشعث السجستانی متوفی ۲۷۵ھ ۔

۱۲۔ الْإِخْتِلَافُ فِي اللَّفْظِ وَ الرَّدُّ عَلَى الْجَهْمِيَّةِ وَ الْمُشَبِّهَةُ: تالیف عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ متوفی ۲۷۶ھ ۔

۱۳۔ الرَّدُّ عَلَى الْجَهْمِيَّةِ: تالیف عثمان بن سعید الدارمی متوفی ۲۸۰ھ

۱۴۔ الرَّدُّ عَلٰى بِشْرِ الْمَرِيْسِي: تالیف عثمان بن سعید الدارمی متوفی ۲۸۰ھ

۱۵۔ إِنْكَارُ الْبِدَعِ وَ الْحَوَادِثِ: تالیف محمد بن وضاح متوفی ۲۸۶ھ

۱۶۔ السُّنَّةُ : تالیف ابوبکر عمرو بن ابی عاصم متوفی ۲۸۷ھ ۔

۱۷۔ السُّنَّةُ : تالیف عبداللہ بن احمد بن حنبل متوفی ۲۹۰ھ ۔

۱۸۔ السُّنَّةُ: تالیف ابوبکر احمد بن علی بن سعید المروزی متوفی ۲۹۲ھ ۔

۱۹۔ السُّنَّةُ : تالیف محمد بن نصر المروزی متوفی ۲۹۴ھ ۔

۲۰۔ السُّنَّةُ: تالیف احمد بن محمد بن ہارون الخلال متوفی ۳۱۱ھ۔

۲۱۔ التَّوحِيدُ: تالیف ابن خزیمہ متوفی ۳۱۱ھ۔

۲۲۔ الْعَقِيدَةُ الطَّحَاوِيَةُ: تالیف امام ابوجعفر الطحاوی متوفی ۳۲۱ھ۔

۲۳۔ الرَّدُّ عَلَى الْجَهْمِيَّةِ: تالیف عبدالرحمٰن بن ابوحاتم متوفی ۳۲۷ھ۔

۲۴۔ شَرحُ كِتَابِ السُّنَّةِ: تالیف حسن بن علی البربہاری متوفی ۳۲۹ھ۔

۲۵۔ السُّنَّةُ: تالیف ابواحمد محمد بن احمد ابراہیم الأصفہانی العسال متوفی ۳۴۹ھ۔

۲۶۔ السُّنَّةُ: تالیف ابوقاسم سلیمان بن احمد بن ایوب اللخمی الطبرانی متوفی ۳۶۰ھ۔

۲۷۔ الشَّرِيعَةُ: تالیف ابوبکر الآجری متوفی ۳۶۰ھ۔

۲۸۔ السُّنَّةُ : تالیف عبداللہ بن محمد الأصبہانی متوفی ۳۶۹ھ۔

۲۹۔ السُّنَّةُ : تالیف عمر بن احمد بن عثمان البغدادی (ابن شاہین) متوفی ۳۸۵ھ۔

۳۰۔ مُقَدِّمَةٌ فِي الْعَقِيدَةِ: تالیف ابن ابی زید القیروانی متوفی ۳۸۶ھ۔

۳۱۔ الإِبَانَةُ: تالیف ابن بطہ متوفی ۳۸۷ھ۔

۳۲۔ التَّوحِيدُ: تالیف محمد بن اسحاق بن مندہ متوفی ۳۹۵ھ۔

۳۳۔ الرَّدُّ عَلَى الْجَهْمِيَّةِ: تالیف محمد بن اسحاق بن مندہ متوفی ۳۹۵ھ۔

۳۴۔ شَرحُ السُّنَّةِ: تالیف ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن ابی زمنین متوفی ۳۹۹ھ۔

۳۵۔ شَرحُ أُصُولِ اعْتِقَادِ اَهْلِ السُّنَّةِ وَ الْجَمَاعَةِ: تالیف أبو القاسم هبة الله بن الحسن بن منصور اللالكائي متوفی ۴۱۸ھ۔

۳۶۔ الْأُصُولِ: تالیف ابوعمر الطلمنکی متوفی ۴۲۹ھ۔

۳۷۔ السُّنَّةُ وَ الصِّفَاتُ: تالیف ابوذر عبد بن احمد بن محمد الأنصاری الہروی ۴۳۴ھ۔

۳۸۔ عَقِيــــدَةُ السَّلَفِ وَ أَصْحَابِ الْحَدِيثِ : تالیف اسماعیل بن عبدالرحمٰن الصابونی متوفی ۴۴۹ھ ۔ (أصحاب سے قبل 'و' کا اضافہ شاید کمپوزنگ کی غلطی ہے کیوں کہ تحقیق سے پتا چلا کہ دوسرے مقامات میں 'و' کا اضافہ موجود نہیں ہے)

۳۹۔ الاعْتِقَادُ وَ الْهِدَايَةُ إِلَى سَبِيلِ الرَّشَادِ: تالیف البیہقی متوفی ۴۵۸ھ۔

۴۰۔ الْأَسْمَاءُ وَ الصِّفَاتُ : تالیف البیہقی متوفی ۴۵۸ھ۔

۴۱۔ الْحَوَادِثُ وَ الْبِدَعُ: تالیف محمد بن الولید الطرطوشی متوفی ۵۲۰ھ۔

۴۲۔ لُمْعَةُ الْإِعْتِقَادِ الْهَادِي إِلَى سَبِيلِ الرَّشَادِ: تالیف عبداللہ بن احمد بن قدامۃ متوفی ۶۲۰ھ۔

۴۳۔ البَاعِثُ عَلَى إِنْكَارِ الْبِدَعِ وَ الْحَوَادِثِ: تالیف ابوشامہ عبدالرحمٰن بن اسماعیل المقدسی متوفی ۶۶۵ھ۔

۴۴۔ رِسَالَةٌ فِي ذَمِّ الْبِدْعَةِ : تالیف ابوالحسن الصغیر الفاسی متوفی ۷۱۹ھ۔

۴۵۔ فَتَاوىٰ شَيخِ الْإِسْلَامِ ابْنِ تَيمِيَّةِ: متوفی ۷۲۸ھ جمع عبدالرحمٰن بن محمد بن قاسم ،اس میں صحیح عقیدہ بیان کرنے اور بدعات کا رد کرنے کے بارے میں بہت سے اجزاء ہیں، اور ان میں سے بعض مستقل طور پر چھپ چکے ہیں جیسے ''العقیدۃ الواسطیۃ''، اور اس پر بعض علماء کی شروح بھی ہیں ، اور ''الفتوی الحمویۃ'' اور ''الرسالۃ التدمریۃ''۔

۴۶۔ امام ابن قیم متوفی ۷۵۱ھ کی عقیدہ کے بیان اور اہل بدعت کے رد میں کئی کتابیں ہیں جیسے: ''اجتماع الجیوش الإسلامیة'' اور ''الکافیة الشافیة'' اور ''الصواعق المرسلة'' اور ''شفاء العلیل'' اور ''ھدایة الحیاریٰ في أجوبة الیھود و النصاری''۔

۴۷۔ الاعْتِصَامُ: تالیف اسحاق بن ابراہیم بن موسیٰ الشاطبی متوفی ۷۹۰ھ۔

۴۸۔ تَطْهِيْرُ الاعْتِقَادِ عَنْ أَدْرَانِ الشِّرْكِ وَ الْإِلْحَادِ: تالیف محمد بن اسماعیل عرف الصنعانی متوفی ۱۱۸۲ھ۔

۴۹۔ لَوَامِعُ الْأَنْوَارِ الْبَهِيَّةِ: تالیف امام محمد بن احمد السفارینی متوفی ۱۱۸۸ھ۔

۵۰۔ شیخ محمد بن عبدالوہاب متوفی ۱۲۰۶ھ کی عقیدہ کے بارے میں کئی کتابیں جیسے: ''کتاب التوحید'' اور اسی کی کئی شرحیں ہیں جیسے ''تیسر العزیز الحمید''، ''فتح المجید'' اور (ان کی دوسری کتابیں جیسے) ''کشف الشبھات'' اور ''أصول الإیمان''۔

۵۱۔ الدِّيْنُ الْخَالِصُ: تالیف محمد صدیق حسن خان متوفی ۱۳۰۷ھ۔

۵۲۔ قَطْفُ الثَّمَرِ فِيْ بَيَانِ عَقِيْدَةِ أَهْلِ الْأَثَرِ: تالیف محمد صدیق حسن خان متوفی ۱۳۰۷ھ۔

۵۳۔ عقیدہ کے بارے میں اہل سنت کے منہج کے مطابق معاصرین علماء کی کتابیں بکثرت موجود ہیں ، البتہ اختصار کو ترجیح دیتے ہوئے صرف مذکورہ بالا کتابوں پر ہی اکتفا کیا گیا ہے۔

☆☆☆☆☆

صحیح عقیده

1 - من ربک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

موضوع: صحیح عقیدہ　　　　　　　　　　　　　　　　　سبق نمبر: 04

عنوان: اللہ کے بارے میں صحیح عقیدہ　　　　　　　　　　　　　　التاریخ:

اللہ کے بارے میں صحیح عقیدہ

☆اللہ تعالیٰ ہمارا معبود برحق، خالق و مالک ہے، دنیا و مافیہا اسی کی ملکیت ہے؛ چونکہ توحید باری تعالیٰ ہی اسلام کا خلاصہ ہے۔

☆اللہ تعالیٰ کے بہترین بے شمار نام اور صفات ہیں۔

☆اللہ تعالیٰ کے تعارف کیلئے جامع سورۂ شریفہ سورۂ اخلاص ہے۔

☆اللہ نے بندوں کی حفاظت پر فرشتے مامور کئے ہیں۔

☆اللہ نے بندوں کی ہدایت کیلئے کتابیں نازل کی ہیں، انبیاء ورسول علیہم السلام معبوث کئے ہیں۔

☆اللہ تعالیٰ نے جنت وجہنم بنائی تاکہ نیکوکاروں اور دوسرے لوگوں کو اپنے کئے کا بدلہ ملے۔

☆اللہ تعالیٰ کو دنیا میں کوئی نہیں دیکھ سکتا، البتہ آخرت میں مؤمن دیکھیں گے۔

☆اللہ ایک ہے، عرش پر مستوی ہے اور آیۃ الکرسی اس کی کئی صفات کی وضاحت کرتی ہے۔

☆اللہ تعالیٰ کی صفات ہیں، جن پر ہمیں ایمان لانا ہے، البتہ کیفیت ہم تصور میں نہیں لاسکتے، ہم کہیں گے اس ذات حق کی صفات ویسی ہی ہیں جیسی اس کی شان کے لائق ہیں۔

☆اللہ پر ایمان میں منہج سلف کے مخالفین:

چونکہ بہت سے لوگ اللہ پر ایمان لانے کے باب میں سلف کے مخالف ہیں، جیسے:

1 - مشرکین وکفار:

جو اللہ کا کسی اعتبار سے انکار کرتے ہیں، یا عبادت وغیرہ میں اس کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہیں۔

2 - مُلحد:

جو لوگ اللہ کے وجود کا سرے سے ہی انکار کرتے ہیں، انہی میں سے یہ لوگ ہیں:

1 - دہری: جو لوگ کہتے ہیں: ما يهلكنا إلا الدهر [الجاثية: 24] ''ہم تو محض زمانے کے گذرنے سے مرتے اور جیتے ہیں''، لہٰذا انہوں نے زمانے کو ہی معبود قرار دیا، اسی لئے انکو دہری کہتے ہیں؛ دَھر زمانے کو کہتے ہیں۔

2 - وجودی: جو اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ ایک بڑی طاقت موجود ہے جو معبود ہے لیکن وہ اس بڑی طاقت کو متعارف کرنے سے عاجز ہیں۔

3 - فلسفی: جو کائنات کے وجود کو ذرات کی طرف منسوب کرتے ہیں اور خالق و معبود کا انکار کرتے ہیں.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

موضوع: صحیح عقیدہ　　　　　　　　　　　　　　　　　سبق نمبر:05

عنوان: توحید: تعریف واقسام　　　　　　　　　　　　　　　　التاریخ:

توحید

☆ تعریف:

لغوی تعریف: لفظِ "توحید" لغوی طور پر " وَحَّدَ" ، یُوَحِّدُ" کا مصدر ہے، اور" الوحدة" سے مشتق ہے، اور لغوی طور پر" توحید" کا معنیٰ" کسی چیز کو ایک مقرر کرنا" ہے۔

☆اصطلاحی تعریف: اصطلاحی طور پر توحید کا معنیٰ:" إفرادُ اللّٰهِ بالعِبادَة" ہے، یعنی: "اللہ تعالیٰ کو عبادت کیلئے تنہا مستحق قرار دینا"۔

☆اقسام:

توحید کی تین قسمیں ہیں، اور تینوں باہم لازم ملزوم ہیں، ان میں سے کسی بھی ایک پر ایمان لانا یہ تقاضا کرتا ہے کہ دوسری اقسام پر بھی ایمان لایا جائے، اور اسی طرح کسی بھی ایک قسم کا انکار کرنے سے تینوں اقسام کا انکار لازم آتا ہے، لہٰذا جس نے ان میں سے کسی بھی ایک قسم کا انکار کیا تو گویا اس نے تینوں قسموں کا انکار کیا، بقیہ دکا اقرار کرنا اسے کوئی فائدہ نہیں دے گا، وہ تین قسمیں یہ ہیں:

1 - توحید الوہیت:

یعنی اللہ تعالیٰ کو عبادت کیلئے تنہا مستحق قرار دینا، اور اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرانا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:﴿**واعبدوا اللـه ولا تشركوا به شيئا**﴾[النساء: 36] "اور صرف اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرو"۔

2 - توحید ربوبیت:

اللہ تعالیٰ کو بندوں کا خالق، مالک، رزاق، مدبر الأمور اور نفع عطا کرنے اور نقصان دور کرنے والا ہونے میں تنہا قرار دینا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:﴿**ألا له الخلق والأمر تبارك الله رب العالمين**﴾[الأعراف: 54] "یاد رکھو کہ خالق اور حاکم ہونا اللہ ہی کے لئے خاص ہے، اللہ بڑی خوبیوں والا ہے جو کہ عالمین کا رب ہے"۔

3 - توحید اسماء وصفات:

یعنی اللہ تعالیٰ کو اسماءِ حُسنیٰ اور صفات علیاء کا مستحق ہونے میں تنہا قرار دینا، اور جو نام اور صفات اس نے اپنی ذات مبارکہ کیلئے اپنے کلام قرآن مجید میں یا اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارکہ سے صادر شدہ احادیث مبارکہ میں اختیار فرمائے ہیں، بغیر کسی تاویل، تحریف، تکییف، تمثیل، اور تعطیل کے ان پر ایمان لانا اور یہ کہنا کہ ہم ان کا معنیٰ سمجھتے ہیں، البتہ کیفیت نہیں جانتے بلکہ جس طرح اس ذات مبارکہ کے شایانِ شان ہے اسی کے عین مطابق ہمارا ایمان بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿**ليس كمثله شيئ وهو السميع البصير**﴾[الشورى: 11] "کوئی بھی چیز اس جیسی نہیں ہے، وہ سننے اور دیکھنے والا ہے"۔

☆ قرآن مجید میں کی آیت کریمہ:﴿**رب السموات والأرض وما بينهما فاعبده واصطبر لعبادته هل تعلم له سميا**﴾[مريم : 65] میں توحید کی تینوں قسموں کا تذکرہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

موضوع: عقیدہ　　　　　　　　　　　　　　سبق نمبر: 06

عنوان: عقیدہ میں منہج سلف　　　　　　　　　التاریخ:

اسماء وصفات میں منہج سلف

☆اسماء حسنیٰ میں منہج سلف:

اسماء حسنیٰ میں منہج سلف یہ ہے کہ بندہ اس بات پر ایمان لائے کہ:

1 - اللہ تعالیٰ کے تمام نام اسماء حُسنیٰ یعنی اچھے نام ہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿ولله الأسماء الحسنى﴾ [الأعراف: 180] ''اور اللہ ہی کے لئے اچھے نام ہیں''۔

2 - اللہ تعالیٰ کے تمام نام توقیفی ہیں، ان میں عقل کا کوئی دخل نہیں ہے، لہٰذا ان میں یہ واجب ہے کہ بندہ صرف وہ نام اللہ کیلئے تسلیم کرے جو کتاب وسنت میں ثابت ہوں، اور ان میں کمی بیشی نہ کرے۔

3 - اللہ کے نام کسی محدود عدد میں شمار نہیں کئے جا سکتے ہیں۔

4 - اللہ کے ناموں میں الحاد سے پرہیز کرنا چاہیے، اور ان میں الحاد یہ ہے کہ ان کو اپنے حقیقی معنی سے پھیرا جائے۔

5 - اللہ تعالیٰ کو اس کے ناموں سے پکار کر دعا مانگی جائے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿ولله الأسماء الحسنى﴾ [الأعراف: 180] ''اور اللہ ہی کے لئے اچھے نام ہیں''۔

☆صفات علیاء میں منہج سلف یہ ہے کہ:

1 - جن صفات سے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اپنی ذات مبارکہ کو موصوف قرار دیا ہے، اور جن صفات سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ذات مبارکہ کو موصوف قرار دیا ہے، ان پر بغیر کسی تحریف (معنی تبدیل کرنا، جیسے لفظِ'' یـد'' کا معنی ''قدرت'' بتانا)، تعطیل (صفات کو معطل کر کے سرے سے انکار کرنا)، تکییف (کیفیت بیان کرنا) اور تمثیل (مثال بیان کرنا) کے ایمان لانا، جیسا کہ امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: ''الإستواء معلوم، والكيف مجهول، والإيمان به واجب، والسؤال عنه بدعة''.

2 - صفات کی نصوص کو اپنے ظاہر پر محمول کرنا، اسی پر سلف کا قول: ''أمروها كما جاءت'' دلالت کرتا ہے، البتہ یہاں پر تفویض (یعنی صفت معلوم ہونے سے بھی انکار کرنے، اور صفت کی کیفیت کی طرح اس کا علم بھی اللہ کے سپرد کرنے) سے احتیاط کرنا لازم ہے، چونکہ منہج سلف یہ ہے کہ صفات معلوم ہیں البتہ کیفیت مجہول ہے، جیسا کہ امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: ''الإستواء معلوم، والكيف مجهول، والإيمان به واجب، والسؤال عنه بدعة''.

3 - اللہ کو ہر اس صفت سے متصف سمجھے جو کمال پر دلالت کرتی ہو، اور ہر اس صفت سے اللہ کو پاک ومنزہ قرار دے جو نقص پر دلالت کرتی ہو، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿ليس كمثله شيئ وهو السميع البصير﴾ [الشورى: 11] ''کوئی بھی چیز اس جیسی نہیں ہے، وہ سننے اور دیکھنے والا ہے''۔

اس آیت میں اللہ نے نفی اور اثبات دونوں جمع کئے، اس بات کو ثابت کیا کہ وہ سنتا اور دیکھتا ہے، اور اس بات کی نفی کی کہ کوئی اس جیسا ہو''۔

☆صفات کی قسمیں:

1 - ذاتی صفات:

یہ ایسی صفات ہیں جن سے اللہ تعالیٰ ازل سے ہی متصف تھا اور ابد تک رہے گا، جیسے: علم، قدرۃ، سمع، بصر، عزت، حکمت، علو، اور انہی میں سے خبری صفات ہیں، جیسے: چہرہ، دو ہاتھ، دو آنکھیں، قدم وغیرہ۔

2 - فعلی صفات:

یہ ایسی صفات ہیں جن کا تعلق اللہ کی مشیت کے ساتھ ہے، اگر اللہ چاہے تو کرے، اگر چاہے تو نہ کرے۔ جیسے: استواء، آسمان دنیا پر آنا۔

☆صفات میں منہج سلف کے مخالفین:

چونکہ صفات میں دو فرقوں نے سلف کی مخالفت کی ہے:

1 -مُمَثِّلَہ:

یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی صفات کو بندوں کی صفات کے ساتھ تشبیہ دیتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ، چہرہ، قدم، ساق وغیرہ بندوں کے اعضاء جسم جیسے ہیں، اور صفات کی کیفیت بیان کرتے ہیں۔

ممثلہ کوئی خاص جماعت نہیں ہے بلکہ دنیا میں جو بھی شخص یہ عقیدہ رکھے وہ ممثلہ میں سے شمار ہوگا، چونکہ صفات کی تمثیل کا عقیدہ ہشام بن الحکم رافضی امامی اور محمد ابن کرام السجستانی کی جماعت کرامیۃ کی طرف منسوب ہے۔

2 - مُعَطِّلَہ:

یہ لوگ اللہ کی صفات کا انکار کرتے ہیں، خواہ کچھ ہی صفات کا انکار کریں یا تمام صفات کا انکار کریں، یہ کوئی خاص جماعت نہیں ہے بلکہ ہر وہ شخص اور جماعت جو اللہ کی کسی بھی صفت کا انکار کرے وہ معطل کہلائے گا، اور اس اعتبار سے جہمیہ، فلاسفہ، معتزلہ، اشاعرۃ، ماترید یہ وغیرہ سب معطلہ میں سے شمار ہوں گے۔

☆☆☆

من نبيك

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

موضوع: صحیح عقیدہ سبق نمبر: 07

عنوان: رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں صحیح عقیدہ التاریخ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں صحیح عقیدہ

☆تعریف:

نام مبارک: محمد والد کا نام: عبداللہ بن عبدالمطلب والدہ کا نام: آمنۃ بنت وہب۔ کنیت: ابوالقاسم نسبت: قرشی ہاشمی

☆ ولادت: مکہ مکرمہ میں/ بنو ہاشم کے محلّہ میں/ سوموار صبح/ موسم بہار/ ماہ ربیع الاول کی 9 تاریخ/ عام الفیل کے ایک سال بعد/

☆ حُلیہ مبارکہ:

درمیان قد/ نورانی چہرہ/ کانوں کی لوتک لمبے بال/ بڑی بڑی سرمیلی آنکھیں/ گھنی داڑھی/ چوڑے ہاتھ/ جب چلتے تو آگے کی طرف متوجہ ہوتے/ کثر سے زمین کی طرف نگاہ رکھتے/ بارعب/

☆ شمائل واخلاق: اللہ نے ان کے اخلاق کی ان الفاظ میں تعریف کی: ﴿ وإنک لعلى خلق عظيم ﴾[القلم : 4] ''اور یقیناً آپ اخلاق کے اعلی درجہ پر فائز ہیں''۔

وہ اپنے اخلاق سے قرآن مجید کی عملی تفسیر تھے، جیسا کہ عائشہ رضي الله عنها نے ان کے اخلاق کے بارے میں فرمایا: ''فإن خلق نبي الله كان القرآن'' [صحيح مسلم: 746] ''یقیناً اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق قرآن تھا''۔

☆ بشر ہونا: یہ بات کتاب وسنت سے صحیح ثابت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بشر تھے، ﴿قل إنما أنا بشر مثلكم يوحى إلي﴾ [الكهف: 110] ''کہہ دیجئے کہ میں تم جیسا انسان ہوں، البتہ میری طرف وحی نازل کی جاتی ہے''۔

شیخ البانی رحمہ اللہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان: ((خلقت الملائكة من النور))[صحيح مسلم: 2996] کی تحقیق میں فرمایا: ''اس میں لوگوں کی زبانوں پر عام حدیث: ''أول ماخلق الله نور نبيک ياجابر'' کے باطل ہونے کی طرف بھی اشارہ ہے''۔[سلسلة الأحاديث الصحيحة: زير حديث نمبر: 458]

☆ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں غلو کرنا:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں غلو کی دو قسمیں ہیں:

1 - غلو افراط:

اس میں وہ لوگ مبتلاء ہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بشر تسلیم کرنے سے انکار کرتے ہیں، اور انہیں معبود کے درجہ پر فائز کرتے ہیں، حالانکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((لا تطروني كما أطرت النصارى ابن مريم فإنما أنا عبده فقولوا عبد الله ورسوله))[صحيح البخاري: 3445]. ''میرا مقام حد سے نہ بڑھاؤ جیسے نصاری نے مریم کے بیٹے (عیسی علیہ السلام) کو حد سے بڑھایا، میں تو صرف اس (اللہ) کا بندہ ہوں، لہٰذا مجھے اس کا بندہ اور رسول کہو''۔

2 - غلو تفریط:

اس میں وہ لوگ مبتلا ہیں جوانہیں عرب صحراء کا ایک عام انقلابی باشندہ تصور کرتے ہیں، اور انکی نبوت کا انکار کرتے ہیں، اور وہ بھی اس کے شکار ہیں جوانکی نبوت کے قائل تو ہیں البتہ انکے منصب نبوت کی کما حقہ قدر نہیں کرتے۔

☆ **معجزات:** ہر وہ خارق عادت چیز جو نبوت کیلئے بطور دلیل کسی بندۂ خدا سے ظاہر ہو جائے اس کو معجزہ کہتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سینکڑوں معجزات عطا کئے گئے تھے، جن میں سے چند مشہور معجزات یہ ہیں: **1-** قرآن مجید **2-** چاند کے دوٹکڑے ہونا **3-** اسراء ومعراج

☆ **مراحل زندگی:**

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ دو بڑے مراحل سے گذری:

1 - محمد بن عبداللہ: زندگی مبارکہ کے ابتدائی چالیس سال تک وہ نبی نہیں تھے، لوگ انہیں محمد بن عبداللہ کے طور پر جانتے تھے۔

2- محمد رسول اللہ: زندگی کے آخری تیئس سال میں وہ اللہ کے رسول تھے، اب اسی مرحلہ میں وہ لوگوں کی نیک بختی اور بدبختی کا معیار بن گئے، اب ان کا فرمانبردار دنیا وآخرت میں کامیاب اور انکا نافرمان دنیا وآخرت میں ناکام قرار پایا۔

اس نبوی زندگی کے بھی دو مراحل ہیں:

1 - مکی دور: یہ نبوت کے پہلے **13** سال کا عرصہ ہے، اس دوران نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں دعوت دیتے رہے پھر ہجرت کی۔

2 - مدنی دور: یہ نبوت کے آخری دس سال کا عرصہ ہے، اس دوران نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں سکونت پذیر ہوئے۔

☆ **گھریلو زندگی:**

بحیثیت بشر انہوں نے نکاح بھی کئے اور ان کے اولاد بھی تھے، چونکہ انکی بیویاں اُم المؤمنین' مؤمنوں کی مائیں' ہیں، اور وہ یہ ہیں:

1- خدیجۃ بنت خویلد	**2-** سودۃ بنت زمعۃ	**3-** عائشہ بنت ابی بکر	**4-** حفصۃ بنت عمر
5- زینب بنت خزیمۃ	**6-** أم سلمۃ ہند بنت أبي أمیۃ	**7-** زینب بن جحش	**8-** جویرۃ بنت الحارث
9- صفیۃ بنت حیی	**10-** رملۃ بن ابی سفیان	**11-** میمونۃ بنت الحارث	**12-** ماریۃ بنت شمعون

☆ **انکے اولاد سات تھے:**

1 - زينت	**2 -** رقية	**3 -** أم كلثوم	
4 - فاطمة	**5 -** القاسم	**6 -** عبدالله	**7 -** ابراهم

یہ سب اور تمام بنی ہاشم جن پر صدقہ حرام ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت ہیں۔

☆ **وفات:** دوپہر کے وقت/ مدینہ منورہ میں/ سوموار کے روز/ گیارہ ہجری کو/ 12 ربیع الأول کو نبی صلی اللہ وعلیہ سلم داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔

☆ **حقوق:** انکے حقوق دین کے دو عظیم اصولوں میں سے ایک ہے جیسا کہ کلمہ شہادت: ''أ شهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمدا رسول الله'' سے معلوم ہوتا ہے، ذیل میں اس اُمت پر انکے چند حقوق ذکر کرتا ہوں:

1 - ان پر ایمان لانا **2 -** انکی اطاعت کرنا **3 -** انکی تعظیم ومحبت کرنا

4 - انکا مقام ومرتبہ بیان کرنا۔ **5 -** ان کی ذات مبارکہ، شریعت، اہل بیت اور دیگر صحابہ کا مال وجان سے دفاع کرنا۔

ما دینک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

موضوع: اسلامی عقیدہ　　　　　　　　　　　　　　　　　　　سبق نمبر: 08

عنوان: دین/اسلام کی خصوصیات　　　　　　　　　　　　　　　　　　التاریخ:

دین

☆ **تعریف:**

لغوی طور پر لفظِ: ''دین'' کا معنی: ''ملکیت'' ، ''غلبہ'' اور ''محاسبہ''، ''فرمان برداری'' اور ''سر تسلیم خم کرنا'' ہے، اور یہاں پہ اس سے یہی آخری معنہ مراد ہے۔

اصطلاحی طور پر لفظِ: ''دین'' کا معنی ہے:

'' ایسے ''عقائد'' اور ''الوہیات '' پر ایمان لانا جن کے سامنے انسان سر تسلیم خم کرتا ہے اور جو اس کے سلوک اور تصرف پر اثر انداز ہوتے ہیں ''

دین کی شرعی تعریف:

لفظ ''دین '' سے شرعاً صرف ''اسلام'' مراد ہے، اور اسلام اپنے عموم کے اعتبار سے تمام انبیاء کا ''دین'' ہے جیسا کہ اس حدیث میں ہے: ((عن أبي هريرة قال قال رَسُولُ اللَّهِ - ﷺ - ...وَالأَنْبِيَاءُ إِخْوَةٌ لِّعَلاَّتٍ أُمَّهَاتُهُمْ شَتَّى وَدِيْنُهُمْ وَاحِدٌ)). ''ابو ہریرہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ...اور انبیاء ایسے بھائی ہیں کہ انکی مائیں الگ الگ ہیں اور ان کا دین ایک ہے''۔

[صحيح البخاري: كتاب الأنبياء باب و اذكر في الكتاب مريم... حدیث نمبر: 3259]

☆ **دین، مذہب اور ملت کے درمیان فرق :**

☆دین وہ ہے جو اللہ تعالی کی طرف منسوب ہو　　　　☆ملت وہ ہے جو رسول ﷺ کی طرف منسوب ہو

☆اور مذہب وہ ہے جو کسی مجتہد کی طرف منسوب ہو

☆ **انبیاء کے دین کی وحدت:** انبیاء کے دین کی وحدت کئی امور سے ظاہر ہوتی ہے جن میں سے چند یہ ہیں:

1: **وحدۃ المصدر:** چونکہ تمام انبیاء کا دین اللہ کی طرف سے ہے ،جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا: ﴿إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَى نُوحٍ وَالنَّبِيِّينَ مِنْ بَعْدِهِ﴾ [النساء : 163] ''یقیناً ہم نے آپ کی طرف اسی طرح وحی کی ہے جیسے کہ نوح (علیہ السلام) اور ان کے بعد والے تمام نبیوں کی طرف وحی کی ہے''

2: **وحدۃ الموضوع :** چونکہ تمام انبیاء کی دعوت کا موضوع ایک تھا، جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا: ﴿ وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُوْلٍ إِلَّا نُوْحِي إِلَيْهِ أَنَّهُ لَاإِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُوْنِ ﴾ [الأنبياء : 25]

''تجھ سے پہلے جو بھی رسول ہم نے بھیجا اس کی طرف ہم نے یہی وحی نازل فرمائی کہ میرے سوا کوئی معبود برحق نہیں پس تم سب میری ہی عبادت کرو ''

3: **وحدۃ التسمیۃ :** چونکہ انبیاء نے اس بات کا اعتراف کیا کہ وہ دین اسلام پر ہیں، جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا: ﴿إِنَّا أَنْزَلْنَا التَّوْرَاةَ فِيْهَا هُدًى وَ نُوْرٌ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ أَسْلَمُوْا... ﴾ [المائدة : 44]

''بے شک ہم نے تورات نازل فرمائی ہے جس میں ہدایت و نور ہے، اسی کے ذریعہ سے اللہ تعالی کے ماننے والے انبیاء (علیہم السلام، یہودیوں کے درمیان) فیصلے کرتے تھے ''

☆ دین اسلام اوراس کی چندخوبیاں:

اسلام وہی دین ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہماری طرف بھیجا، جس کے ذریعہ سے سابقہ ادیان کومنسوخ کیا، جسے اپنے بندوں کے لئے مکمل فرمایا، جس کے ذریعہ سے ان پر اپنی نعمت پوری کی، اور جسے اپنے بندوں کا دین مقرر کرنے پر راضی ہوا، لہٰذا اب کسی سے بھی اس کے سوا کوئی اور دین قبول نہیں کیا جائے گا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:﴿ ومن يبتغ غير الإسلام دينا فلن يقبل منه وهو في الآخرة من الخاسرين ﴾[آل عمران:85]

اورفرمایا:﴿اليوم أكملت لكم دينكم وأتممت عليكم نعمتي ورضيت لكم الإسلام دينا﴾[المائدة:3]

اورفرمایا:﴿إن الدين عند الله الإسلام﴾[آل عمران :19]

صحیح مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: ((والذي نفس محمد بيده لا يسمع بي أحد من هذه الأمة يهودي ولا نصراني ثم يموت ولم يؤمن بالذي أرسلت به إلا كان من أصحاب النار)) [صحيح مسلم:153]

''مجھے اس ذات کی قسم ہے جسکے دست مبارک میں محمد کی جان ہے کہ اس اُمت کا جو بھی شخص میرے بارے میں سنے خواہ وہ یہودی ہو یا نصرانی پھر اس چیز پر ایمان لائے بغیر ہی مرجائے جسکے ساتھ مجھے بھیجا گیا ہے، تو وہ ضرور جہنمی ہوگا''۔

ایمان سے یہ مراد ہے کہ جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے ہیں اس کی تصدیق کرنا اوراسی کے مطابق عمل کرنا، چونکہ صرف تصدیق کافی نہیں ہے، جب تک کہ اس کے مطابق عمل نہ ہو، اسی لئے ابوطالب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والوں میں سے شمار نہیں ہوتا، حالانکہ اس نے اس چیز کی تصدیق کی جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے، اوراس نے یہ بھی گواہی دی تھی کہ اسلام تمام ادیان میں سے سب سے بہتر دین ہے۔

چنانچہ دین اسلام میں وہ ساری خوبیاں موجود ہیں جو سابقہ کئی ادیان میں تھیں، اوراس بات سے اسلام کو دیگر ادیان پر فضیلت حاصل ہے کہ یہ آنے والے ہر زمان ومکان اور ہر قسم کے لوگوں کیلئے مناسب دین ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرکے فرمایا:﴿وأنزلنا إليک الكتاب بالحق مصدقا لما بين يديه من الكتاب ومهيمنا عليه﴾[المائده:48].

دین اسلام ہی وہ دین حق ہے کہ جس کے حقیقی پیروکاروں کو اللہ تعالیٰ نے اس بات کی ضمانت دی ہے کہ وہ ان کی مدد کرے گا اور ہر دین پر اسے غالب کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:﴿هو الذي أرسل رسوله بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله﴾[التوبة:33].

دین اسلام عقیدہ واحکام ہر معاملہ میں کامل ومکمل ہے جو کہ:

☆توحید باری تعالیٰ کا حکم دیتا ہے اور شرک سے منع کرتا ہے۔ ☆ سچ بولنے کا حکم دیتا ہے اور جھوٹ سے منع کرتا ہے۔

☆عدل وانصاف کا حکم دیتا ہے اور ظلم وجبر سے منع کرتا ہے۔ ☆امانت داری کا حکم دیتا ہے اور خیانت سے منع کرتا ہے۔

☆وفاداری کا حکم دیتا ہے اور غداری سے منع کرتا ہے۔

☆والدین کی فرمانبرداری کا حکم دیتا ہے اوران کی نافرمانی سے منع کرتا ہے۔ ☆رشتہ قائم رکھنے کا حکم دیتا ہے اور رشتہ توڑنے سے منع کرتا ہے۔

☆ہمسایہ کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیتا ہے اوران سے بدسلوکی سے منع کرتا ہے۔

خلاصہ کلام: یہ ہے کہ اسلام ہر اچھے اخلاق کا حکم دیتا ہے اور ہر قسم کے بُرے اخلاق سے منع کرتا ہے، ہر قسم کے عمل صالح کا حکم دیتا ہے اور ہر قسم کی بدعملی سے منع کرتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿إن الله يأمر بالعدل والإحسان وإيتاء ذي القربى وينهى عن الفحشاء والمنكر والبغي يعظكم لعلكم تذكرون﴾[النحل:90]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

موضوع: عقیدہ — سبق نمبر: 09

عنوان: مراتب دین — التاریخ:

مراتب دین

دین اسلام کے تین مراتب ہیں: **1- اسلام** **2- ایمان** **3- احسان**

اوراسکے ہر مرتبہ کے اپنے اپنے ارکان ہیں ذیل میں ان تینوں کی تفصیل ہے:

1- اسلام

☆تعریف:

لغوی تعریف: لغوی طور پر''اسلام''، "الإنقياد" ، ''فرمانبرداری'' ہے۔

اصطلاحی طور پر: ''الاستسلام لله ظاهرا وباطنا، بفعل أوامره، واجتناب نواهية"

''جن کاموں کا اللہ نے حکم دیا ہے ان پر عمل کر کے اور جن سے منع کیا ہے ان سے پرہیز کر کے اپنے ظاہر و باطن کو اللہ کا فرمانبردار بنانا ہے''

☆ ارکان اسلام:

اسلام کے پانچ ارکان ہیں: **1-** اس بات کی گوہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

2-نماز قائم کرنا **3**-زکوٰۃ دینا **4**-رمضان کے روزے رکھنا **5**-حج بیت اللہ

☆کلمہ اسلام:

لا إله إلاالله ، یہ کلمہ توحید ہے، اسی کو کلمة الاخلاص بھی کہتے ہیں، اسی کلمہ کے ذریعہ سے انسان اسلام میں داخل ہوتا ہے، اس کے ساتھ رسالت کی شہادت کے لئے کلمہ شہادت: ''أشهد أن لا إله إلا الله، وأشهد أن محمدا رسول الله" دہرایا جائے۔

☆کلمہ اسلام کے شروط:

کلمہ اسلام کسی بھی پڑھنے والے کو تب تک فائدہ نہیں دے گا جب تک اس میں درج ذیل سات شروط نہ پائے جائیں۔

1- العلم؛ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:﴿فاعلم أنه لا إله إلا الله ﴾[محمد:19].

2- القين؛ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:﴿إنما المؤمنون الذين آمنوابالله ورسوله ثم لم يرتابوا ﴾[الحجرات:15].

3- الاخلاص؛ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:﴿وما أمروا إلاليعبدوا الله مخلصين له الدين ﴾[البينة:05].

4- الصدق؛ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((ما من أحد يشهد أن لا إله إلا الله، وأن محمدا رسول الله صدقا من قلبه إلا حرمه الله على النار ﴾[صحيح البخاري:128].

5- المحبة؛ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:﴿والذين آمنوا أشد حبا لله ﴾[البقرة:165].

6- الانقياد؛ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:﴿وأنيبوا إلى ربكم وأسلموا له ﴾[الزمر:54].

7- القبول؛ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:﴿إنهم كانوا إذا قيل لهم لا إله إلا الله يستكبرون ﴾[الصافات:35].

☆کلمہ اسلام کے ارکان: اس کے دو رکن ہیں:

1 - نفی:

اس بات کی نفی کرنا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا حقیقی طور پر عبادت کا مستحق کوئی اور نہیں ہے، اس معنی پر لفظ: ''**لا إله**'' دلالت کرتا ہے۔

2 - اثبات:

اس بات کا اقرار کرنا کہ صرف اللہ ہی عبادت کا حقیق مستحق ہے، اس معنی پر لفظ: ''**إلا الله**'' دلالت کرتا ہے۔

☆نواقض کلمہ اسلام:

کلمہ: ''**لا إله إلا الله**'' کے نواقض کو '' **نواقض التوحيد** '' اور '' **نواقض الاسلام**'' بھی کہتے ہیں، یہ ایسی حرکتیں ہین جن سے انسان اسلام سے خارج ہوکر مرتد ہوجاتا ہے، چونکہ یہ سینکڑوں کی تعداد میں ہیں، البتہ تین بڑے نواقض کے ضمن میں یہ سب کام جمع ہوجاتے ہیں، وہ تین یہ ہیں:

1 - شرک اکبر **2 -** کفر اکبر **3 -** اعتقادی نفاق

البتہ دس کام ایسے ہیں جو علماء کے درمیان نواقض اسلام کے نام سے معروف ہیں جو کہ یہ ہیں، یہ ایسے کام ہیں جن کے ارتکاب سے انسان مرتد ہوجاتا ہے، وہ نواقض اسلام کہلاتی ہیں، جیسے:

1 - شرک کرنا؛ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿**إن الله لا يغفر أن يشرك به**﴾ [**النساء :48**]

2 - اپنے اور اللہ کے درمیان ازخود واسطے مقرر کرنا: ان سے دعا مانگنا یا ان پر توکل کرنا؛ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿ **والذين اتخذوا من دونه أولياء ما نعبدهم إلا ليقربونا إلى الله زلفى**﴾[**الزمر:3**]

3 - مشرکین کے کافر ہونے میں شک کرنا، یا انہی کے مذہب کو صحیح قرار دینا؛ ایسا کرنے سے کتاب وسنت کو جھٹلانا لازم آتا ہے۔

4 - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی اور طریقہ زندگی انکے طریقہ سے اچھا سمجھنا یا ان کے قوانین کے بدلہ کسی اور کے قوانین زیادہ اچھے یا مکمل سمجھنا۔

5 - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت میں سے کسی چیز سے نفرت کرنا، اگرچہ اس پر عمل بھی کرے؛ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿ **ذلك بأنهم كرهوا ما أنزل الله فأحبط أعمالهم**﴾[**محمد:9**].

6 - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت یا اس کے ثواب وعقاب کے اصولوں کے ساتھ مزاق کرنا؛ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿ **قل أبالله وآياته ورسوله كنتم تستهزئون☆ لا تعتذروا قد كفرتم بعد إيمانكم**﴾[**التوبة:66-65**]

7 - کسی بھی قسم کا جادو کرنا؛ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿ **وما يعلمان من أحد حتى يقولا إنما نحن فتنة فلا تكفر**﴾[**البقرة:102**]

8 - مسلمانوں کے خلاف کافروں کی مدد کرنا؛ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿ **ومن يتولهم منكم فإنه منهم** ﴾[**المائدة:51**]

9 - یہ سمجھنا کہ اُمت کے کسی فرد کو شریعت محمدیہ سے بغاوت کرنا جائز ہے؛ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿ **ومن يبتغ غير الإسلام دينا فلن يقبل منه وهو في الآخرة من الخاسرين** ﴾[**آل عمران:85**]

10 - اللہ کے دین کو سیکھنے، عملانے اور پھیلانے سے منہ پھیرنا؛ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿ **والذين كفروا عما أنذروا معرضون** ﴾[**الأحقاف:03**]

مذکورہ نواقض میں عمداً یا سہواً میں کوئی فرق نہیں ہے، البتہ اکراہت کی صورت میں گناہ نہیں ہے۔

☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

موضوع: توحید　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　سبق نمبر: 10

عنوان: مراتب دین اسلام/ایمان　　　　　　　　　　　　　　　　　التاریخ:

2 - ایمان

☆تعریف:

لغوی تعریف: لفظ ایمان، آمَنَ یُؤمِنُ کا مصدر ہے، اس کا معنی ''تصدیق'' ہے، یہ بھی کہا گیا کہ اس کا معنی، اطمئنان اور اقرار ہے۔

اصطلاحی تعریف: " قول باللسان، واعتقاد بالقلب والعمل بالجوارح، يزيد بالطاعة وينقص بالمعصية".

''زبان سے اقرار، دل سے اعتقاد اور اعضاءِ جسم سے عمل کرنا جو کہ اطاعت سے بڑھ جاتا ہے اور نافرمانی سے کم ہو جاتا ہے''۔

☆ایمان کی کمی وبیشی:

کتاب وسنت کے بے شمار نصوص اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ اگر بندہ فرمانبداری کرے تو ایمان میں اضافہ ہوتا ہے اور اگر وہ نافرمانی کرے تو ایمان میں کمی ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں کی صفت بیان کرتے ہوئے فرمایا: ﴿ وإذا تليت عليهم آياته زادتهم إيمانا﴾ [الأنفال:02]

☆ اسلام اور ایمان کا آپسی ربط:

کتاب وسنت کی نصوص میں اگر اسلام اور ایمان لفظ الگ الگ ذکر کئے جائیں تو ان میں سے ہر ایک لفظ سے دنوں مراد ہوتے ہیں، البتہ اگر یکجا دونوں لفظ کسی جگہ ذکر کئے جائیں تو اس صورت میں دونوں کا معنی الگ الگ ہوتا ہے، اور اس صورت میں:

1 - اسلام: جسم کے ظاہری اعضاء کے عمل کا نام ہے، جیسے: شہادتین، نماز وغیرہ۔

2 - ایمان: جسم کے باطنی اعضاء کے عمل کا نام ہے، جیسے: جملہ اعتقادات: توکل، خوف، محبت، رغبت وغیرہ۔

☆ ایمان میں استثناء:

اگر کسی سے پوچھا جائے: ''کیا آپ مؤمن ہو؟ اور وہ جواب دے: میں مؤمن ہوں إن شاء الله''، تو یہ مسئلہ کو علم عقیدہ میں ''ایمان میں استثناء'' کا مسئلہ کہلاتا ہے، اب سوال یہ ہے کہ ایمان کے اقرار میں ''إن شاء الله'' کہنا جائز ہے کہ نہیں؟ جواب یہ ہے کہ: اس کا مطلقا کوئی حکم نہیں لگایا جاسکتا ہے، بلکہ اس میں تفصیل ضروری ہے، اور اس کی تقریبا تین صورتیں ہیں:

1 - اگر اصل ایمان میں شک کی وجہ سے استثناء کرے تو ایسا کرنا حرام ہی نہیں بلکہ کفر ہوگا۔

2 - اگر تزکیہ نفس سے بچنے کے طور پر کرے تو جائز ہے۔

3 - اگر ایمان کی توفیق اللہ کی طرف منسوب کرنے کے طور پر ایسا کرے تو بھی جائز ہے۔

☆ایمان کی کمی بیشی کے مسئلہ میں منہج سلف کے مخالفین:

اس معاملہ می دو گروہ منہج سلف کے مخالف ہیں، ذیل میں ان کا تذکرہ ہے:

1 - مُرجۂ: وہ کہتے ہیں دل کا اقرار الگ الگ نہیں ہو سکتا، لہٰذا فاسق اور اعلیٰ درجہ کا فرمانبردار اُن کے نزدیک ایمان کے ایک ہی درجہ پر فائز ہیں۔

2 - وعیدیة: یہ معتزلۃ اورخوارج میں سے وہ لوگ ہیں جو مرتکب کبیرہ کو ایمان کے دائرہ سے خارج قرار دیتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ: ایمان یا تو پورے کا پورا موجود ہوگا، یا پھر پورے کا پورا زائل ہوگا، اور اس میں کمی بیشی کا امکان نہیں ہے۔

☆ارکان ایمان:

ایمان کے چھ ارکان ہیں: 1- اللہ پر ایمان 2- فرشتوں پر ایمان 3- کتابوں پر ایمان
4- رسولوں پر ایمان 5- آخرت کے دن پر ایمان 6- تقدیر پر ایمان (خیر پر بھی اور شر پر بھی)

ذیل میں ان کی تفصیل ھے:

1- اللہ پر ایمان لانا:

اس ضمن میں ہمیں چار چیزوں پر ایمان رکھنا ہے: 1- اللہ تعالیٰ کے وجود پر 2- اس کی ربوبیت پر
3- اس کے اسماء وصفات پر 4- اس کی الوہیت پر

2- فرشتوں پر ایمان لانا:

فرشتوں کو عربی میں ''ملائکہ'' کہتے ہیں۔ ان پر ایمان لانے کے ضمن میں ہمیں درج ذیل نقاط پر ایمان لانا ہے:

1- ان کے وجود پر 2- یہ کہ ان کی تعداد ہمیں معلوم نہیں ہے 3- ان میں سے جس کا نام ہمیں معلوم ہے ان پر تفصیلی ایمان لانا اور بقیہ پر اجمالی ایمان لانا 4- ان میں سے جس جس کے کام ہمیں معلوم ہیں ان پر تفصیلی ایمان لانا
5- ان میں سے جس جس کی کسی صفت کا ہمیں علم ہے، اس پر اسی کے مطابق ایمان لانا

☆فرشتوں پر ایمان لانے کے فوائد:

1- اس سے اللہ کی عظمت معلوم ہوتی ہے 2- اللہ کا شکر ادا کرنا، چونکہ جب بندہ کو معلوم ہوگا کہ اللہ نے اس کی حفاظت پر فرشتے مامور کئے ہیں تو وہ اس پر اللہ کا شکر کرے گا۔ 3- فرشتوں کی محبت: اس بات پر کہ وہ اللہ کے فرمانبردار ہیں اور ہمارے محسن بھی ہیں۔

3- کتابوں پر ایمان:

جو کتابیں اللہ نے اپنے انبیاء ورسل علیہ السلام پر نازل فرمائی ہیں، جیسے:

1- ابراہیم علیہ السلام کے صحیفے 2- داؤد علیہ السلام پر زبور نازل کی گئی 3- موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل کی گئی
4- عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل نازل کی گئی 5- محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن مجید نازل کیا گیا۔

☆ کتابوں پر ایمان لانے کے ضمن میں ہمیں درج ذیل نقاط پر ایمان لانا ہے:

1- یہ کہ وہ کتابیں سب اللہ کی طرف سے نازل کردہ ہیں۔ 2- ان میں سے جن کا نام ہمیں معلوم ہو اس پر تفصیلی ایمان لانا۔
3- یہ کہ قرآن سے پہلے کی ساری کتابوں میں تحریف واقع ہوئی ہے۔ 4- یہ کہ قرآن کے نزول سے پہلی سب کتابیں منسوخ ہوگئی ہیں۔
5- یہ کہ وہ سب کتابیں اللہ کا کلام ہیں مخلوق نہیں ہے۔

☆ کتابوں پر ایمان لانے کے فوائد:

1- اس سے بندوں کے ساتھ اللہ کی رحمت واہتمام کا علم ہوتا ہے۔ 2- اللہ کی نعمتوں کا شکر بجالانا۔

4- رسولوں پر ایمان

رسول، قاصد اور ایلچی کو کہتے ہیں، اس کی جمع ''رُسُل'' ہے، اور ''نبي'' خبر دینے والے کو کہتے ہیں، جو پیغام لاتا ہے۔

☆انبیاء ورسل وتفاوت:

رسولوں کا درجہ انبیاء سے اونچا ہے، اور تمام رسولوں میں سے سب سے اونچا مرتبہ پانچ رسولوں کو حاصل ہے وہ ترتیب وار یہ ہیں: محمد صلی اللہ علیہ وسلم، ابراہیم علیہ السلام، نوح علیہ السلام، موسی علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام، ان کو ''اولوالعزم'' کہا جاتا ہے۔

☆نبی اور رسول میں فرق:

اس میں علماء سے کئی قول منقول ہیں، اور ہر قول پر کچھ نہ کچھ اعتراض ہے۔ البتہ یہ متفق علیہ ہے کہ: ''ہر رسول نبی ہے جبکہ ہر نبی رسول نہیں ہے''۔

☆رسولوں پر ایمان لانے کی ضمن میں ہمیں درج ذیل نقاط پر ایمان لانا ہے:

1- یہ کہ اللہ نے بندوں کی طرف اپنے انبیاء ورسول معبوث کئے ہیں۔

2- یہ کہ انکی رسالت مبنی برحق ہے، لہٰذا جوان میں سے کسی بھی ایک سے کفر کرلے تو گویا اس نے ان سب کو جھٹلایا۔

3- یہ کہ ان میں سے جن کا نام مبارک مع کتاب وغیرہ ہمیں معلوم ہے ان پر تفصیلی طور پر اور بقیہ پر اجمالی طور پر ایمان لانا۔

4- یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعداب کوئی نبی نہیں آئے گا، اور نہ ہی اب ان سے پہلے والے انبیاء ورسل علیہ السلام میں سے کسی ایک کی شریعت پر عمل کرنا جائز ہے۔

☆رسولوں پر ایمان لانے کے فوائد:

1- بندوں کے ساتھ اللہ کی رحمت کا علم ہونا؛ کہ اس نے اپنے بندوں کی ہدایت کیلئے اپنی رحمت سے انبیاء ورسل مبعوث کئے۔

2- اللہ کی عظیم نعمتوں پر اس کا شکر بجالانا۔

3- انبیاء ورسل علیہ السلام کی محبت، اوران کا دفاع ہے۔

☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

موضوع: اسلامی عقیدہ — سبق نمبر: 11

عنوان: مراتب اسلام/ ایمان/ ارکان ایمان — التاریخ:

5 - آخرت کے دن پر ایمان

☆تعریف:

آخرت کے دن: " الیوم الآخر" سے قیامت کا دن مراد ہے، جس روز لوگ حساب کیلئے اپنی قبروں سے زندہ اُٹھائے جائیں گے، اسے اسلئے آخرت کا دن کہا گیا، کیونکہ اس کے بعد کوئی دن نہیں ہے۔ پھر جنتی جنت میں اور جہنمی دوزخ میں چلے جائیں گے، اور دن رات کا نظام ختم ہوگا۔

☆ آخرت کے دن پر ایمان لانے کے ضمن میں ہمیں درج ذیل چیزوں پر ایمان لانا ہے:

1 - ہر اس چیز پر ایمان لانا ہے جو موت کے بعد سے لے کر حشر تک ہوگی جیسے:

1 - قبر کا امتحان:

چونکہ بندہ سے قبر میں پوچھا جائے گا کہ: تمہارا رب کون ہے؟ تمہارا دین کیا ہے؟ تمہارا نبی کون ہے؟، پھر اس امتحان کے بعد کامیابی کی صورت میں قیامت تک نعمتیں ملیں گی، جبکہ ناکامی کی صورت میں عذاب دیا جائے گا، پھر قیادت کے دن روح جسموں میں واپس پھونکے جائیں گے اور لوگ حساب کے لئے میدان محشر میں جمع کئے جائیں گے۔

2 - اسرافیل کی پھونک:

اسرافیل نامی فرشتہ نے ایک بہت بڑا سینگ جسے عربی میں ''الصور'' کہا جاتا ہے، ہاتھ میں لیا ہوا ہے، اس انتظار میں ہے کہ کب اسے اس میں پھونکنے کی اجازت دی جائے گی۔ چونکہ وہ دو مرتبہ اس میں پھونکے گا:

1 - پہلی مرتبہ کی پھونک سے سارے لوگ بے ہوش ہو جائیں گے سوائے ان کے جنہیں اللہ بیہوش نہ کرنا چاہے۔

2 - دوسری مرتبہ کی پھونک سے لوگ قبروں سے اُٹھیں گے۔

3 - قیامت:

قیامت کب آئے گی، یہ علم غیب کی پانچ کنجیوں میں سے ایک ہے، البتہ قیامت سے پہلے کچھ علامات قائم ہونگی، جن کی دو قسمیں ہیں:

1 - قیامت کی بڑی علامات **2** - قیامت کی چھوٹی علامات

☆ قیامت کی بڑی علامات: صرف دس ہیں:

1 - دھواں **2** - دجال **3** - دابة الأرض: زمین کا جانور **4** - مغرب سے آفتاب کا طلوع ہونا **5** - عیسیٰ بن مریم کا آسمان سے اُترنا **6** - یاجوج وماجوج کلنا **7** - مشرق سے زمین کا دھنسنا **8** - مغرب میں زمین کا دھنسنا

9 - جزیرہ عرب میں زمین کا دھنسنا **10** - یمن میں ایک ایسی آگ کا نمودار ہونا، جو میدان محشر تک لوگوں کا پیچھا کرے گی۔ [م: **2901**]

☆ قیامت کی چھوٹی علامات بہت زیادہ ہیں، ان میں سے دس یہ ہیں: **1** - علم اُٹھایا جائے گا [خ: **5231**] **2** - جہالت عام ہوگی [خ: **5231**]

3 - زنا کثرت سے ہوگا [خ: **5231**] **4** - شراب کثرت سے پی جائے گی [خ: **5231**] **5** - مردوں کی تعداد کم ہوگی [خ: **5231**]

6 - عورتوں کی تعداد زیادہ ہوگی [خ: 5231] 7 - ماں اپنے مالک کو جنم دے گی [م: 8] 8 - ننگے پیر، ننگے جسم غریب چرواہے اونچی عمارتیں بنانے میں ایک دوسرے سے مقابلہ آرائی کریں گے۔ 9 - لوگ مسجدیں بنانے میں ایک دوسرے پر فخر کریں گے۔ [النسائی: 489 صحیح] 10 - مال کی کثرت ہوگی اور تجارت عام ہوگی۔ [النسائی: 4454 صحیح]

4 - حشر ونشر:

اس سے یہ مراد ہے کہ لوگ قیامت کے روز زندہ کئے جائیں گے، تا کہ ان کے کئے کا انہیں بدلہ دیا جائے۔

2 - ہر اس چیز پر ایمان لانا ہے جو حشر ونشر کے بعد سے لے کر اللہ کے دیدار تک ہوگی جیسے:

1 - نامہ اعمال:

لوگوں کے جو اعمال فرشتوں نے تحریر کئے ہیں، انہیں عیاں کیا جائے گا اور تقسیم بھی کیا جائے گا، کہ دائیں بائیں وہ نامہ اعمال ہوا میں اڑ جائیں گے، مؤمن داہنے ہاتھ میں اور کافر بائیں میں اسے پکڑے گا۔

2 - میزان:

یہ حقیقی ترازو ہے جو اعمال کے وزن کیلئے قیامت کے روز نصب کیا جائے گا۔

3 - حساب:

اللہ بندوں کو ان کے کارنامے دکھائے گا، اور ان سے حساب لے گا، اللہ کسی بھی بندے سے حساب لے سکتا ہے، البتہ کچھ لوگ اس سے مستثنی ہیں جیسے: وہ ستر ہزار جن کا تذکرہ صحیح حدیث میں آیا ہے۔ حساب کی کیفیت یہ ہے کہ: اللہ تعالیٰ مؤمن کو تنہائی میں اس کے گناہ دکھائے گا، جب اسے یقین ہوگا کہ میں ہلاک ہوگیا، تو اللہ اسے فرمائے گا: میں نے دنیا میں تیرے ان گناہوں کا پردہ کیا، آج میں تمہارے یہ گناہ بخش دیتا ہوں، البتہ کافر کے گناہ کی تشہیر کی جائے گی۔ حقوق اللہ میں سے نماز اور حقوق العباد میں سے قتل ناحق کا حساب سب سے پہلے لیا جاے گا۔

4 - صراط:

یہ جہنم پر دراز ایک لمبا پل ہے، جس پر سے گذر کر ہی لوگ جنت میں جاسکیں گے، یہ بال سے زیادہ پتلا اور تلوار سے زیادہ تیز ہوگا، انبیاء میں سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور امتوں میں سے ان کی اُمت سب سے پہلے اسے پار کرے گی، پھر لوگ اپنے ایمان کے مطابق تیز دوڑتے ہوئے، چلتے ہوئے اور رینگتے ہوئے اسے پار کریں گے، جبکہ غیر مؤمن وہاں سے گر کے نیچے جہنم میں چلے جائیں گے۔

5 - حوض:

یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ کنواں ہے جو میدان حشر میں ہوگا، اس کا پانی حوض کوثر سے آتا ہوگا، اس حوض کی لمبائی، چوڑائی ایک ماہ کی مسافت کے برابر ہوگی، اس کے برتن آسمان کے تاروں جیسے ہوں گے، پانی دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا اور مسک سے زیادہ خوشبودار ہوگا۔ جو ایک مرتبہ اس سے پانی پئے پھر اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی، اس حوض سے بدعتی محروم کئے جائیں گے۔ اس حوض کا تذکرہ صحیحین کی احادیث میں ہے، البتہ پھر بھی معتزلہ اس حوض کا انکار کرتے ہیں۔

☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

موضوع: اسلامی عقیدہ　　　　　　　　　　　　　　سبق نمبر: 12

عنوان:　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　التاریخ:

6- شفاعت:

کسی دوسرے کو نفع پہنچانے یا ضرر دور کرنے کیلئے درمیانہ دار بنانا شفاعت، یا سفارش کرنا ہے۔ قیامت کے روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے حق میں اللہ کے دربار میں سفارش کریں گے۔ البتہ خوارج اور معتزلہ مرتکبین کبائر کے حق میں شفاعت کا انکار کرتے ہیں۔

☆ شفاعت میں شرک کا پہلو یہ ہے کہ: انسان نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شفاعت کی دعا مانگے، البتہ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنی چاہئے کہ وہ ہمارے بارے میں اپنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت قبول فرمائے۔

☆ شفاعت کی تین شرطیں ہیں، جب یہ شرطیں پائی جائیں گی تب سفارش قبول ہوگی:

1- اجازت: اس شرط کا تعلق اللہ کے ساتھ ہے، جب اللہ اجازت دے کسی کو تب وہ سفارش کرسکتا ہے: ﴿**من ذا الذي يشفع عنده إلا بإذنه**﴾ [البقرة: **255**] ''اس کے پاس کون اس کی اجازت کے بغیر سفارش کرسکتا ہے''۔

2- رضامندی: یہ شرط سفارش کرنے والے کے ساتھ تعلق رکھتی ہے، لہٰذا وہی سفارش کرسکتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ راضی ہو۔ ﴿**يومئذ لا تنفع الشفاعة إلا من أذن له الرحمن ورضي له قولا**﴾ [طٰه: **109**] ''اس دن صرف اس کی سفارش فائدہ دے دی جسے رحمٰن اجازت دے، اور جس کی بات سے وہ راضی ہوجائے''

3- حقداری: یہ شرط اس کے ساتھ تعلق رکھتی ہے، جسکے حق میں سفارش کی جارہی ہو کہ وہ واقعی میں سفارش کا حقدار ہو۔ چونکہ کفار، مشرکین وغیرہ اس کے حقدار نہیں ہیں۔

7- جنت:

اس گھر کا معروف نام ہے جو اللہ تعالیٰ نے آخرت میں اپنے فرمانبردار بندوں کیلئے تیار رکھا ہے، اور یہ گھر ساتویں آسمان کے اوپر عرش مجید کے نیچے ہوگا، اس کیلئے کتاب وسنت میں جنت، **دار السلام**، **دار الخلد** اور **دار المقامه** جیسے کئی نام آئے ہیں۔ جنت آج بھی موجود ہے سب سے پہلے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جنت میں داخل ہونگے اور سب سے زیادہ انہی کی اُمت سے لوگ اس میں داخل ہوں گے۔ جنت کبھی ختم نہیں ہوگی۔ ہر مؤمن بندہ اس میں رہے گا: ﴿**أعدت للذين آمنوا بالله ورسوله**﴾ [الحديد: **21**] ''انہی لوگوں کے لئے تیار کیا گیا ہے جنھوں نے اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا''۔

8- جہنم:

آگ کے اس گھر کا معروف نام ہے جو سات زمینوں کے نیچے اللہ تعالیٰ نے اپنے نافرمانوں کے لئے تیار رکھا ہے۔ کتاب وسنت میں اس کے ناموں میں سے: نار، سقر، جہیم وغیرہ آئے ہیں۔ جہنم کبھی ختم نہیں ہوگا، یہ آج بھی موجود ہے، اور ہر کافر بدبخت اسمیں رہے گا: ﴿**فأما الذين شقوا ففي النار**﴾ [هود: **106**] ''پس بدبخت لوگ جہنم میں ہوں گے''۔

9- موت کا ذبح کیا جانا:

موت زندگی کے زوال کو کہتے ہیں، یہ معنوی چیز ہے دکھائی نہیں دیتی، لیکن جب جنتی جنت میں اور دوزخی جہنم میں جائیں گے، تو اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے موت کو بھیڑ کی شکل میں تبدیل کرے گا، تاکہ لوگ اسے دیکھیں، پھر اسے جنت اور جہنم کے درمیان تمام لوگوں کے سامنے ذبح کیا جائے گا، یہ

بات ذہن نشیں کی جائے کہ ملک الموت کو ذبح نہیں کیا جائے گا بلکہ موت کو ذبح کیا جائے گا۔

10 - اللہ کا دیدار: جنت میں مؤمن اپنے رب کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے، اور یہ جنت کی سب سے بڑی نعمت ہوگی۔ کفار ومشرکین جیسے لوگ اللہ تعالیٰ کا دیدار نہیں کر سکتے ہیں۔ معتزلہ اللہ کے دیدار کا انکار کرتے ہیں۔

☆ آخرت کے دن پر ایمان کے فوائد: **1 -** نیکی کا جذبہ اور برائیوں کی نفرت پیدا ہونا۔

6 - تقدیر کے خیر وشر پر ایمان لانا

یہ ایمان کا چھٹا رکن ہے۔

☆ **تعریف:**

لغوی طور پر: ''قدر'' اندازہ کیلئے بھی بولا جاتا ہے۔

اصطلاحاً: ''اللہ نے اپنے علم سے اپنی کائنات کے بارے میں جو مقدر کیا ہوا ہے کہ آئندہ اس کی کائنات میں کیا ہوگا''۔

☆ **تقدیر کے مراتب:**

تقدیر کے چار مراتب ہیں: **1 -** علم **2 -** کتابت **3 -** مشیئت **4 -** وجود میں لانا

☆ **تقدیر پر ایمان لانے کے فوائد:** **1 -** صرف اللہ پر اعتماد رہے۔ **2 -** اطمئنان وسکون حاصل ہونا۔

3 - غم وغصہ، تکبر ولالچ سے محفوظ رہنا۔

☆ **تقدیر میں منہج سلف کے مخالفین:** تقدیر کے معاملہ میں ''قدریہ'' نام کی جماعت نے منہج سلف کی مخالفت کی ہے۔ پھر ان کے بھی کئی فرقے وجود میں آئے جن میں بعض دوسروں کی بہ نسبت زیادہ غلو کرتے ہیں۔

☆ **تقدیر کا انکار کرنے میں:** سوسن نصرانی جو بعد میں مسلمان ہو گیا، معبد جہنی، عمرو بن عبید اور واصل بن عطاء معروف ہیں۔

☆ **مسئلہ انکار تقدیر:** سب سے پہلے بصرہ عراق میں نمودار ہوا۔

3 - احسان

☆ **تعریف:**

لغوی طور پر: کام پختگی سے انجام دینا۔

اصطلاحاً: یہ کہ عمل کرتے وقت محسوس ہو کہ بندہ اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے، اگر اتنا نہ ہو سکے تو کم ازکم یہ شعور رہے کہ اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے۔

احسان کا ہدف: یہ ہے کہ بندہ کو عبادات میں خشوع وخضوع، اللہ تعالیٰ کی تعظیم، اور عبادات میں اخلاص نصیب ہو۔

احسان کے ارکان: اس کا ایک ہی رکن ہے، اور وہ یہ کہ آپ عبادت کے وقت یہ محسوس کریں کہ آپ اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہیں ہیں، اگر یہ مرتبہ حاصل نہ ہو تو کم ازکم یہ دھیان رہے کہ وہ اللہ آپ کو دیکھ رہا ہے۔

یہاں تک دین کی تینوں مراتب: اسلام، ایمان اور احسان کی بحث مکمل ہوئی۔

☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

موضوع: اسلامی عقیدہ — سبق نمبر: 13

عنوان: مرتکب کبیرہ کا حکم — التاریخ:

مرتکب کبیرہ کا حکم

☆تعریف:

لغوی: مرتکب: سے کسی کام کا نجام دینے والا مراد ہے، کبیرہ: سے گناہ کبیرہ مراد ہے۔

گناہ کبیرہ شرعا: کبیرہ: سے گناہ کبیرہ مراد ہے، اور ہر وہ گناہ کبیرہ (یعنی بڑا گناہ) ہے، جس پر شریعت نے سزا مقرر کی، یا اسکے کرنے والے کو لعنت یا غضب کا مستحق قرار دیا ہو، جیسے: سود خوری، رشوت خوری، جادوگری، وغیرہ اور کفر وشرک ان سب کاموں کی جڑ ہیں۔

☆مرتکب کبیرہ کا حکم:

جو مؤمن کسی کبیرہ گناہ کا مرتکب ہو جائے، اس کا حکم دو صورتوں میں ہے:

1- دنیا میں اسکا حکم:

یہ ہے کہ وہ مؤمن ہے، البتہ اس کا ایمان کمزور ہے، اسے کافر سمجھ کر قتل کرنا جائز نہیں ہے، بلکہ وہ ایمان کی وجہ سے مؤمن اور کبیرہ گناہ کی وجہ سے فاسق ہے، اگر وہ توبہ کرلے تو اسکی توبہ قبول ہے۔

2- آخرت میں اس کا حکم:

اگر مرتکب کبیرہ توبہ کے بغیر مر جائے، تو اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے، اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو اپنی رحمت اور انصاف سے اسے معاف کر سکتا ہے، اور اگر چاہے تو بقدر گناہ اسے اپنے عدل کے مطابق عذاب بھی دے سکتا ہے۔ لہٰذا وہ اللہ تعالیٰ کی مرضی کے تحت ہے۔ اگر وہ جہنم میں داخل بھی ہوا تو وہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں نہیں رہے گا، بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش سے وہاں سے ایک دن نکالا جائے گا۔

☆مرتکب کبیرہ کے بارے میں منہج سلف سے دو فرقوں نے اختلاف کیا ہے:

1- مُرجئہ:

انہوں نے دعویٰ کیا کہ ایمان کم وزیادہ نہیں ہوتا، لہٰذا فاسق اور عادل انکے ہاں برابر ہے، اس اعتبار سے کبیرہ گناہ کے مرتکب کو اس گناہ سے کوئی نقصان نہیں ہوگا، اور وہ آخرت میں عذاب کا مستحق نہیں ہوگا۔ یہ لوگ گناہ گاروں کو حد سے زیادہ جنت کی اُمید دیتے ہیں، اسی لئے انکو مرجئہ کہا جاتا ہے۔ ارجاء کا ایک معنیٰ اُمید ہے۔

2- معتزلہ اور خوارج میں سے وعیدیہ:

یہ لوگ کہتے ہیں مرتکب کبیرہ کافر و مرتد ہے، کیونکہ کبیرہ گناہ کے ارتکاب سے ایمان ختم ہو جاتا ہے، کیونکہ ایمان یا تو پورے کا پورا پایا جائے گا، یا پورے کا پورا ختم ہوگا، لہٰذا وہ کہتے ہیں گناہ کبیرہ کے ارتکاب سے پورا ایمان ختم ہوا، اور یہ شخص کافر و مرتد ہوا، جسے قتل کرنا جائز ہے۔

☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

موضوع: اسلامی عقیدہ　　　　　　　　　　سبق نمبر: 14

عنوان: الولاء والبراء　　　　　　　　　　التاریخ:

الوَلاء والبَراء

☆تعریف:

لغوی طور پر:

1- الولاء : ''دوستی'' اور **البراء :** ''دشمنی'' کے معنی میں ہے۔

اصطلاحی طور پر:

1- الولاء : اللہ، اس کے رسول، دین اسلام اور مسلمانوں سے محبت رکھنا اور انکی مدد کرنا۔

2- البراء : معبودان باطلہ، کفر اور کافروں سے نفرت رکھنا اور انکی مدد نہ کرنا بلکہ مخالفت کرنا۔

☆ارکان:

الولاء والبراء میں سے ہر ایک کے دو رُکن ہیں:

1- الولاء کے دو ارکان: **1-** محبت　**2-** مدد

2- البراء کے دو ارکان: **1-** نفرت　**2-** مخالفت

☆محبت ونصرت سے مراد:

یہ ہے کہ آدمی دل سے محبت ونصرت کرے، یعنی تمنا رکھے کہ اسلام اور اہل اسلام کامیاب ہوں اور کفر اور اہل کفر پست ہوں۔ پھر عملی مدد یا مخالفت اس عقیدہ کا ثمرہ تصور ہوگا۔

☆ کتاب وسنت سے الولاء والبراء کی دلائل:

1- اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿ومن يتول الله ورسوله والذين آمنوا فإن حزب الله هم الغالبون﴾ [المائدة: **65**]

''اور جو اللہ، اس کے رسول اور مؤمنوں سے محبت رکھے تو یقیناً اللہ کا جھنڈ ہی غالب آئے گا''

2- اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿لا يتخذ المؤمنون الكافرين أولياء من دون المؤمنين ومن يفعل ذلك فليس من الله في شيئ إلا أن تتقوا منهم تقاة ويحذركم لله نفسه وإلى الله المصير﴾ [آل عمران: **28**] ''مومنوں کو چاہئے کہ وہ مومنوں کو چھوڑ کر کافروں سے دوستی نہ کرلیں، جو ایسا کرے اسے اللہ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں، ہاں البتہ اگر تم ان سے ڈر کے مارے ایسا کرو گے (تو کوئی حرج نہیں) اور اللہ تمہیں اپنے آپ سے ڈرا رہا ہے، اور اللہ ہی کی طرف واپس لوٹنا ہے''۔

3- نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((المؤمن للمؤمن كالبنيان يشد بعضه بعضا)) [خ: **2446**، م: **2585**] ''ایک مومن دوسرے مومن کے لئے دیوار کی مانند ہے جس کا ایک حصہ دوسرے حصہ کو مظبوط کرتا ہے''۔

☆ عقیدہ الولاء والبراء میں افراط وتفریط:

☆ الولاء والبراء میں زیادتی:

اس افراط کی صورتیں دو ہیں:

1 - محض ایسے ظاہر اعمال کی بنیاد پر تکفیر کرنا جو"الولاء والبراء" کے تقاضوں کے خلاف ہوں۔

وجہ: اسکی وجہ یہ ہے کہ ایسا کرنے والے شخص نے الولاء والبراء میں کفار کے ساتھ ولاء اور مسلمانوں سے براء کا حقیقی سبب نہیں سمجھا ہوتا ہے۔

چونکہ الــولاء والبــراء میں تکفیر کا حقیقی سبب: دل کی محبت اور نصرت ہے، لیکن یہ شخص محض ظاہری نصرت پر تکفیر کرتا ہے، اور نفس پرستی، دنیا پرستی، لالچ، خوف اور مجبوری جیسے موانع تکفیر کو خاطر میں نہیں لاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ یہ شخص اس کو بھی کافر کہتا ہے جو کافروں کے ساتھ تجارت وغیرہ کریں، یا ان سے کسی دنیاوی معاملہ میں مدد لیں، حالانکہ ایسا کرنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ ہجرت کے موقع پر انہوں نے غیر مسلم شخص سے راہ کی دلالی کا کام لیا، اور جب وفات پائے تو انکی ذرہ ایک یہودی کے پاس **60** وسق غلہ کے بدلہ رہن تھی۔

حاطب بن ابی بلتعہ نے اہل مکہ کی ظاہری طور پر نصرت کی لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے الولاء والبراء کے ترازو میں تول کر اپنے یہاں سے نہیں نکالا اور نہ سزا دی، بلکہ اس کا عذر قبول کیا، کیونکہ وہ قلبی نصرت یا محبت نہ تھی، جو کہ تکفیر کا حقیقی سبب ہے، لیکن اس نقطہ میں فہم کی غلطی کا شکار انسان دنیا کے بیشتر مسلمانوں، مسلم حکمرانوں اور مسلم افواج کو الولاء والبراء کا مخالف قرار دے کر، اللہ کے فرمان: ﴿**ومن يتولهم منكم فإنه منهم**﴾[**المائدة: 51**] کا صرف لفظی ترجمہ جان کر پوری دنیا میں قتل وغارت گری کا بازار گرم کرتا ہے، اور اسے اسلامی جہاد کہتا ہے، حالانکہ یہ اسکی غلط فہمی ہے، اور اسلامی جہاد کا اس کے ساتھ دور دور تک کوئی واسطہ نہیں ہے۔ **والله أعلم**

2 - کفار کے ساتھ براء کا غلط نفاذ:

کفار کے ساتھ براء رکھنے کا کچھ لوگ یہ معنی نکالتے ہیں کہ بغیر سبب کے ہر ایک کافر کو قتل کر دیا جائے، حلانکہ یہ اسلامی عدل وانصاف کی تعلیمات کے خلاف ہے، اسلام نے جیو اور جینے دو کے اصول کو فروغ دیا ہے، چونکہ یہ لازمی ہے کہ عقیدہ الولاء والبراء اسلام کے عدل وانصاف اور راہ اعتدال کے رنگ میں رنگا ہوا ہو، کیونکہ یہ عقیدہ دین اسلام کی انتہائی اہم بنیادوں میں سے ایک ہے، لہذا جب یہ بات طے ہے کہ یہ اسلامی عقیدہ ہے تو اس میں تشدد، اپنے مخالف پر ظلم وغیرہ کی کوئی گنجائش ہی نہیں ہے، بلکہ یہ وسطیت اور رحمت کا نمونہ ہے، چونکہ اس عقیدہ کے ہوتے ہوئے بھی اسلامی تعلیمات نے غیر مسلموں کے ساتھ امن کی زندگی کے کچھ رہنما اصول باقی رکھے ہیں، جیسے:

1 - کسی بھی غیر مسلم کو جبراً اسلام میں داخل کرنے کی اجازت نہیں ہے: ﴿**لا إكراه في الدين**﴾[**البقرة: 256**]

2 - ذمیوں کو حرمین کے علاوہ تمام مسلم ممالک میں نقل وحرکت کی اجازت دی ہے، اور جزیرۂ عرب کے علاوہ کسی بھی مسلم ملک میں رہائش اختیار کرنے کی اجازت دی ہے۔

3 - مسلمانوں اور کفار کے درمیان جو عہد وپیماں ہوں، انہیں مکمل کرنے کی ترغیب دی، بشرطیکہ وہ عہد شکنی نہ کریں: ﴿**فأتموا إليهم عهدهم إلى مدتهم**﴾[**التوبه: 4**]

4 - ذمیوں اور عہد وپیمان پر رہنے والے کفار کے خون مال اور آبرو کی حفاظت کی ذمہ داری لی، اور ایسے لوگوں کو جو مسلمان قتل کرے اسکے بارے میں فرمایا: ((**من قتل معاهدا لم يرح رائحة الجنة......**﴾[**خ: 3166**]

5 - غیر مسلم قرابت داروں کے ساتھ احسان کی ترغیب دی: ﴿**وصاحبهما في الدنيا معروفا**﴾[**لقمان: 15**]

6 - ہر ایسے غیر مسلم کے ساتھ عدل واحسان کی ترغیب دی جو مسلمانوں کے ساتھ جنگ نہ کرے یا انکو اپنے وطن سے نہ نکالے: ﴿**لا ينهٰكم الله عن الذين لم يقاتلوكم في الدين ولم يخرجوكم من دياركم أن تبروهم وتقسطوا إليهم**﴾[**الممحنة: 8**]

7 - دنیا کے تمام انسانوں کے ساتھ عدل وانصاف کا حکم دیا خواہ وہ کسی بھی دین کے پیروگار رہوں، اور ظلم سے منع کیا:﴿ولا يجرمنكم شنآن قوم على أن لاتعدلوا اعدلوا هو أقرب للتقوىٰ﴾[المائده: 8]

8 - میدان جنگ میں بھی حد سے تجاوز کرنے سے منع کیا:﴿وقاتلوا في سبيل الله الذين يقاتلونكم ولا تعتدوا﴾[البقرة: 190]

9 - برائی کا بدلہ برائی سے دینے سے منع کیا:((لاتخن من خانك))[د: 3529]

10 - مظلوم کی بددعا سے بچنے کی ترغیب دلائی:((إتقوا دعوة المظلوم، وان كان كافرا)) [حم: 12549، الصحيحة: 768]

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں یہ چند آداب واخلاق ہیں جن سے مسلمان کو غیر مسلم کے ساتھ پیش آنا چاہیے، اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ عقیدہ الولاء ان آداب واخلاق سے نہیں ٹکراتا ہے بلکہ یہ آداب اور عقیدہ الولاء والبراء دونوں کے منجانب اللہ ہونے کی وجہ سے ان میں اتفاق ہے، جو ہمیں اپنے تعامل میں پیش کرنیکی ضرورت ہے۔

چونکہ الولاء والبراء میں زیادتی سے کام لینے والے لوگ دو چیزوں کی وجہ سے اس مسئلہ کو سمجھنے میں غلط فہمی کے شکار ہوئے ہیں:

1 - کتاب وسنت کی ان تمام دلائل پر مکمل نظر نہ ہونا، جو عقیدہ الولاء والبراء کو واضح کرتی ہیں۔

2 - مصالح ومفاسد کے اصول کو سمجھنے میں غلطی کرنا، چونکہ مسلمانوں کے حالات وواقعات کو مدنظر رکھے بغیر ہی یہ لوگ محض ''الولاء والبراء'' نامی عبارت سے متاثر ہوکر شریعت اسلامیہ کے دیگر تمام اصول بھول بیٹھتے ہیں۔

☆الولاء والبراء میں کوتاہی:

اس تفریط کی دوصورتیں ہیں:

1 - عقیدہ الولاء والبراء کو اسلام کی مبنی بر رحمت تعلیمات کے مخالف قرار دینا، اسے انسانیت کے خلاف قرار دینا اور اس عقیدہ کو سرے سے ہی معطل قرار دینا۔ یہ سیکولر سوچ کے انسانوں کا حل ہے۔ وہ کہتے ہیں:''ہم انسانی بنیادوں پر کام کرتے ہیں، مذہب وغیرہ نہیں دیکھتے''۔ یہ لوگ دنیا کے تمام مسلمانوں، ہندوؤں، سکھوں، یہودیوں اور نصرانیوں جیسے دیگر کافروں کو یکساں طور پر اپنا بھائی اور دوست قرار دیتے ہیں۔ یہ لوگ عقیدہ الولاء والبراء کو یہ کہہ کر مسترد کرتے ہیں کہ:''اس سے نفرت کا ماحول پیدا ہوتا ہے، اور انتہا پسندی وجود میں آتی ہے''۔

یہ طبقہ الولاء والبراء میں زیادتی کرنے والوں کے بالکل برعکس ہے، وہ لوگ چھوٹی چھوٹی باتوں پر لوگوں سے قطع تعلق کرتے ہیں، جبکہ یہ لوگ سخت قسم کے کفار کو بھی گلے لگاتے ہیں۔

یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ یہ طبقہ الولاء والبراء میں زیادتی سے کام لینے والوں کی غلطی سے ہی **Reaction** میں وجود میں آیا ہے۔

2 - عقیدہ الولاء والبراء مخالف سرگرمیاں:

کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو عقیدہ الولاء والبراء کے خلاف اپنی زبان نہیں کھولتے، نہ اسے معطل کرنے کا مطالبہ کرتے ہیں، البتہ وہ مسلمانوں میں کفار کی عادات اور تہذیبی ورثہ وغیرہ کو عروج دینے سے اسلامی شناخت کو ختم کرنے کے درپے ہیں۔ یہ لوگ کفار سے مرعوب ہوجاتے ہیں، لہٰذا یہ اسلامی شناخت کو چھوڑ کر اہل کفر کے طرز عمل کو اپناتے ہیں جو کہ مشابہت کے ضمن میں آسکتا ہے، اور یوں وہ عقیدہ الولاء والبراء کو عملانے میں کوتاہی کرتے ہیں، البتہ اس طبقہ کا شر پہلے طبقہ سے کچھ کم ہے۔ یہ لوگ کبھی اس غفلت سے بیدار ہوسکتے ہیں، جبکہ پہلا طبقہ غزوفکری **(Intellactual War)** کا شکار ہے۔

☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

موضوع: اسلامی عقیدہ　　　　سبق نمبر: 15

عنوان: مسئلہ تکفیر　　　　التاریخ:

مسئلہ تکفیر

☆تعریف:

تکفیر: کسی مسلمان کو کافر قرار دینا اور پھر اس کے تناظر میں جو دنیا وآخرت میں نتائج واحکام وجود میں آئیں گے۔

☆شرعی حکم:

چونکہ تکفیر شرعی القاب کے باب سے تعلق رکھتا ہے، لہٰذا بغیر کسی تحقیق وثبوت کے کسی کے حق میں یہ الفاظ استعمال کرنے پر وعید شدید سنایا گیا ہے، اور اس سے منع کیا گیا ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿ **يأيها الذين آمنوا إذا ضربتم في سبيل الله فتبينوا ولا تقولوا لمن ألقى إليكم السلام لست مؤمنا** ﴾[النساء: 94]

''اے ایمان والو جب تم فی سبیل اللہ نکلو گے تو تحقیق سے کام لو، اور جو تمہیں سلام کرے اسے یہ مت کہو کہ تو مؤمن نہیں ہے''۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی خواہ مخواہ تکفیر سے منع کیا، وعید سنائی فرمایا: ((**إذا قال الرجل لأخيه: يا كافر، فقد باء بها أحدهما**))[..........]

''جب کوئی شخص کسی دوسرے کو کافر کہے تو ان دونوں میں سے کسی ایک پر تو یہ لقب صادق آئے گا''۔

البتہ قاضی وقت تحقیق وتثبیت کے بعد کسی مجرم پر مرتد و کافر ہونے کا حکم صادر کرسکتا ہے، اور قاضی کو یہ بھی حق ہے کہ وہ تکفیر معین کرے۔

☆اقسام:

1- اگر تکفیر حق پر مبنی ہو، اس کے اصول وضوابط کی پاسداری کی گئی ہو، موانع کو خاطر میں لایا گیا ہو تو قاضی وقت کا تکفیر معین کرنا شرعی عمل قرار پائے گا۔ تو یہ ''مبنی برحق تکفیر'' کہلائے گا۔

2- اگر خواہ مخواہ تکفیر کی جائے تو ایسا کرنا ''فتنۂ تکفیر'' کہلائے گا۔

☆فتنۂ تکفیر میں ملوث ہونے کے اسباب:

1- مسئلہ تکفیر سے لاعلمی: چونکہ یہ ایک انتہائی اہم اور مشکل مسئلہ ہے، اس سے صرف علماء ہی واقف ہیں، لیکن بدقسمتی سے اس میں کچھ واعظین بھی کود پڑے ہیں، اور ایسے لوگ بھی جو نہ تو عالم ہیں اور نہ ہی واعظ ہیں، وہ بھی ایسے بڑے بڑے مسائل میں فتویٰ بازی کرتے ہیں۔

2- انتقام گیری: کچھ لوگ اپنی کسی ذاتی دشمنی کی انتقام گیری کے سلسلہ میں اپنے مخالف پر مرتد یا کافر ہونے کا الزام عائد کرتے ہیں، تاکہ لوگ اس سے قطع تعلق کریں، یا حکومت اسے سزا دے۔

3- شرعی نصوص کا غلط فہم: کچھ لوگ شرعی نصوص کو سمجھنے میں غلطی کر بیٹھے اور اس وجہ سے فتنۂ تکفیر میں مبتلا ہوئے، چونکہ تکفیریوں کی نشانی یہ ہے کہ وہ اکثر قرآن مجید کی یہ آیات دلیل میں پیش کرتے ہیں:

1- ومن لم يحكم بما أنزل الله فأولئك هم الكافرون　　**2-** ومن يتولهم منكم فإنه منهم

چونکہ ان آیات کی سلف صالحین نے کیا تفسیر نقل کی ہے، اسے خاطر میں نہیں لاتے، اور از خود نصوص سمجھنے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ یہاں تک

کہ فہم میں غلطی واقع ہوجاتی ہے،اور غیر شرعی تکفیر کر بیٹھتے ہیں۔جیسا کہ خوارج اور معتزلہ میں سے وعید یہ کرتے ہیں۔

4 - کفریہ کاموں کا ارتکاب: بہت سے مسلمان ایسی حرکات انجام دیتے ہیں، جو یقینی طور پر ان کے مرتد ہونے اور کافر ہونے کا سبب ہیں، جیسے: اللہ اور اس کے رسول سے مذاق اور بدزبانی کرنا، اسلام کا مذاق اُڑانا وغیرہ، خواہ یہ منبر پر ہو یا سوشل میڈیا پر ہو۔ چونکہ کوئی غیرت مند مسلمان جب ایسے مسلمانوں کی یہ حرکت دیکھتا ہے تو وہ فوراً کہتا ہے کہ یہ کافر ہے۔اسی طرح اگر کہیں کوئی مسلمان کسی پر سجدہ کرتا ہے،تو دیکھنے والا موَحد مسلمان فوراً کہہ بیٹھتا ہے کہ یہ کافر ہے۔وہ یہ نہیں سوچتا کہ:''کیا اسے اس قسم کے ردِعمل کا حق حاصل ہے؟ وہ تکفیر کے اصول وضوابط کو خاطر میں نہیں لاتا اور تکفیر کر بیٹھتا ہے۔ اگر چہ وہ سامنے والا مسلمان مجرم ہے،لیکن اس مسلمان کو کس نے یہ حق دیا کہ وہ اُسے سزا دے، یا اس پر حکم عائد کرے۔

☆تکفیر کے چند اصول:

تکفیر سے پہلے چند اہم رہنما اصولوں کو سمجھنا لازمی ہے:

1 - یہ کہ ''مؤمن وکافر، مشرک وموحّد، فاجر و نیکوکار، پرہیزگار و ظالم اور مخلص ومنافق'' کی پہچان کے بارے میں وارد شدہ قرآنی آیات کی اولین عملی تفسیر احادیث مبارکہ ہیں۔اگر کوئی شخص ان امور کی وضاحت کرنے والی احادیث کو چھوڑ کر صرف قرآنی آیات کو لیتا ہے، تو وہ گمراہ ہے۔

2 - جیسے یہ بات طے ہے کہ: ایمان اصل بنیاد ہے جس کے کئی شاخ ہیں، اور ان میں سے ہر شاخ کیلئے لفظ:''ایمان'' بولا جاتا ہے، اور ان میں سے کچھ شاخیں ایسی ہیں جن کے زائل ہونے سے سارا ایمان ختم ہوجاتا ہے، جیسے: شہادتین، جبکہ کچھ شاخیں ایسی بھی ہیں جن کے بارے میں اجماع ہے کہ ان کے زائل ہونے سے ایمان ختم نہیں ہوجاتا، جیسے: راستے سے موذی چیز اُٹھانا، اور ایمان کی ان مختلف شاخوں کو ایک ہی حکم میں جمع کرکے ایک جیسی قرار دینا شرعی نصوص اور منہج سلف کے مخالف ہے۔

تو عین اسی طرح یہ بات بھی طے ہے کہ: کفر اصل بنیاد ہے، اس کی بھی کئی شاخیں ہیں، اور ان میں سے ہر شاخ کے لئے لفظ:''کفر'' بولا جاتا ہے، تو جس طرح نیکیاں ایمان کی شاخیں ہیں اسی طرح جملہ معاصی کفر کی شاخیں ہیں، اور جس طرح ایمان کی مختلف شاخوں کو ایک جیسا قرار دینا نصوص اور منہج سلف کے خلاف ہے اسی طرح کفر کی تمام شاخوں کو ایک جیسا قرار دینا نصوص اور منہج سلف کے خلاف ہے چونکہ جو شخص شرک کا مرتکب ہو اس میں اور جو شراب پیئے یا بدکاری کرے اس میں بہت زیادہ فرق ہے، اور جو شخص ان دونوں کو ایک ہی حکم میں جمع کرے وہ کتاب وسنت اور منہج سلف کی مخالفت اور اہل بدعت کی موافقت کرتا ہے۔

3 - یہ کہ اہل سنت والجماعت کے عقیدہ کے مطابق ایمان دل کے عقیدہ اور اعضاء کے عمل کا مرکب ہے، اگر دل کا عقیدہ ختم ہوجائے تو ایمان سرے سے ہی ختم ہوجاتا ہے، لیکن اگر اعمال میں سے کوئی عمل ختم ہوجائے، تو اس میں اہل سنت وجماعت کے ہاں تفصیل ہے، یہ بات نہیں کہ ہر بدعملی کے مرتکب کو کافر قرار دیا جائے، اور یہ بات سلف کی کتابوں میں تفصیلاً مذکور ہے۔

4 - یہ کہ کفر کی دو قسمیں ہیں: **1** - کفر اکبر: جیسے: اللہ کے ساتھ شرک کرنا۔ **2** - کفر اصغر: جس سے انسان ملت اسلامیہ سے خارج نہیں ہوتا، یہ جملہ معاصی ہیں جو کہ کفر اکبر سے کم درجہ کی ہیں، جیسے: جھوٹ بولنا

اسی طرح سے: کفر، شرک، نفاق، ظلم، فسق اور بدعت ہر ایک کی دو قسمیں ہیں: چھوٹا اور بڑا۔ لہٰذا جب کوئی شخص کفریہ کام کا مرتکب ہوجائے تو قاضی کو اس پر حکم صادر کرتے وقت یہ فرق ملحوظ نظر رکھنا ضروری ہے کہ آیا اس کا جرم اکبر ہے یا اصغر۔اس کے برعکس تکفیری یہ نہیں دیکھتے۔ بلکہ وہ تو اندھا دھند تکفیر کرتے ہیں۔

5 - جس طرح یہ بات طے ہے کہ اگر کسی کافر نے کوئی ایمانی کام کیا ہو تو اس شاخ پر عمل پیرا ہونے سے وہ مؤمن نہیں کہلائے گا تو عین اسی طرح

یہ بات بھی طے ہے کہ اگر کسی مؤمن نے کفر کی شاخوں میں سے کوئی شاخ عملائی تو وہ کافر نہیں کہلائے گا اور ملت اسلامیہ سے خارج نہیں ہوگا، البتہ اس عمل کو کفر کی شاخ ہونے کی وجہ سے ''کفر'' نام دیا جائے گا، جیسا کہ حدیث ((تکفرن العشیر))[ ] میں شوہر کی نافرمانی کو کفر نام دیا گیا لیکن ایسا کرنے والی عورتوں کو اسلام سے خارج نہیں کیا گیا۔

اسی طرح حدیث میں ہے: ((**اثنتان في أمتي هما بهم كفر: الطعن في النسب، والنيا حة على الميت**))[ ]

''میری اُمت میں دو چیزیں ایسی ہیں جو انمیں کفر ہیں: ''نسب میں طعنہ دینا، میت پر نوحہ کرنا''۔ چونکہ ان دونوں کاموں کو کفر نام دیا گیا ہے، البتہ ان کے مرتکبین کا فر شمار نہیں کئے گئے۔ لہٰذا یہ کفر اکبر نہیں ہے، بلکہ کفر دون کفر ہے، اور آیت کریمہ ﴿ومن لم يحكم بما أنزل الله فأولئك هم الكافرون﴾ میں بھی کفر سے کفر اکبر مراد نہیں ہے بلکہ کفر اصغر یعنی کفر دون کفر مراد ہے۔ لیکن جو لوگ اس اصول کو نہیں سمجھتے ہیں وہ تمام مسلمان ملکوں کے تمام حکمرانوں کو یہ کہہ کر کافر قرار دیتے ہیں کہ یہ لوگ نظام مصطفیٰ قائم نہیں کرتے ہین، پھر اسی نظریہ کی بنیاد پر ان کے مال وجان کو حلال قرار دیتے ہیں اور یوں فساد فی الأرض برپا ہو جاتا ہے۔

☆تکفیر کے چند ضوابط:

تکفیر کے چند ضوابط ہیں، جنہیں جاننا نہایت لازمی ہے:

1- حکم ظاہر پر ہے : چونکہ اہل سنت کے احکام گمان یا شکوک پر مبنی نہیں ہوتے بلکہ ظاہر حال پر مبنی ہوتے ہیں۔

2- حق تکفیر : چونکہ یہ ہر ایرے گیرے کے بائیں ہاتھ کا کھیل نہیں کہ جسے چاہے اسلام میں رکھے اور جسے چاہے اسلام سے خارج کردے، بلکہ یہ قاضی وقت کا حق ہے کہ وہ ایسے مسائل پر فیصلہ سنائے۔

3- حجت قائم کرنا : سلفِ صالحین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حجت قائم کرنے سے پہلے معین تکفیر نہیں کی جائے گی۔

4- تکفیر حکم شرعی ہے: لہٰذا جسے اللہ اور اس کے رسول نے کافر قرار دیا ہو، وہی کافر ہے، چونکہ کفر، کافر دراصل ایمان اور اسلام کی طرح شرعی القاب ہیں، لہٰذا ان کا وہی مستحق ہے جسے شریعت نے ان کا مستحق ٹھہرایا ہو، لہٰذا منہج سلف یہ ہے کہ اگر ہمیں کوئی کافر کہے تو مقابل میں بطور انتقام گیری اسے کافر نہیں کہا جائے گا، البتہ اگر وہ تکفیر کا مستحق ہو تو اسے کافر کہا جائے گا خواہ وہ تکفیر کرتا ہو یا نہیں۔

5- ہر گناہ پر تکفیر نہ کرنا: منہج سلف یہ ہے کہ کسی بھی گناہ گار کو تب تک اس گناہ کی پاداش میں کافر قرار نہ دیا جائے جب تک کہ وہ اس گناہ کو حلال نہ سمجھے، چونکہ اگر کوئی شخص چوری کرے، بدکاری کرے یا اس جیسی کوئی اور قبیح حرکت کرے، اور وہ اسے حرام اور گناہ سمجھتا ہو تو وہ کافر نہیں کہلائے گا۔ لیکن اگر وہ ان کاموں کو حلال اور جائز سمجھے تو اس پر حجت قائم کی جائے گی۔ اگر وہ رجوع کرے تو وہ گناہ گار مؤمن ہوگا۔ اگر رجوع نہ کرے تو اللہ اور اس کے رسول کو جھٹلانے کی وجہ سے قاضی وقت اسے کافر قرار دے گا۔

6- تکفیر کی قسموں میں فرق کرنا: منہج سلف یہ ہے کہ تکفیر کی دو قسمیں ہیں جن میں فرق کرنا ضروری ہے:

1- تکفیر معین: کسی خاص شخص کو کافر قرار دینا **2-** تکفیر مطلق: کسی کام یا اس کے مرتکب کو علی العموم کافر قرار دینا۔

☆تکفیر معین کے شروط:

1- یہ کہ اس شخص کے قول یا فعل سے کوئی ایسی بات ظاہر ہو جائے، جس سے ملت اسلامیہ سے اس کا خارج ہونا لازم آتا ہو۔

2- یہ کہ ایسے شخص پر حجت قائم کی جائے، دلائل اس کے سامنے رکھے جائیں، اس کے ساتھ بحث ومناظرہ کیا جائے، اور اسے تب تک قید میں رکھا جائے جب تک اس پر حجت مکمل طور پر قائم کی جائے، اور اس کے شبہات کو دور کیا جائے۔

☆ تکفیر کے موانع:

اگر کسی شخص کے قول یا فعل سے کوئی کفریہ کام نمودار ہو جائے، لیکن اس نے وہ کفریہ کام درجہ ذیل وجوہات کی بنیاد پر کیا ہو، تو اسے کافر قرار نہیں دیا جائے گا، بلکہ یہ وجوہات اس کی تکفیر کے موانع شمار ہوں گے:

1- جہالت **2**- غلطی/خطأ **3**-زبردستی **4**-تاویل **5**- تقلید

☆تکفیر معین کے اثرات:

جب کسی شخص کو کافر قرار دیا جائے، تو اس تکفیر کے تناظر میں درج ذیل اثرات مرتب ہونگے:

1- یہ کہ اس کی بیوی اس سے از خود آزاد ہو جاتی ہے، اب اس کا اس کے ساتھ رہنا جائز نہیں ہے۔

2- یہ کہ اس کے اولاد اس کی سرپرستی سے آزاد ہو جاتے ہیں، اب وہ ان کا شرعی سرپرست (ولی) نہیں رہا۔

3- یہ کہ وہ اسلامی سماج کا حصہ نہ رہا، لہٰذا اب وہ مسلمانوں کی ولاء (دوستی) اور نصرت کا حقدار نہیں رہا۔

4- یہ کہ اسے اسلامی قاضی کی کچہری میں پیش کرنا واجب ہے، تاکہ حجت قائم کرنے کے بعد اس پر اسلامی سزا نافذ کی جائے۔

5-جب وہ مر جائے تو اس پر مسلمانوں کے احکام، جیسے: غسل، جنازہ، مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا اور شرعی وراثت کا حق باقی نہیں رہتا۔

6-یہ کہ اگر اس کا مسلمان رشتہ دار مر جائے تو ایسا اسکا وارث نہیں بن سکتا۔

7- اگر وہ اسی حالت میں مر جائے یا اس پر مرتد کی حد نافذ کی جائے تو اس کے لئے دعا، مغفرت نہیں کی جائے گی؛ وہ اللہ کی لعنت کا مستحق ہے۔

☆تکفیر کے مسئلہ میں منہج سلف کے مخالفین:

اس مسئلہ میں بھی کئی گمراہ فرقوں نے منہج سلف کی مخالفت کی ہے، جیسے:

1- خوارج:

وہ سارے لوگ خوارج ہیں جو مسلمانوں کی خواہ مخواہ تکفیر کریں اور مسلمان حاکموں کے خلاف بغاوت (خروج) کا علم بلند کریں۔

یہ لوگ کبیرہ گناہ کے مرتکب کو کافر قرار دیتے ہیں۔ چونکہ منہج سلف یہ ہے کہ کچھ کبیرہ گناہوں سے کافر ہو سکتا ہے جیسے شرک جبکہ کچھ دیگر کے ارتکات سے انسان کافر نہیں ہوگا، جیسے: شراب پینا۔ لیکن خوارج اس تفصیل کو نہیں مانتے ہیں، وہ تمام کبائر کو ایک جیسا مانتے ہیں وہ ان میں کوئی فرق نہیں کرتے ہیں۔

2-معتزلہ:

ان کا نظریہ یہ ہے کہ مرتکب کبیرہ کو دنیا میں نہ تو مؤمن کہا جائے گا اور نہ ہی کافر، بلکہ وہ ایسے مقام پر ہے، جو ان دونوں مقامات کے درمیان ہے: منزلة بين المنزلتين۔

3-روافض:

یہ اہل تشیع میں سے ہیں، جنہوں نے علی رضی اللہ عنہ کی طرفداری کا دعویٰ کیا ہے، اور علی رضی اللہ عنہ اور آل علی کی محبت میں اس حد تک غلو کیا کہ دیگر صحابہ کرام کو کافر قرار دے بیٹھے۔

یہ لوگ اولاد علی رضی اللہ عنہ میں سے بارہ اماموں کے نمودار ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں، اور اس عقیدہ کو دین کی بنیاد قرار دیتے ہیں۔ لہٰذا ان کے بزعم جو بھی مسلمان ان کے ''نظریہ امامت'' پر ایمان نہ رکھے وہ انکے نزدیک کافر ہے۔

☆تکفیر میں لوگوں کے احوال:

مسئلہ تکفیر کے حوالہ سے لوگوں کی تین قسمیں ہیں:

1 - تشدد کرنے والے: وہ لوگ جو ہر گناہ پر مسلمان کو کافر قرار دیتے ہیں۔

2 - کوتاہی کے مرتکبین: وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ اہل قبلہ میں سے کسی بھی تکفیر جائز نہیں ہے۔

3 - متوسط موقف والے: وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ: ''اہل قبلہ میں سے کسی کو تب تک کافر قرار نہیں دیا جائے گا جب تک کہ وہ کسی معلوم من الدین بالضرورۃ، حرام کو حلال یا حلال کو حرام سمجھے، اور جب تک اس پر حجت قائم نہ کی جائے اور موانع دور نہ کئے جائیں۔

☆تکفیر کے فوائد:

1 - تا کہ صحیح اور غلط میں فرق ہو جائے اور کسی کو دھوکہ نہ لگے: ﴿أفنجعل المسلمين كالمجرمين﴾

2 - تا کہ برائیوں کی روک تھام ہو سکے۔

3 - سماج فکری امن سے مالا مال ہو۔

☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

موضوع: اسلامی عقیدہ — سبق نمبر: 16

عنوان: صحابہ — التاریخ:

صحابہ کے بارے میں صحیح عقیدہ

☆تعریف:

لغوی طور پر صحابی: ساتھی کو کہتے ہیں:

اصطلاحی طور پر: "من لقي النبي مؤمنا به، ومات على الاسلام، ولو تخللت ردة"

''جس نے ایمان کی حالت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ملاقات کی ہو، اور اسلام پر ہی وفات بھی پائی ہو اگر چہ درمیان میں مرتد بھی ہوا ہو''۔

☆اقسام:

صحابہ کرام کو اپنے عظیم کارناموں کی بناء پر کئی اقسام میں تقسیم کیا جا سکتا ہے، جیسے:

1 - خلفاء اربعہ: ابوبکر، عمر، عثمان، علی رضوان اللہ علیہم اجمعین

2 - عشرۂ مبشرہ بالجنۃ: ابوبکر، عمر، عثمان، علی، عبدالرحمٰن بن عوف، سعد بن ابی وقاص، طلحہ بن عبیداللہ، زبیر بن العوام، ابوعبیدہ عامر بن الجراح، سعید بن زید رضوان اللہ علیہم

3 - اصحاب بدر: **313** تھے۔

4 - انصار: مدینہ کے رہنے والے صحابہ۔

5 - مہاجرین: مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے آنے والی صحابہ کرام۔

6 - اصحاب شجرہ: صلح حدیبیہ کے موقع پر بیعت رضوان میں شریک ہونے والے صحابہ کرام۔

7 - اہل بیت: علی، فاطمہ، حسن، حسین، تمام ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہم اجمعین اور بنو ہاشم کے وہ سب لوگ جن پر صدقہ کا مال کھانا حرام ہے، جیسے: آل علی، آل عباس، آل عقیل اور بنو الحارث بن عبدالمطلب۔

☆فضیلت:

من جملہ طور پر: صحابہ کرام کی فضیلت سے کتاب وسنت کے نصوص بھرے پڑے ہیں، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿رضي الله عهنم ورضوا عنه﴾

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((خير القرون قرني)) ''سب سے بہترین صدی میری صدی ہے''۔

تفصیلی طور پر الگ الگ بھی کئی صحابہ کرام کی فضیلت ثابت ہے۔

صحابہ کرام میں تفاضل یعنی ایک سے بڑھ کر ایک کا قاعدہ لاگو ہوتا ہے، جیسے:

1 - سب سے افضل خلفاء اربعہ ہیں: ان میں سے سب سے افضل ابوبکر رضی اللہ عنہ پھر عمر رضی اللہ عنہ پھر عثمان رضی اللہ عنہ اور پھر علی رضی اللہ عنہ ہیں

2 - مہاجرین انصار سے افضل ہیں۔

3 - جنہوں نے صلح حدیبیہ سے پہلے خرچ کیا یا معرکہ میں حصہ لیا وہ بعد والوں سے افضل ہیں۔

4 - بدر والے ان سے افضل ہیں جنہوں نے بدر میں شرکت نہیں کی۔

5 - بیعت رضوان والے ان سے افضل ہیں جو بیعت رضوان میں شرکت نہ کر پائے۔

6 - عشرہ مبشرہ بالجنۃ ان سے افضل ہیں جن کو یہ فضیلت حاصل نہیں۔

7 - اہل بیت ان سے افضل ہیں جو اہل بیت میں سے شمار نہیں ہوتے۔

8 - ازواج مطہرات میں سے خدیجہ اور عائشہ رضوان اللہ عنہما دیگر تمام سے افضل ہیں۔

☆حقوق:

1 - ان سے محبت کرنا **2** - انکی فضیلت کا اعتراف **3** - ان پر رضی اللہ عنہ پڑھنا **4** - انکے لئے دعا کرنا

5 - ان کیلئے دل صاف رکھنا **6** - ان کا ذکر خیر کرنا **7** - ان کا دفاع کرنا **8** - ان میں سے ہر ایک کو اپنا اپنا مقام دینا

☆صحابی ہونا کیسے ثابت ہوگا؟

درج ذیل اشیاء سے کسی شخص کا صحابی ہونا ثابت ہوگا:

1 - تواتر **2** - شہرت **3** - کسی صحابی تا تابعی کی گواہی **4** - اعتراف بشرطیکہ وہ عدل ہو

البتہ **120** ھ ہجری کے بعد اگر کوئی صحابی ہونے کا دعوی کرے تو اس میں تحقیق کی ضرورت نہیں بلکہ اسکا جھوٹ ہونا اظہر من الشّمس ہے۔

☆صحابہ کی شان میں گستاخی:

جو شخص صحابہ کی شان میں قدح کرے وہ زندیق ہیں، اگر چہ صحابہ معصوم عن الخطأ نہیں ہیں، اور ان میں سے کسی بھی ایک سے غلطی سرزد ہونا ممکن ہے۔لیکن اس کے باوجود شرف صحبت کی خصوصیت ان کی شان میں قدح کرنے سے روکتی ہے، جو لوگ صحابہ کی شان میں گستاخی کرتے ہیں، ان کی اصل حالت امام ابوزرعہ نے ان الفاظ میں بیان کی ہے:" وإنما أدى إلينا هذا القرآن والسنن أصحاب رسول الله وإنما يريدون أن يجرحوا شهودنا ليبطلوا الكتاب والسنة والجرح بهم أولى وهم زنادقة" [الكفاية: **97-93**]

''ہم تک یہ قرآن اور یہ احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضوان اللہ علیہم نے ہی پہنچائی، وہ (زندیق) ہمارے راویوں کو اسلئے جرح کرنے کے درپے ہیں تا کہ وہ کتاب وسنت کو باطل قرار دیں، حالانکہ وہ از خود جرح کے مستحق ہیں؛ کیونکہ وہ زندیق ہیں''۔

☆صحابہ کی شان میں گستاخی کا انجام:

اس پر قاضی وقت کوڑے لگانے اور ارتداد کی صورت میں قتل کرنے کا بھی حکم لگا سکتا ہے: امام مالک رحمہ اللہ سے مروی ہے فرمایا: " من سب أبابكر جلد، ومن سب عائشة قتل"۔

جو شخص صحابہ کی گستاخی کا عقیدہ رکھتا ہو، اور انکے مرتد ہونے کا عقیدہ رکھتا ہو تو وہ بھی کافر ہے۔

☆صحابہ کے درمیان واقع شدہ اختلاف اور منہج سلف:

چونکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم بھی بشر تھے، معصوم عن الخطأ نہ تھے، بشری تقاضوں کے مطابق ان سے اجتہادی غلطیوں کا صدور ممکن تھا، اس رو سے ان کے درمیان مبنی بر اجتہاد غلطی کے پیش نظر ایک دو مرتبہ جنگ ہوگئی، اس کے بارے میں منہج سلف کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا:" ونمسك عما شجر بينهم" ان کے درمیان واقع شدہ اختلاف کے بارے میں ہم خاموشی اختیار کریں گے۔

بعض لوگ تاریخی روایات کی بنیاد پر ان کے درمیان فیصلہ کرنا شروع کرتے ہیں۔حق پر کون تھا علی یا معاویہ، لیکن ایسا کرنا ہرگز درست نہیں ہے۔ تاریخ میں ایسی روایات بھی ہیں جو اس میں داخل کی گئی ہے، جو جھوٹ اور بے بنیاد بھی ہیں، اور ابھی تک مسلمانوں نے تاریخی معلومات کو محدثین کے طرز

تنقید کے اصولوں کے تناظر میں نہیں پرکھا ہے، لہٰذا محض تاریخی روایت کی بنیاد پر صحابہ کے درمیان حکم (جج) بننے کی کوشش کرنا درست نہیں ہے۔

☆ واقعہ ٔ کربلا:

اس واقعہ سے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا دل خراش واقعہ مراد ہے۔ اس واقعہ میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ اوران کے ساتھیوں کوظلما شہید کیا گیا، اور وہ مظلوم ہیں، ان کا قتل ناحق قتل میں سے شمار ہے۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ جنت کے جوانوں میں سے ہیں۔ یزید کے خلاف ان کا موقف مبنی بر اجتہاد تھا۔ اس میں حق اور باطل کا فیصلہ کرنے کے ہم مکلّف نہیں ہیں۔

☆ یزید بن معاویہ رضی اللہ عنہ:

یہ جلیل القدر صحابی کاتب وحی معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کا فرزند ہے، تابعی ہے، نہایت زیرک، علقمند اور منجھا ہوا سیاستدان تھا، چونکہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی مظلومانہ شہادت کا الزام اسی پر عائد کیا جاتا ہے، لہٰذا اس کے بارے میں لوگوں کے کئی موقف ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے:

1 - یہ کہ وہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا قاتل، اسلامی حکومت کا غاصب وغیرہ ہونے کی وجہ سے انتہائی مفسد ہے، اس کیلئے رحمہ اللہ کہنا درست نہیں، بلکہ وہ تو اسے کافر اور منافق تک کہتے ہیں۔

2 - یہ کہ وہ قسطنطنیہ کے سفر میں شرکت کرنے، اسلام کی بے مثال خدمت کرنے کے باعث اعلیٰ درجہ کا عادل بادشاہ ہونے کے باعث ثناء کا مستحق ہیں، اسے رحمہ اللہ کہا جائے، بلکہ اسکی شان میں زبان درازی حرام ہے، بلکہ کچھ تو اسے صحابی بھی شمار کرتے ہیں۔

3 - یہ کہ وہ مسلمان بادشاہوں میں سے ایک تھا، جس نے نیکیاں بھی کی ہیں اور غلطیاں بھی کی ہیں، ملت سے خارج نہیں ہے۔ اللہ چاہے تو اس کے گناہ بخش سکتا ہے، اور اگر چاہے تو بقدر گناہ عذاب دے سکتا ہے۔ چونکہ نہ وہ کافر ومنافق تھا اور نہ ہی صالح وعادل بادشاہ تھا لہٰذا نہ اس سے محبت کی جائے اور نہ ہی بغض۔ یہی موقف مختار ہے۔

☆ خلفاء اربعہ:

خلفاء اربعہ سے ابوبکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم مراد ہیں، چونکہ محبت اور خلافت کے حوالہ سے ان کے بارے میں منہج سلف یہ ہے کہ:

1 - خلافت کا حقدار ہونے میں ان میں یہ ترتیب واجب ہے: ابوبکر پھر عمر پھر عثمان پھر علی۔ جو بھی کوئی اس ترتیب کو نہ مانے تو وہ کتاب وسنت کی نصوص اجماع صحابہ ومنہج سلف کا مخالف ہے۔

2 - ان سے محبت کرنے میں: علی رضی اللہ عنہ کو عثمان رضی اللہ عنہ پر مقدم کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، اگرچہ اکثر سلف کا مذہب یہ ہے کہ عثمان ہی اس میں بھی علی رضی اللہ عنہ پر مقدم ہے۔ لیکن پھر بھی محبت میں علی رضی اللہ عنہ کو عثمان رضی اللہ عنہ پر مقدم کرنا منہج سلف کی مخالفت نہیں ہے۔

☆ صحابہ کے بارے میں منہج سلف کے مخالفین:

1 - روافض:

ان کے دل وذہن صحابہ کے بغض سے بھرے ہیں، وہ عبداللہ بن سبا کے نظریہ پر ہیں اور جملہ صحابہ کرام کو کافر قرار دیتے ہیں۔ بلکہ ''نظریہ امامت'' کو تسلیم نہ کرنے والے تمام مسلمانوں کو بھی کافر قرار دیتے ہیں۔

2 - منکرین حدیث:

یہ لوگ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ وغیرہ کی شان میں گستاخی کرتے ہیں۔

☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

موضوع: اسلامی عقیدہ　　　　سبق نمبر: 17

عنوان: امامت اور جماعت　　　　التاریخ:

امامت اور جماعت

☆امامت:

☆تعریف　:　لغوی طور پر امام ''پیشوا'' کو کہتے ہیں۔

اصطلاحاً　:　امام سے مسلمانوں کا حاکم مراد ہے۔

☆اقسام:　امامت کی دو قسمیں ہیں:　1- امامت کبریٰ: حکومت/حاکم، صدر جمہوریہ/اور دیگر مسلم حکمران۔

2- امامت صغریٰ: نماز میں امامت۔

☆حاکم کے اوصاف　:　درج ذیل صفات کے حامل شخص کو مسلمانوں کا حاکم منتخب کیا جا سکتا ہے:

1- اسلام　2- عقل　3- بلوغت　4- علم　5- سیاسی بصیرت　6- عدل

7- تقویٰ　8- تنفیذ کی صلاحیت　9- اسلامی وضع قطع　10- آزاد ہونا　11- حواس خمسہ کا سلامت ہونا

☆حاکم کا انتخاب: حاکم کا انتخاب کئی طرح سے جائز ہے:

1- خلافت: یہ کہ سابقہ حاکم ہی اسے نامزد کرے۔خواہ یہ بعد والا اسکا رشتہ دار ہو یا نہ ہو، نیز خواہ وہ اسے اشارۃً نامزد کرے جیسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارۃً کنایۃً ابو بکر رضی اللہ عنہ کا نامزد کیا، یا صراحت سے نامزد کرلے، جیسے: ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ کو منتخب کیا ہے۔

2- شورائی نظام: رعیت میں باصلاحیت اہل حل والعقد کسی ایک شخص کو حاکم بنانے پر اتفاق کرلیں تو یہ شورائی نظام سے حاکم متعین کرنے کا طریقہ کہلاتا ہے۔خواہ وہ اپنا ووٹ ظاہر کرلیں یا تحریری طور پر پیش کرلیں، البتہ ظاہر بیعت ہی اصل مسنون طریقہ ہے۔اس صورت میں بیعت کرنی ہے۔

3- غصب: یہ کہ اگر کوئی ظالم حکمران کسی مسلمان علاقہ کا غاصبانہ طریقہ سے حاکم بن جائے، پھر اسلام نافذ کرے اور اس کے ذریعہ سے امن قائم ہو جائے تو اس کے خلاف بغاوت کرنا حرام ہے۔

☆حاکم کی ذمہ داریاں:

1- اسلام نافذ کرنا　2- اسلامی وطن کو کفار سے محفوظ رکھنا　3- جہاد کرنا

4- مجرموں کو سزائیں دینا (حدود قائم کرنا)　5- معروف کام انجام دینا　6- منکرات سے دور رہنا

7- مظلوم کی مدد کرنا　8- حق والوں کو ان کا حق دینا　9- بیت المال کیلئے مال فئی اور خراج وصول کرنا

10- شرعی مصارف میں بیت المال کا ذخیرہ خرچ کرنا　11- امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرنا

☆ حاکم کے حقوق:

1- معروف میں اطاعت　2- دعا　3- ان کی اقتداء کرنا خواہ وہ فاجر ہوں یا عادل

4- اس کے خلاف خروج حرام ہے، یہاں تک کہ واضح کفر کا حکم نہ دیں، پھر انکی اطاعت درست نہیں ہے۔

5- بیعت کرنا　6- اپنی جگہ نرمی سے انہیں نصیحت کرنا

☆ جماعت:

جماعت سے صحابہ کرام وتابعین عظام اور انکے نقش قدم پر چلنے والے لوگ مراد ہیں، اگر چہ بعض مسائل میں کسی نے غلطی بھی کی ہو، لیکن اغلب مسائل میں منہج صحابہ کی پیروی کرنے والا ''جماعت'' میں شامل ہے۔

☆ اسلامی حکومت میں چھوٹی چھوٹی ٹولیاں اور الگ الگ جماعتیں بنا کر مسلمانوں کا شیرازہ بکھیرنا جائز نہیں ہے۔ اگر مسلمانوں کو کسی مسئلہ میں باہم اختلاف ہوجائے تو اسے وہ کتاب وسنت کی روشنی میں حل کریں۔ البتہ مسلم اقلیتی علاقہ میں حسب ضرورت جماعتیں بنانا جائز ہے۔

☆ کتاب الامارۃ کی احادیث مسلم اقلیتی جماعتوں اور ان کے امیروں کے حق میں مطلقاً استعمال نہ کی جائیں، یہ ساری نصوص اسلامی حکومتوں اور مسلمان حاکموں کے بارے میں ہیں۔

☆ جو شخص مسلمانوں کی جماعت سے نکلے تو اسے نصیحت کی جائے گی، اس پر حجت قائم کی جائے گی، اگر وہ باز آیا تو ٹھیک ورنہ اس پر شرعی سزا نافذ کی جائے گی، اور اگر وہ اسی حال میں مرا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔

☆ مسلمانوں میں اصل یہ ہے کہ ان کی نیت اور اعتقاد صحیح ہے، سوائے یہ کہ اگر ان میں سے کوئی بداعتقادی کا اظہار کرے تو اسکی غلطیوں کو صحیح کرنے کی مذموم تاویل نہیں کی جائے گی۔

☆ اہل قبلہ میں سے جو جماعتیں مخالف سنت عمل کرتے ہوں تو انہیں ہلاکت اور جہنم کی وعید سنائی گئی ہے، اور وہ ان لوگوں میں سے شمار ہیں جنہیں وعید سنائی گئی ہے، البتہ اگر ان میں سے کوئی باطنی طور پر کافر ہوا ہو یا اگر اس کا اختلاف عقیدہ کی کسی بنیادی بات پر ہو جس پر سلف نے اجماع کیا ہے تو اس کا معاملہ الگ ہے۔

☆ مستور الحال مسلمان کے پیچھے جمعہ اور جماعت ادا کرنا درست ہے، اور تزکیہ نہ ہونے کا دعویٰ کر لے اس کے پیچھے نماز ادا کرنا، ترک کرنا اھل سنت کا نہیں بلکہ اہل بدعت کا طریقہ ہے۔

☆ نماز، حج اور جہاد مسلمانوں کے حکمرانوں کے ساتھ واجب ہے، اگر چہ وہ ظالم بھی ہوں۔

☆ کسی دنیاوی مفاد پر مسلمانوں کا باہم لڑنا حرام ہے، البتہ اہل بدعت، بغاوت کرنے والے اور ان جیسے لوگوں کے ساتھ حسب ضرورت لڑنا جائز ہے۔

☆ ایسی صورت میں کسی بدعتی یا اعلاناً مجرمانہ حرکتیں کرنے والوں کے پیچھے نماز ادا کرنا درست نہیں ہے کہ جب انکے علاوہ کسی اور کے پیچھے بھی نماز ادا کرنا ممکن ہو، جو ان کے پیچھے نماز ادا کرلے اس کی نماز ہوگئی۔ البتہ بدعتی یا مجرم ہی گناہ گار ہیں، البتہ اگر اس کے علاوہ اس سے بہتر یا اسی جیسا امام میسر نہ ہو تو پھر اسی کے پیچھے نماز ادا کرنا درست ہے، اور نماز چھوڑنا درست نہیں ہے۔

☆ جسے کافر قرار دیا گیا ہو اس کی اقتداء میں نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے۔

☆☆☆

صحیح عقیدہ

کے منافی امور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

موضوع: اسلامی عقیدہ　　　　　　　　　　　　　　　　سبق نمبر: 18

عنوان: انسانی زندگی میں انحراف　　　　　　　　　　　　　　　التاریخ:

انسانی زندگی میں انحراف

☆ صحیح عقیدہ سے انحراف کا تاریخی پس منظر:

سب سے پہلے صحیح عقیدہ سے انحراف اور شرک قوم نوح علیہ السلام میں وجود میں آیا، چونکہ یہی وجہ ہے کہ نوح علیہ السلام سب سے پہلے رسول تھے، ان سے قبل نہ تو انحراف تھا اور نہ ہی رسول مبعوث کرنے کی ضرورت پڑی تھی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''آدم اور نوح علیہما السلام کے درمیان دس صدیاں تھیں جو سب کی سب اسلام پر تھیں۔

انسانی زندگی میں ہر دور میں عبادت میں ہی شرک واقع ہوا ہے، خواہ قدیم زمانے کی بات کریں یا جدید زمانے کی، ہر دور میں لوگ توحید ربوبیت تو مانتے تھے، لیکن توحید الوہیت میں شرک کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وما يؤمن أكثرهم بالله إلّا وهم مشركون﴾ [يوسف: 104]

صحیح عقیدہ سے انحراف کے اسباب:

1- صحیح عقیدہ سے ناواقفیت　　**2**- آباء واجداد کی اندھی تقلید　　**3**- تعصب وہٹ دھرمی

4- اولیاء وصالحین کے بارے میں غلو　　**5**- وسائل تعلیم وسوشل میڈیا　　**6**- حق گو علماء کی کمی

7- احساس ذمہ داری کا فقدان　　**8**- توہم پرستی

☆ اس انحراف سے بچنے کی تدابیر:

1- کتاب وسنت کی طرف رجوع کرنا۔ **2**- مختلف درسی مراحل میں بچوں کو صحیح عقیدہ درساً پڑھانا۔

3- صرف منہج سلف کی کتابوں کو عام کرنا۔ **4**- ایسے داعیوں کو تیار کرنا جو گاؤں گاؤں جا کر عقیدہ کی اصلاح کریں۔

1- جاہلیت

☆ جہالت:　　لفظ جہل سے مشتق ہے اسکا معنی ہے: ''علم نہ ہونا''، علم کی پیروی نہ کرنا''۔

☆ دور جاہلیت:　　اللہ، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور شرعی احکام سے ناواقفیت کی وہ حالت مراد ہے جس پر اہل عرب اسلام سے پہلے تھے۔ اس کے برعکس وہ حسب ونسب پر کبر وغرور اور ظلم وزیادتی کو روا رکھنے کو ہی شرف تصور کرتے تھے۔

☆ جہالت کی قسمیں:

1- جہل بسیط:　کسی چیز (حق) کو کلی طور پر نہ جاننا۔

2- جہل مرکب:　کسی چیز (حق) کو اس کی اصل حقیقت کے خلاف جاننا۔

☆ جہالت کے اعتبار سے لوگوں کی قسمیں:

1- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل لوگ دور جاہلیت میں تھے۔

2- بعثت نبویہ کے بعد کسی علاقہ میں جہالت ہو سکتی ہے جیسے دار الکفر میں، یا کسی شخص میں جہالت ہو سکتی ہے، جیسے اسلام قبول کرنے سے پہلے کوئی غیر مسلم جہالت میں ہوتا ہے۔

3 - البتہ زمانے کے اعتبار سے مطلقاً بعثتِ نبویہ کے بعد جہالت کا زمانہ ختم ہو چکا ہے۔

4 - جاہلیت کے کچھ رسوم اس اُمت کے چند افراد میں باقی رہ سکتے ہیں، جیسے حدیث میں ہے: ((أربع في أمتي من أمر الجاهلية......))

☆اس اعتبار سے جاہلیت کی دو قسمیں ہیں:

1 - عمومی جاہلیت: یہ دور بعثت نبویہ سے ختم ہوا اب اس قسم کے الفاظ کسی بھی معاشرے یا علاقے کیلئے علی العموم استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔

1 - خاص جاہلیت: کسی خاص ملک، علاقہ، صدی یا خصلت کی طرف جاہلیت منسوب کرنا، جیسے کوئی کہے: یہ کوفہ والوں کی جاہلیت ہے، یہ اس صدی کے بعض جاہلوں کی جاہلیت ہے۔ وغیرہ۔

اور حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو ایک مرتبہ ڈانٹتے ہوئے فرمایا: ((إنک امرؤ فیک جاهلية))

2 - فسق

1 - فسق:

☆تعریف: لغۃ: خروج یعنی نکلنا   اصطلاحاً: " الخروج عن طاعة الله " ، " اللہ کی اطاعت سے نکلنا"

☆اطلاقات: لفظ "فسق" دین سے کلی اور جزوی دونوں صورتوں میں نکلنے کیلئے استعمال ہوتا ہے، اور اس اعتبار سے کافر کو بھی فاسق کہہ سکتے ہیں، اور مرتکب کبیرہ کو بھی فاسق کہہ سکتے ہیں جو کہ جزوی طور پر اطاعت سے نکلا ہوا ہوتا ہے۔

☆اقسام: فسق کی بھی دو قسمیں ہیں: 1 - فسق اکبر   2 - فسق اصغر

* شیطان نے فسق اکبر کیا جس سے وہ ملت سے خارج ہوا تو اللہ نے فرمایا: ﴿ففسق عن أمر ربه﴾ [الكهف: 50]

* کبیرہ گناہ کا ارتکاب بھی فسق ہے۔ البتہ اس سے انسان ملت سے خارج نہیں ہوتا، اللہ نے فرمایا: ﴿فمن فرض فيهن الحج فلا رفث ولا فسوق ولا جدال في الحج﴾ [البقرة: 197] "پس جو ان مہینوں میں حج کا عزم کرے تو حج میں گناہ، جھگڑا اور بیوی سے میل ملاپ نہ کرے"۔ اس آیت میں علماء نے "فسوق" سے معاصی مراد لئے ہیں۔

3 - ضلال:

☆تعریف: لغۃ: گمراہی۔ اصطلاحاً: " العدول عن الطريق المستقيم" ، سیدھی راہ سے ہٹ جانا، یہ ہدایت کی ضد ہے۔

اطلاقات: لفظ ضلال کئی معنوں میں استعمال ہوتا ہے:

1 - غلطی: ﴿فعلتها اذاً وأنا من الضالين﴾ [الشعراء: 20] "میں نے یہ غلطی سے کیا"۔

2 - بھول جانا: ﴿أن تضل إحداهما......﴾ [البقرة: 282] "یہ کہ اگر ان میں سے ایک عورت بھول جائے"۔

3 - گم ہو جانا: عربی میں "ضالة الابل" گمشدہ اونٹ کو کہتے ہیں۔

4 - مخالف: عربی میں کہتے ہیں: " الفرق الضالة" اور اس سے "مخالف فرقے" مراد لئے جاتے ہیں۔

☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

موضوع: اسلامی عقیدہ سبق نمبر: 19

عنوان: کفر التاریخ:

4 - کفر

☆ تعریف:

لغوی طور پر ’’کفر‘‘ سے ’’پردہ کرنا‘‘ اور ’’چھپانا‘‘ مراد ہے۔

اصطلاحی طور پر: ’’اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لانا ’’کفر‘‘ ہے، خواہ اس کا سبب شک کرنا، منہ پھیرنا، انکی اطاعت سے تکبر کرنا، ان سے حسد کرنا، یا کسی بھی قسم کی نفس پرستی ہو جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے روکے۔

☆ اقسام: کفر کی دو قسمیں ہیں:

1 - کفر اکبر: اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہ ہونا۔

2 - کفر اصغر: ہر وہ معصیت جسکے لئے شریعت میں لفظ کفر استعمال کیا گیا ہو، البتہ وہ معصیت کفر اکبر، شرک اکبر، نفاق اکبر، فسق اکبر، یا ظلم اکبر کی حد تک نہ پہنچی ہو تو وہ معصیت کفر اصغر کہلائے گی۔

☆ کفر اکبر کی قسمیں: اس کی کئی قسمیں ہیں، جیسے:

1 - کفرِ تکذیب: اللہ یا اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یا اسلامی شریعت کو جھٹلانا۔

2 - کفر تکبر: جیسے شیطان نے تکبر کی وجہ سے کفر کیا، اللہ کا فرمان ہے: ﴿فسجدوا إلا ابليس أبى واستكبر وكان من الكافرين﴾ [البقرة: **34**] ’’سارے فرشتوں نے سجدہ کیا، البتہ ابلیس نے سجدہ کرنے سے انکار کیا، اور تکبر کیا اور کفر کرنے والوں میں سے بن گیا‘‘۔

3 - کفر شک: رسولوں کی سچائی کا یقین نہ کرنا، بلکہ ان پر شک کرنا، سورۂ کہف میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿قال ماأظن أن تبيد هذه أبداً......قال له صاحبه وهو يحاوره أكفرت بالذي خلقك......﴾ [الكهف: **35-38**]

’’اس نے کہا مجھے نہیں لگتا کہ یہ باغ کبھی ختم ہوگا...... تو اسے اپنے دوست نے سمجھاتے ہوئے کہا: کیا تو نے اپنے خالق کے ساتھ کفر کیا‘‘۔ چونکہ اس نے رسول کی بتلائی ہوئی بات میں شک کیا لہٰذا کافر قرار پایا۔

4 - کفر اعراض: جب کوئی کلی طور پر اسلام کی تعلیمات سے منہ پھیرے، تو وہ کافر ہوتا ہے اور اس کا کفر پھر کفر اعراض کہلاتا ہے، اللہ نے فرمایا: ﴿والذين كفروا عما أنذروا معرضون﴾ [الأحقاف: **03**] ’’اور کافر ان آیات سے منہ پھیرتے ہیں جن سے انہیں نصیحت کی جاتی ہے‘‘۔

5 - کفر نفاق: اس سے اعتقادی نفاق مراد ہے، یعنی ظاہری طور پر اسلام دکھلائے لیکن اندر سے کافر ہو۔

6 - کفر سب وشتم: جو شخص اللہ، رسول، اسلامی شریعت کے نام سب وشتم کرے اور ان کا استہزاء و مذاق اُڑائے، یا دین داروں کو محض دینداری کی وجہ سے مذاق اڑائے تو ایسے لوگوں سے کہا گیا: ﴿لا تعتذروا قد كفر تم بعد إيمانكم﴾ ’’بہانے پیش نہ کرو تم تو اسلام کے بعد کافر ہو گئے ہو‘‘۔

☆ کفر اصغر کی قسمیں، کفر اصغر کی چند قسمیں یہ ہیں:

1 - نعمت کی ناشکری کرنا	**2 -** احسان اور ہمدردی کی ناشکری	**3 -** شوہر کی ناشکری
4 - غیر اللہ کی قسم کھانا	**5 -** مسلمان کو قتل کرنا	**6 -** نسب میں طعنہ دینا

7-میت پر نوحہ کرنا **8** - اپنے باپ کو چھوڑ کر اپنے آپ کو کسی اور کی طرف منسوب کرنا۔

☆کفر اکبر اور کفر اصغر کے درمیان فرق:

کفر اکبر: اسلام کی ضد ہے، کفر اکبر کا مرتکب دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے، وہ ابدالأبد (ہمیشہ ہمیش) جہنم میں رہے گا۔ اسے کسی کی سفارش حاصل نہیں ہوگی۔

کفر اصغر: اسلام کو ختم نہیں کرتا، بلکہ یہ ایمان کو کمزور کر دیتا ہے، یہ علماء کے ہاں ''کفر دون کفر'' کے نام سے مشہور ہے، اس کا مرتکب اللہ کے غضب کا شکار ہو جاتا ہے، اگر وہ توبہ نہ کرلے تو وہ بہت بڑے گناہ اور خطرے کو مول لیتا ہے، یہ شخص اپنے آپ کو عذاب الٰہی کا مستحق ٹھہراتا ہے، البتہ یہ ہمیشہ ہمیش جہنم میں نہیں رہیگا، بلکہ اسے سفارش نصیب ہوگی۔ اس کی غلطی کبیرہ گناہ میں شامل ہے، البتہ یہ کفر اکبر تک نہیں پہنچتی اور شارع نے ان غلطیون کے لئے کفر کا لفظ بطور زجر و توبیخ استعمال کیا ہے، تا کہ لوگ ان گناہوں سے باز رہیں۔

☆بنی آدمی میں کفر کے اسباب:

1 - کتاب وسنت صحیح طریقہ سے نہ سمجھنا **2** - بدعت کرنا **3** - غلو کرنا **4** - حُب دنیا **5** - برے دوست

☆☆☆

5 - ارتداد (مرتد ہونا)

☆تعریف:

لغوی طور پر ''ردت'' کا معنی ہے: ''واپس لوٹنا''۔ اللہ نے فرمایا:﴿ولا ترتدوا علی أدبارکم﴾[المائدۃ:21]

''پیٹھ پھیر کر واپس نہ لوٹو''

اصطلاحی طور پر: ''اسلام قبول کرنے کے بعد واپس کفر کی طرف لوٹنا'' ردت کہلاتا ہے، اور ایسا کرنے والے کو مرتد کہتے ہیں۔

☆صورتیں: نواقض اسلام میں سے کسی بھی ناقض پر عمل پیرا ہونے سے انسان مرتد ہو جاتا ہے، اور ان نواقض کی چار قسمیں ہیں:

1 - قولی: جیسے: اللہ، رسول، شریعت، ملائکہ، مسلمانوں کے نام سب وشتم کرنا، علم غیب کا دعویٰ کرنا اور نبوت کا دعویٰ کرنا وغیرہ۔

2 - فعلی: جیسے: بتوں کے سامنے سجدہ کرنا، قبر پرستی کرنا، بتوں، شجر و حجر اور قبروں کے سامنے ذبح کرنا، جادوگری کرنا، مصحف کی بے حرمتی کرنا۔ وغیرہ۔

3 - اعتقادی: جیسے اللہ کی حرام کردہ اشیاء کو حلال سمجھنا اور اس کی حلال کردہ چیزوں کے حرام ہونے کا عقیدہ رکھنا، یا شریعت کی واجب کردہ عبادت کو واجب نہ سمجھنا۔ حالانکہ وہ قطعی طور پر واجب ہو اور اس کا واجب ہونا معلوم من الدین بالضرورۃ ہو۔ جیسے پانچ نمازیں

4 - شک یا ترک: سابقہ اشیاء میں سے کسی ایک پر شک کرنا یا اسلامی احکام پر عمل کرنا کلی طور پر ترک کرنا۔

☆مرتد ہونے پر کیا آثار مرتب ہوتے ہیں:

1 - اسے توبہ کا حکم دیا جائے گا، اگر وہ تین دن کے اندر توبہ کرلے تو اسکی توبہ قبول کر کے اسے چھوڑ دیا جائے گا۔ یہ عمل حجت پوری کرنا کہلاتا ہے۔

2 - اگر وہ توبہ کرنے سے انکار کرے تو اسے قتل کرنا واجب ہے۔

3 - جس مدت میں اس پر حجت پوری کی جارہی ہو، اس دوران اس کا مال ضبط کیا جائے گا، اگر اس نے توبہ کی، تو اسے اس کا مال لوٹایا جائے گا، اگر توبہ نہ کی تو وہ بیت المال میں جمع کیا جائے گا۔

4 - اس کے اور اس کے رشتہ داروں کے درمیان وراثت کا سلسلہ ختم ہوگا۔ لہٰذا نہ اب وہ کسی مسلمان رشتہ دار کا وارث بنے گا اور نہ ہی کوئی مسلمان رشتہ دار اس کا وارث بنے گا۔

5 مرتد ہوتے ہی اس کی مسلمان بیوی اور بچے اس سے علیحدہ کیئے جائیں گے۔

6 - اگر وہ ارتداد کی حالت میں ہی وفات پائے یا قتل کیا جائے تو نہ اسے غسل دیا جائے گا، نہ کفن دیا جائے گا، نہ اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی اور نہ ہی اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا، البتہ مسلمانوں کو اس کی بدبو کے شر سے بچانے کیلئے اسے کسی گھڑے میں پھینک دیا جائے گا۔

☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

موضوع: اسلامی عقیدہ　　　　سبق نمبر:20

عنوان: شرک　　　　التاریخ:

6 - نفاق

☆تعریف:

لغوی: نفق سے مشتق ہے، جو زمین کے ایسے گھڑے کو بولتے ہیں جس کے دوسوراخ ہوں۔ جیسے ٹنل ہوتی ہے۔

اصطلاحاً: ''اظہار السلام و ابطان الکفر''، اسلام ظاہر کرنا اور اندر سے کفر چھپائے رکھنا''۔

وجہ تسمیہ: منافق کو اس لئے منافق کہتے ہیں کیونکہ اس کے بھی دو رخ ہوتے ہیں۔

☆نفاق کی قسمیں:

1- اعتقادی نفاق: اسی کو نفاق اکبر کہتے ہیں، ایسا منافق اسلام ظاہر کرتا ہے اور کفر پوشیدہ رکھتا ہے، اس قسم کا نفاق انسان کو کلی طور پر ملت سے خارج کر دیتا ہے، اس نفاق کی چھ صورتیں ہیں:

1- رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرنا　　2- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت کے کسی حصہ کی تکذیب کرنا

3- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض رکھنا　　4- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت کے کسی حصہ سے بغض رکھنا

5- دین اسلام کی پسپائی پر خوشی کا اظہار کرنا　　6- دین اسلا کی کامیابی و بالا دستی کو ناپسند کرنا

2- عملی نفاق: اس کو نفاق اصغر بھی کہتے ہیں، اس کی صورت یہ ہے کہ دل میں ایمان ہونے کے باوجود انسان منافقوں کے کاموں میں سے کوئی کام کرے، جیسے حدیث ہے: ((ثلاث من كن فيه كان منافقا خالصا و من كانت فيه خصلة منهن كانت فيه خصلة من النفاق)) ''تین چیزیں جس میں ہوں وہ خالص منافق ہے اور جس میں ان میں سے کوئی ایک نشانی پائی جاتی ہو اس میں نفاق کی ایک علامت ہوگی''، پھر جھوٹ بولنا، وعدہ خلافی کرنا، بدزبانی کرنا وغیرہ ذکر کیا ہے۔

نفاق کی یہ قسم ملت سے خارج نہیں کرتی، البتہ اس کا سبب بن سکتی ہے، ابن ابی مُلیکہ نے کہا: ''میں نے تیس صحابہ کو پایا اور وہ سب کے سب اپنے بارے میں نفاق سے خوفزدہ تھے''۔

معلوم ہوا کہ صحابہ کرام اس نفاق سے کس قدر ڈرتے تھے۔

☆بڑے اور چھوٹے نفاق میں فرق:

1- نفاق اکبر ملت سے خارج کرتا ہے جبکہ نفاق اصغر ملت سے خارج نہیں کرتا۔

2- نفاق اکبر اعتقاد میں ظاہر اور باطن کا تضاد ہے، جبکہ نفاق اصغر صرف اعمال میں ظاہر اور باطن کا تضاد ہے۔

3- نفاق اکبر مؤمن میں نہیں پایا جا سکتا، جبکہ نفاق اصغر کبھی کبار مؤمن میں بھی پایا جاتا ہے۔

4- نفاق اکبر کا مرتکب غالبًا توبہ نہیں کرتا، البتہ نفاق اصغر والا شخص توبہ کرتا ہے، اور اسے اپنی غلطی کا احساس بھی ہوتا ہے۔

☆☆☆

7- شرک

☆تعریف:

■ لغوی تعریف: شرک لغوی طور پر اس صورت کا نام ہے جس کی رُو سے کئی افراد اس طرح سے ایک ہی چیز کے مالک ہوں کہ انمیں سے کوئی اسے صرف اپنا قرار نہ دے سکے۔

■ اصطلاحاً: عبادت کی کوئی بھی قسم اللہ کے سوا کسی اور کے لئے انجام دینا۔

☆اقسام: شرک کی دو قسمیں ہیں:

1- شرک اکبر: جیسے اللہ کے سوا کسی اور کے سامنے سجدہ کرنا، ذبح کرنا یا اس سے مانگنا۔

2- شرک اصغر: وہ کام جسے شریعت میں شرک کا نام دیا گیا ہو البتہ وہ شرک اکبر تک نہ پہنچا ہو۔اس کی کئی صورتیں ہیں، جیسے:

1-الفاظ واقوال میں شرک: جیسے: غیر اللہ کی قسم کھانا، البتہ اگر وہ اسے اللہ جیسی تعظیم کا مستحق سمجھے تو یہ شرک اکبر ہے، ورنہ وہ شرک اصغر۔اسی طرح اللہ کے ساتھ مشیئت وارادہ میں غیر اللہ کو بھی برابر شامل کرنا، جیسے یہ کہنا: ''جو اللہ اور آپ کی مرضی ہو'۔البتہ یہ کہہ سکتے ہیں: ''جو اللہ چاہے اور پھر جو آپ کی مرضی ہو'۔

2- عمل میں شرک اصغر: جیسے: عمل میں دکھاوا کرنا، یا ظاہری اسباب میں غیر اللہ پر توکل کرنا، جن اسباب پر غیر اللہ کو طاقت حاصل ہو، جیسے حاکم وقت پر مدد کے حوالہ سے اعتماد کرنا۔ دوا پر شفایابی کا اعتماد کرنا، یہ شرک اصغر ہے؛ کیونکہ اس صورت میں دل غیر اللہ کی طرف مائل ہوتا ہے۔

3- اعتقاد میں شرک اصغر: جیسے: کڑھے، دھاگے اور تعویذ وغیرہ یہ سمجھ کر پہننا کہ یہ مقصود کے حصول کے لئے صرف ذریعہ وسبب ہیں، البتہ اگر وہ یہ عقیدہ رکھتا ہو کہ ان چیزوں میں نفع یا تأثیر ہے تو یہ شرک اکبر ہے، ورنہ یہ شرک اصغر ہے۔

☆شرک اکبر اور شرک اصغر میں فرق:

1- شرک اکبر واضح طور پر کفر ہے، جبکہ شرک اصغر کبائر میں سے شرک اکبر کے بعد سب سے بڑا گناہ یعنی ''أکبر الکبائر'' ہے۔

2- شرک اکبر انسان کو ملت اسلامیہ سے خارج کر دیتا ہے، اس کے مال وجان کو حلال کر دیتا ہے، جبکہ شرک اصغر ملت سے خارج نہیں کرتا، البتہ وہ کمال توحید سے ٹکراتا ہے۔

3- شرک اکبر تمام اعمال کو ضائع کرتا ہے، جبکہ شرک اصغر سے وہی عمل ضائع ہوجاتا ہے جس کی اصل میں شرک اکبر موجود ہو، یا جس عمل پر شرک اصغر غالب آجائے۔

4- شرک اکبر کا مرتکب **خالد مخلد في النار** ہے جبکہ شرک اصغر کا مرتکب اللہ تعالیٰ کی مشیٔت کے تابع ہے۔

☆ حکم:

شرک اکبر کا مرتکب اگر توبہ کرلے تو اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا ہے، البتہ اگر وہ بغیر توبہ کے مرجائے تو وہ **خالد مخلد في النار** ہے: ﴿**إن الله لا يغفر أن يشرك به**......﴾[ ]

■ شرک اصغر کا مرتکب اگر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنیوالا ہے، البتہ اگر وہ بغیر توبہ کے مرجائے تو وہ دیگر کبیرہ گناہوں کے مرتکب افراد کی طرح دنیا میں عام کم ایمان مسلمانوں میں سے شمار ہوگا، اور آخرت میں اس کے اعمال کا موازنہ کیا جائے گا، چونکہ اگر اسکے پاس اتنی نیکیاں تھیں جو شرک اصغر پر غالب آئیں تو جنت میں داخل ہوگا۔ورنہ کچھ مدت کیلئے جہنم میں جائے گا، اور پھر وہاں سے نکالا جائے گا اور جنت میں داخل کیا جائے گا۔

☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

موضوع: اسلامی عقیدہ　　　　　　　　　　　　سبق نمبر: 21

عنوان: شرک　　　　　　　　　　　　　　　　التاریخ:

عبادت میں شرک

☆تعریف:

■ لغۃ: عاجزی وانکساری۔

اصطلاحاً: ان تمام افعال واقوال کا جامع نام ہے جنہیں اللہ پسند کرتا ہے اور جن سے وہ خوش ہو جاتا ہے۔

☆عبادت کی شروط:　　　　عبادت صحیح ہونے کیلئے دو شروط ہیں:

1- اخلاص: لہٰذا عبادت سے صرف اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہو؛ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿**وما أمروا إلا ليعبدوا الله مخلصين له الدين**﴾[

]،

''اور لوگوں کو صرف یہ حکم دیا گیا کہ وہ اخلاص سے اللہ کی عبادت کریں''۔

2- اتباع سنت: چونکہ یہ ضروری ہے کہ اخلاص کے ساتھ ساتھ ہر عبادت اپنے وقت، صفت، جنس، سبب، عدد اور جگہ کے لحاظ سے کتاب وسنت کے دکھائے ہوئے طریقہ کے مطابق ہو؛ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((**من عمل عملا ليس عليه أمرنا فهو رد**))[متفق علیہ]
''جس نے کوئی ایسا کام کیا جس پر ہمارا حکم نہ ہو تو وہ عمل ضائع ہوگا''۔

☆عبادت کے ارکان:

عبادات میں تین ارکان ہونا لازمی ہے:

1- محبت　　　**2**- خوف　　　**3**- اُمید

☆عبادات میں شرک:

اگر عبادت اخلاص سے نہ کی گئی ہو، بلکہ اس میں شرک کی آمیزش ہو تو عبادت ضائع ہو سکتی ہے، بہت سے لوگ شریعت کے مطابق عمل کرتے ہیں، البتہ جب انہیں عبادات میں شرک کی صورتیں معلوم نہیں ہوتیں تو وہ عبادات میں شرک کے مرتکب ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا آنے والے چند دروس میں ''عبادات میں شرک کی چند صورتیں بیان کی جاتی ہیں:

عبادت میں شرک کی چند صورتیں (1)

1- محبت میں شرک:

مشرکین عرب اسی میں مبتلا تھے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿**ومن الناس من يتخذ من دون الله أنداد يحبونهم كحب الله**﴾[البقرۃ:**165**] ''لوگوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو اللہ کے علاوہ کسی کو معبود بناتے ہیں اور پھر ان سے اتنی محبت کرتے ہیں جتنی اللہ سے کی جانی چاہئے''۔ یہ شرک اکبر ہے۔

2- خوف میں شرک:

یعنی بندہ اللہ کے علاوہ کسی اور سے یہ خوف رکھے کہ وہ اسے مکروہات میں مبتلا کر سکتا ہے، چونکہ یہ شرک اکبر ہے؛ اسمیں بغیر سبب کے خوف پایا جاتا ہے، جو کہ تعظیم اور خشیت سے پیدا ہوتا ہے، اور اسمیں اس ذات سے اُمید بھی وابستہ ہو جاتی ہے جس سے انسان خوف رکھتا ہو، اس قسم کے خوف سے منع

کرتے ہوئے اللہ نے فرمایا:﴿فلا تخافوهم وخافون إن كنتم مؤمنين ﴾[آل عمران:175] ،البتہ اگر خوف کا سبب ظاہر ہو جیسے ظالم حکمران سے ڈرنا وغیرہ تو وہ فطری عمل ہے، جائز ہے، شرک نہیں ہے، جیسا کہ موسی علیہ السلام کا خوف تھا:﴿فأصبح في المدينة خائفا يترقب﴾[القصص: 18]

3 - اُمید میں شرک:

یعنی اللہ کے سوا کسی اور پر اس معاملہ میں اُمید رکھنا جس پر اللہ کے سوا کوئی اور طاقت نہ رکھتا ہو، کہ اس کی طرف سے اُسے وہ مطلوب چیز عطا ہو جائے گی۔ شرط یہ ہے کہ یہ معاملہ ماوراء الأسباب (بغیر کسی ظاہری سبب) کے ہو، جیسے کوئی شخص کسی مردہ یا غائب شخص سے یہ اُمید رکھے کہ وہ اسے مدد کرے گا یا اسے جنت میں داخل کرے گا یا جہنم سے نجات دلائے گا، اور یہ بغیر کسی ظاہری سبب کے ہو، تو یہ شرک اکبر ہے۔ البتہ اگر کوئی کسی زندہ وحاضر شخص سے اس چیز میں اُمید رکھے جس پر وہ طاقت رکھتا ہو تو وہ شرک نہیں ہے بلکہ جائز ہے، جیسے کوئی کسی سے قرضہ وغیرہ کی اُمید رکھے تو یہ جائز ہے۔

4 - دُعا میں شرک:

انسان غیر اللہ سے ایسی چیز مانگے جس پر اسے قدرت حاصل نہ ہو، جیسے اگر کوئی کسی میت، غیر حاضر زندہ، قبر، درخت، پتھر یا جن وغیرہ سے کچھ مانگے، تو چونکہ ان لوگوں کو دینے کی قدرت نہیں ہے، تو اس شخص نے شرک اکبر کا ارتکاب کیا جو اسے ملت سے خارج کر دے گا:﴿**ولا تدع من دون الله ما لا ينفعك ولا يضرك فإن فعلت فإنك إذا من الظالمين**﴾[یونس:106]''اور اللہ کے سوا اُن سے کچھ نہ مانگ جو تمہیں نہ نفع دے سکتے ہیں اور نہ نقصان، اگر تو نے ایسا کیا تو یقیناً تو ظالموں میں سے ہے''۔یعنی مشرکوں میں سے ہے۔

5, 6 - استعانۃ (مدد طلب کرنے) اور استغاثۃ (فریاد کرنے) میں شرک:

پریشانیوں اور غموں میں اگر انسان اللہ کو چھوڑ کر کسی سے ایسی چیز کا مطالبہ کرے جو اللہ تعالی کے سوا کسی کے حد اختیار میں نہ ہو تو اس نے استعانہ اور استغاثۃ میں شرک کیا، جس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کرتے ہوئے فرمایا:((إنه لا يستغاث بي ولكنة يستغاث بالله))[ ] ''مجھ سے فریاد نہ کیا جائے، بلکہ فریاد تو صرف اللہ تعالیٰ سے کیا جائے''۔

7 - پناہ طلب کرنے (استعاذۃ) میں شرک:

یعنی ماوراء الأسباب استعاذہ کرنا، اس کی صورت یہ ہے کہ انسان اللہ کے سوا کسی سے ایسی چیز سے پناہ طلب کرے جس سے پناہ دینے کی اس کو طاقت نہ ہو، جیسے کوئی کسی میت، شجر وحجر یا کسی جن وغیرہ سے پناہ طلب کرے تو اس نے شرک اکبر کا ارتکاب کیا؛ کیونکہ استعاذہ عبادت ہے اور عبادت صرف اللہ تعالی کی ہی کی جائے گی، کسی اور کی نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:﴿قل أعوذ برب الفلق﴾[الفلق:01]''کہہ دیجئے کہ میں صبح کے رب کی پناہ طلب کرتا ہوں''۔

8 - جھاڑ پھونک میں شرک:

اگر کوئی شخص کسی بیمار کو فرشتوں، جنوں یا مردہ یا غائب اشخاص کے نام لیکر اس پر دَم کرے تو یہ شرک ہے، البتہ اگر قرآن کی آیات، مسنون دعائیں یا اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات سے دَم کرے تو ایسا کرنا جائز ہے، شرک نہیں ہے، یاد رہے کہ جائز جھاڑ پھونک میں تین شروط کا پایا جانا لازمی ہے:

1 - یہ کہ یہ دَم قرآنی آیات، اللہ تعالی کے اسماء وصفات یا مسنون دعاؤں سے ہو۔

2 - یہ کہ عبارات جنہیں پڑھ کر دَم کیا جائے عربی زبان میں ہوں کسی اور زبان میں نہ ہوں۔

3 - یہ کہ دَم کرنے والا اور جس پر دَم کیا جا رہا ہو سبھی یہ عقیدہ رکھیں کہ یہ صرف سبب ہے اور حقیقی طور پر شفاء عطا کرنے والا اللہ تعالی ہی ہے۔

جب یہ تین شروط پائے جاتے ہوں تو یہ مباح اور مشروع جھاڑ پھونک ہوگا۔

☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

موضوع: اسلامی عقیدہ　　　　　　　　　　　　　　سبق نمبر: 22

عنوان: عبادت میں شرک کی قسمیں　　　　　　　　　　　　التاریخ:

عبادت میں شرک کی قسمیں (2)

9- ریاکاری کا شرک:

یہ نیت، ارادہ اور ہدف کا شرک ہے، ایسا شرک کرنے والوں کی دو قسمیں ہیں:

1- منافق: جو صرف ریاکاری کی بناء پر نماز، روزہ اور حج وغیرہ ادا کرتے ہیں، چونکہ یہ لوگ شرک اکبر کے مرتکب ہیں۔ یہ ''ریاءِ کثیر'' ہے۔

2- ایسے مؤمن جو کبھی کسی عمل صالح میں دکھاوا کرتے ہیں، یہ لوگ شرک اصغر کے مرتکب ہو جاتے ہیں۔

10- تبرک میں شرک:

تبرک سے یہ مراد ہے کہ: کسی چیز میں برکت ہونے اور اس سے برکت حاصل ہو جانے کا عقیدہ رکھنا، پھر اسی سے برکت حاصل کرنے کی کوئی کوشش کرنا۔ جیسے: درخت، پتھر اور کسی مقام وغیرہ میں برکت ہونے کا تصور رکھنا اور پھر اسی سے برکت طلب کرنا؛ ایسا کرنے والا شرک اکبر کا مرتکب ہے۔ البتہ اگر کوئی یہ سمجھے کہ برکت تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، لیکن اللہ نے یہ درخت یا مقام برکت کا سبب بنایا ہے، تو یہ شخص شرک اصغر کا مرتکب ہوگا، کیونکہ اللہ نے اس چیز میں برکت نہیں رکھی ہوتی ہے۔ رہی بات ان امور کی جن میں برکت کتاب وسنت کی نصوص سے ثابت ہے تو اس میں برکت کا عقیدہ رکھنا جائز ہے، جیسے جمعہ کا دن مبارک دن ہے، رمضان کا مہینہ مبارک مہینہ ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دست ''دست مبارک'' ہے، وغیرہ۔

چونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے معوذتین پڑھیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے اُن کے جسم اطہر کو پر امرار کیا اور وجہ بتائی:

((رجاء بركتها))[　　] کہ انکے دست مبارک کی برکت کی اُمید سے اس نے ایسا کیا''۔

برکت کے موضوع پر ''جائز و ناجائز برکت'' ((التبرک المشروع والممنوع)) از شیخ علی نفیع العلیانی نہایت مفید کتابوں میں سے ایک ہے۔

11- نذر میں شرک:

اللہ کے سوا کسی اور کو خوش کرنے اور اس سے منافع حاصل کرنے اور اس کے ذریعہ سے نقصانات کو دور کرانے کی خاطر نذر ماننا، جیسے: یہ کہنا: اے فلاں اگر میرا بیمار شفایاب ہوا تو میں آپ کے نام پر فلاں فلاں نذر مانتا ہوں، یا میں تیرے نام پر ذبح کروں گا۔

12- ذبح میں شرک:

اللہ کے سوا کسی اور کے تقرب (خوشنودی وعبادت) کی خاطر ذبح کرنا، چونکہ اللہ نے ہمیں یہ اعتراف کرنے کا حکم دیا کہ ہماری نماز، ذبح اور زندگی وموت صرف اللہ کی رضا کیلئے ہے، فرمایا: ﴿ قل إن صلاتي ونسكي ومحياي ومماتي لله رب العالمين ﴾[الأنعام: **162**]﴿ لاشريك له ﴾[الأنعام: **163**]

13- توبہ میں شرک:

چونکہ گناہوں کی توبہ قبول کرنا اللہ کی خصوصیات میں سے ہے ﴿ ومن يغفر الذنوب ء الا الله ﴾[آل عمران: **135**] ''اور اللہ کے سوا کون معاف کرسکتا ہے''۔ لہٰذا جس کسی نے بھی اللہ کے سوا کسی اور سے اپنے گناہوں کی بخشش طلب کی تو اس نے شرک کیا، اس قسم کے شرک میں عام طور پر صوفی مبتلا ہو جاتے ہیں، اور اسی طرح نصاریٰ بھی ایسا ہی کرتے ہیں، گناہ گار ان کے پاس آ کر اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہے اور وہ پیرومرشد انکے گناہ معاف کرتے ہیں۔

14- اطاعت میں شرک:

اللہ کی معصیت کرتے ہوئے حلال وحرام میں مخلوق کی اطاعت کرنا، تو ایسا کرنے والا یوں اس مخلوق کو اپنا رب بناتا ہے اور شرک میں مبتلا ہوجاتا ہے؛ کیونکہ حلال وحرام قرار دینا اللہ کی خصوصیات میں سے ہے۔ عدی بن حاتم کا واقعہ اسی پر دلالت کرتا ہے جو کہ اس آیت کی شرح میں وارد ہوا ہے: ﴿**اتخذوا أحبارهم ورهبانهم أربابا من دون الله**﴾[التوبة:**31**]''انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے پیروں اور مرشدوں کو اپنا رب بنایا''۔

15- طواف میں شرک:

اللہ کے گھر کو چھوڑ کر کسی اور جگہ، مقام، قبر یا شجر وحجر کا طواف کرنا، یہ شرک اکبر میں شمار ہے؛ کیونکہ ایسا کرنے والا اللہ کے سوا کسی اور کا تقرب (خوشنودی) حاصل کرنا چاہتا ہے۔

16- سجدہ میں شرک:

غیر اللہ کے سامنے سجدہ کرنا، جیسے صوفی اپنے پیروں کے سامنے سجدہ کرتے ہیں۔

17- رکوع میں شرک:

غیر اللہ کے سامنے رکوع کرنا، جیسے بعض عمامہ والے صوفی اپنے ساتھیوں یا مرشدوں کے سامنے رکوع کرتے ہیں، اور دیگر کچھ لوگ سلام کے وقت بھی رکوع کی طرح جھکتے ہیں۔

18- سر کے بال کاٹنے میں شرک:

جیسے صوفی اپنے مرشدوں کی خوشنودی کیلئے انکے سامنے سر کے بال مونڈھتے ہیں، اور ایسا کرنے سے انکی تعظیم کرتے ہیں۔ اسی طرح ہمارے سماج میں نومولود بچے کے ابتدائی بال کسی صالح بندہ ولی اللہ کی قبر پر جا کر اور اس کے آستانہ پر حاضری دیکر مونڈھے جاتے ہیں، تا کہ وہ خوش ہو اور بچے کو برکتوں اور لمبی عمر سے نوازے۔ تو یہ سب شرک اکبر ہے۔

19- توکل میں شرک:

جن امور پر اللہ کے سوا کسی اور کو طاقت حاصل نہ ہو، ان میں اللہ کے سوا کسی اور پر توکل کرنا شرک اکبر ہے، جیسے کسی میت، غائب، شجر وحجر وغیرہ رزق، شفاعت یا نقصان دور کرنے کے حوالہ سے توکل کرنا۔ چونکہ ایمان کیلئے اللہ تعالیٰ نے توکل علی اللہ شرط قرار دیتے ہوئے فرمایا: ﴿**وعلى الله توكلوا إن كنتم مؤمين**﴾[المائدة:**23**]''اور اللہ پر ہی توکل کرو اگر تم مؤمن ہو''۔

20- جادوگری کے ذریعہ شرک:

جادوگری ہر وہ عمل ہے جس میں جن وغیرہ کی مدد سے لوگوں کو دھوکہ دیا جائے یا ان پر اثر انداز ہوا جائے، اور اس میں کوئی ایسی چیز شامل نہیں ہے جو علم کی بنیاد پر سیکھی جاتی ہو، بلکہ یہ خارق عادت امور جیسی ہوتی ہے۔ اس میں جھاڑ پھونک اور تعویذوں کا خوب استعمال ہوتا ہے، چونکہ جادوگر اپنے جن وغیرہ کو اپنا رب بنا کر اس سے استعانت، استغاثہ اور استعاذہ وغیرہ کرتا ہے، لہٰذا شرک اکبر ہی نہیں بلکہ کفر کا مرتکب ہوجاتا ہے: ﴿**إنما نحن فتنة فلا تكفر**﴾[]''خبردار ہم صرف آزمائش کے لئے آئے ہیں لہٰذا تم کافر نہ بنو''۔

21- کہانت کے ذریعہ شرک:

بغیر سبب کے علم غیب کا دعویٰ کرنا کہانت کہلاتا ہے، ایسا کرنے والا کل کی خبر، تقدیر اور دیگر خبریں بتلاتا ہے، چوری شدہ مال کی خبر دیتا ہے، چونکہ ان امور میں وہ جن وغیرہ سے مدد لیتا ہے، لہٰذا شرک میں مبتلا ہوجاتا ہے، اور یہ خبریں اکثر جھوٹ پر مبنی ہوتی ہیں۔

☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

موضوع: اسلامی عقیدہ   سبق نمبر: 23

عنوان: عبادت میں شرک کی صورتیں   التاریخ:

عبادت میں شرک کی صورتیں (3)

22- تاروں کے ذریعہ سے شرک:

یہ علم نجوم کہلاتا ہے، اس کی صورت یہ ہے کہ کوئی شخص فلکی نظام سے زمینی حالات وواقعات پر استدلال کر کے کہے: آج فلاں تارے سے معلوم ہوا کہ زمین پر لڑائی ہوگی، مہنگائی بڑھے گی یا بارش ہوگی وغیرہ۔ چونکہ ایسا کرنے والا تاروں کی مدد سے ناموں کی تاثیر بھی بتلاتا ہے، مکانوں کی تعمیر کے وقت ان کی تاثیر بھی بتاتا ہے۔ یہ سب کام شرک میں سے شمار ہیں۔

23- وسیلہ کا شرک:

وسیلہ ہر وہ چیز ہے جس کے ذریعہ سے انسان اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرے، تاکہ اسے محبوب چیز حاصل ہو اور مکروہ چیز اس سے دور ہو جائے، خواہ یہ وسیلہ واجبات اور مستحبات کو عملانے کی صورت میں ہو یا منہیات کو ترک کرنے کی صورت میں ہو۔

■ وسیلہ کی قسمیں: وسیلہ کی دو قسمیں ہیں: **1-** جائز وسیلہ **1-** ناجائز وسیلہ

1- جائز وسیلہ کی صورتیں:

1- اللہ کے اسماء وصفات کو وسیلہ بنانا **2-** نیک اعمال کو وسیلہ بنانا

3- کسی نیک زندہ شخص کی دعا کو وسیلہ بنانا **4-** اپنی عاجزی وحالت کو وسیلہ بنانا

2- ناجائز وسیلہ کے ضوابط:

1- ایسی چیزوں کو وسیلہ بنانا کہ جن کو وسیلہ بنانے کے باطل ہونے کی شارع نے صراحت کی ہو، جیسے: بتوں وغیرہ کو وسیلہ بنانا۔

2- ایسی چیزوں کو وسیلہ بنانا کہ جن کا باطل ہونا شریعت کے قواعد سے معلوم ہوتا ہو، اس کی چند صورتیں یہ ہیں:

1- کسی مخلوق کی ذات کو وسیلہ بنانا۔

2- کسی مخلوق کی شان یا اللہ پر اس کے حق کو وسیلہ بنانا۔

3- کسی میت کو وسیلہ بنانا یا اس سے مطالبہ کرنا کہ وہ اس کے حق میں اللہ سے مانگے۔

4- ازخود اللہ سے مانگنا لیکن اس میں اللہ کو کسی نبی، ولی وغیرہ کے حق کا قسم دینا۔

24- اولیاء کرام کی کرامات میں غلو کرنے سے شرک:

جو شخص پوری اسلامی دنیا کی سیر کرے، تو اسے معلوم ہوگا کہ دنیا کے کتنے ہی مسلمان شجر وحجر، قبرستانوں اور مزاروں پر سجدہ ریز ہیں، اولیاء کرام کے درباروں پر میلے سجے ہیں، یہ سب اولیاء کرام کی کرامات میں غلو کے سبب ہیں۔ اب لوگ اولیاء کرام سے ہی اپنی حاجات طلب کرتے ہیں انہی سے دعا مانگتے ہیں، انہی کو حاجت روا سمجھتے ہیں، یہ سب شرک اکبر ہے۔

کسی پر کفر وشرک کا لقب چسپاں کیے بغیر شرک کی اس یلغار اور طوفان کے آگے، حکمت اور شفقت پر مبنی دعوت إلی اللہ کی اشد ضرورت ہے، چونکہ ہم داعی ہیں، حاکم وقاضی نہیں ہے، ہمارا کام دعوت دینا ہے، حکم لگانا قاضی وقت کے حد اختیار میں ہے، ہمارے حد اختیار میں نہیں ہے۔

☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

موضوع: اسلامی عقیدہ　　　　　　سبق نمبر: 24

عنوان: بدعت　　　　　　التاریخ:

بدعت

☆تعریف:　　■ لغۃ: ایجاد کرنا۔　　اصطلاحاً: ''دین میں کوئی نیا طریقہ از خود ایجاد کرنا، جس سے تقرب اِلی اللہ مقصود ہو''۔

☆اقسام: بدعت کی دو قسمیں ہیں:

1 - بدعت مکفرۃ: ایسی بدعت جو انسان کو دین سے خارج کرتی ہے۔

2 - بدعت مفسقہ: جو انسان کو فاسق بنا دیتی ہے، البتہ کافر نہیں بنا دیتی۔

☆ عصر حاضر کی چند بدعات:

دور حاضر میں کثرت سے بدعات ایجاد کی جاتی ہیں، اور کچھ پرانی بدعات کو بھی نت نئے انداز میں پیش کر کے مزین کیا جاتا ہے، جن میں سے چند یہ ہیں:

1 - عید میلاد کا جشن:

اس جشن کا کتاب وسنت اور عمل سلف سے کوئی ثبوت نہیں ہے، نہ ہی اسلاف نے اس طرح سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا اظہار کیا ہے، بلکہ یہ فاطمی شیعہ نے چھٹی صدی ہجری میں ملک مظفر نامی بادشاہ کے ذریعہ ایجاد کیا ہے۔

2 - قبروں کے پاس کی جانے والی بدعات کی قسمیں:

پہلی قسم: میت سے حاجت روائی طلب کرنا: ایسا کرنے والے اور بُت پرستی کرنے والے ایک جیسے ہیں، قاضی وقت ایسے شخص پر حجت قائم کر کے اسے دن　تک توبہ کی مہلت دے گا، اگر اس نے توبہ کی تو ٹھیک ورنہ اسے قتل کیا جائے گا۔

دوسری قسم: یہ کہ میت کو وسیلہ بنا کر اللہ تعالیٰ سے مانگے، یہ بھی نو ایجاد شدہ بدترین بدعات میں سے ہے البتہ یہ شرک اکبر میں سے شمار نہیں ہوگا۔

تیسری قسم: یہ گمان رکھنا کہ قبروں اور درگاہوں پر دعا قبول ہوتی ہے، بہ نسبت ان جگہوں کے جہاں قبریں اور درگاہیں نہ ہوں، یا ان مقامات کی دعا مساجد میں دعا کرنے سے افضل ہے، لہٰذا دعا کے مقصد سے قبروں کا قصد کرنا اجماعاً بدترین بدعات میں سے ہے۔ چونکہ قبروں کے پاس دعا کرنا اللہ اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں سیکھایا ہے اور نہ ہی صحابہ کرام، تابعین اور ائمہ دین میں سے کسی نے ایسا کیا ہے۔ بلکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تو قحط سالی میں قبر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دعا نہیں کی، بلکہ عباس رضی اللہ عنہ سے میدان میں جا کر دعا کرائی، سلف صالحین قبروں کے پاس دعا کرنے سے منع کرتے تھے۔

زیارات ومقامات پر درویش نما لوگ عوام الناس کا مال ناجائز طریقے سے کھاتے ہیں، اور اسکے ساتھ ساتھ ان کا عقیدہ بھی خراب کرتے ہیں۔ ایسے اعمال اولیاء کرام کے عظیم مشن اور انکی تعلیمات کے خلاف ہیں۔

3 - عبادات میں بدعت کرنا:

چونکہ عبادات میں قاعدہ یہ ہے کہ: ''صرف وہ عبادت انجام دینا جائز ہے جو ثابت ہو''، لہٰذا کچھ لوگ بغیر دلیل کے از خود عبادات ایجاد کر بیٹھے ہیں، لوگ انکی پیروی کر کے عبادات میں بدعت کے مرتکب ہو جاتے ہیں، چند مشہور بدعات ان میں سے یہ ہیں: ''وضو میں ہر عضو دھوتے وقت الگ الگ دعائیں پڑھنا، نماز جہراً نیت کرنا، تعزیت کی مجلس میں ثواب سورۃ الفاتحہ مع الاخلاص پڑھنا، قبروں پر قرآن خوانی کرنا، کسی کے مرنے پر چہارم، چہلم وغیرہ کی صورت میں ایصال ثواب کے نام پر اجتماعی قرآن خوانی کرنا، معراج یا ہجرت وغیرہ کی رات کے موقع پر شب بیداری یا جلسہ جلوس کی صورت میں عبادت

کرنا، صوفیوں کے مختلف اذکار، پندرھویں شعبان کی رات شب بیداری اور اس دن روزے رکھنا، قبروں پر تعمیر بنانا اور وہاں دوسرے شرکیہ کام کرنا۔ وغیرہ۔

☆ بدعت ہر قسم کی معصیت سے اس اعتبار سے بدترین ہے کہ: معصیت سے انسان کو توبہ کا امکان ہے، لیکن بدعتی چونکہ عبادت اور ثواب جان کر بدعت کرتا ہے، لہٰذا بدعتی کو توبہ کی توفیق ملنا مشکل ہے۔

☆ بدعات ظاہر ہونے کے اسباب:

بدعات ظاہر ہونے کے اجمالی طور پر دو سبب ہیں:

أ۔ ازلی سبب ب۔ کسبی سبب

أ۔ازلی سبب: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿ولو شاء ربک لجعل الناس أمة واحدة ولا یزالون مختلفین إلامن رحم ربک﴾[ ] ''اگر تمہارا رب چاہتا تو لوگوں کو ایک ہی اُمت بنا تا لیکن وہ اختلاف کرتے رہیں گے، سوائے ان کے جنہیں آپ کا رب رحم کرے''۔

ب۔ کسبی سبب: یعنی ایسے اسباب جن میں انسان کی محنت کا عمل دخل ہے، ان کی کئی قسمیں ہیں، جیسے:

1- خواہشات پرستی:

امام ابن القیم نے فرمایا: ''دین میں رائے قائم کر کے سنت کی مخالفت کرنے والوں کو سلف خواہشات پرست کہتے تھے''۔

2- شریعت الٰہی سے ناواقفیت:

جیسا کہ امام احمد رحمہ اللہ نے بدعتیوں کے بارے میں فرمایا: ''وہ لوگ اللہ اور اس کی کتاب کے بارے میں بغیر علم ہی باتیں کرتے ہیں''۔

3- تقلید مذموم: اسکی کئی صورتیں ہیں:

پہلی صورت: گمراہ آباء واجداد کی تقلید مذموم، یہ انہی لوگوں کے طریقے کو اپنانے کے برابر ہے، جنکی حالت اللہ تعالیٰ نے انہی کے الفاظ میں بیان کی: ﴿إِنَّا وَجَدْنَا آبَائَنَا عَلَى أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَى آثَارِهِم مُّقْتَدُوْنَ﴾ [الزخرف: **23**] ''ہم نے اپنے آباء واجداد کو جس طریقے پر پایا ہے، ہم اسی کی پیروی کریں گے''۔

دوسری صورت: مذہب، گروہ یا جماعت کی مذموم تقلید، حتیٰ کہ کبھی کبھار تو یہ مقلد اپنے گمراہ مذہب، جماعت اور گروہ کو ہی ''اہل سنت والجماعت'' نام رکھتا ہے، حالانکہ وہ سنت پر عمل پیرا نہیں ہوتا، بلکہ وہ شرک فی التوحید اور شرک فی الرسالۃ دونوں کا مرتکب ہوتا ہے، مگر پھر بھی اپنے آپ کو اہل سنت والجماعت نام رکھتا ہے، ہمارے زمانے میں ان لوگوں کی کثرت ہے۔

تیسری صورت: عادت اور مشہوریت کی لت: بہت سے لوگ ایسی بدعات کے مرتکب پائے جاتے ہیں جو بدعات مشہور ہیں، جب ان سے پوچھا جاتا ہے کہ: آپ ان بدعات کو کیوں عملاتے ہو؟ تو وہ کہتے ہیں: یہ عمل تو سارے لوگ کرتے ہیں، اگر یہ غلط کام ہوتا تو اتنے سارے لوگ اس پر کیوں عمل پیرا ہوتے؟ یہ لوگ کثرت سے مرعوب ہیں، شرعی دلیل کی انہیں پرواہ نہیں ہے۔

4- حکمرانوں کی تقلید:

کہا جاتا ہے: ''الناس علی دین ملوکھم'' ۔''لوگ بادشاہوں کے طریقہ پر چلتے ہیں''۔ چونکہ جب حکومتی سطح پر کسی بدعت کو پروان چڑھایا جائے، تو سادہ لوح عوام اس کے جال میں پھنس جاتے ہیں، معتزلہ نے بنو عباسیہ کے حکمرانوں کے ذریعہ سے اپنی بدعات پھیلائیں، اسی طرح خراسان میں خوارج کی بدعات، بحرین میں قرامطہ کی بدعات اور یمن وایران میں شیعہ کی بدعات حکمرانوں کے ذریعہ ہی پھیلی ہیں، امام الکائی نے فرمایا: ''ومقالة أهل البدع کمْ تظهرء الا بسلطان قاهر......''، بدعتیوں کے اقوال صرف ظالم حکمرانوں کے ذریعہ ہی پھیلے ہیں''۔

5 -فصاحت وبلاغت:

چونکہ اکثر اہل بدعت زبان کے بڑے تیز، فصیح بلیغ اور شرین بیان ہوتے ہیں، لہٰذا وہ فوراً سادہ لوح عوام کے دلوں پر قابو کر لیتے ہیں، چونکہ زبان کا بہت زیادہ اثر ہے؛ حدیث میں ہے: ((**إن من البيان لسحرا**))[ ] ''بات میں بھی جادو ہوتا ہے''۔

اہل بدعت اپنی شیرین بیانی سے جادو کرتے ہیں، لغت گوئی، شعر وشاعری اور دیگر ادب وفن کے جواہر سے لوگوں پر اثر انداز ہو جاتے ہیں، واصل بن عطاء، ابوالہذیل العلاف صاحب بدعت ہونے کے ساتھ ساتھ صاحب کلام تھے، اور کتنے ہی لوگوں کو ابن الفارض نے اپنے قصائد سے، معری نے اپنے اشعار سے اور جاحظ نے اپنی کتابوں سے گمراہ کیا، چونکہ اگر یہ طریقہ کلام حق واضح کرنے کیلئے استعمال کیا جاتا تو یہ قابل تعریف اور باعث اجر وثواب ہوتا، لیکن جب یہ طریقہ باطل پھیلانے کیلئے استعمال کیا جائے تو یہ حد درجہ قابل مذمت ہے۔

6 - بدعتیوں کا آپسی دفاع:

اکثر دیکھا جاتا ہے کہ اہل بدعت ایک دوسرے کی حمایت کرتے ہیں اور دفاع کرتے ہی، یہی وجہ ہے کہ یہ بات کہاوت بن گئی کہ: '' **احتفى به كاحتقاء الشيعي بالشيعي، والمعتزلي بالمعتزلي** ''۔یعنی: ''وہ اس کی ایسی حمایت کرتا ہے جیسے شیعی دوسرے شیعی کی اور ایک معتزلی دوسرے معتزلی کی حمایت کرتا ہے''۔ چونکہ قرامطہ، اسماعیلیہ () اور رافضہ کی تاریخ میں اس قسم کی بہت سی مثالیں پائی جاتی ہیں، جن سے واضح ہو جاتا ہے کہ کس قدر وہ ایک دوسرے کا دفاع کرتے ہیں۔

7 - ذمہ داروں کی خاموشی:

علماء حق پر یہ واجب ہے کہ جب وہ بدعات دیکھیں تو حکمت اور موعظہ حسنہ سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کریں۔لیکن جب علماء حق میں سے کسی کے سامنے بدعت انجام دی جائے، اور وہ عالم اس پر اعتراض نہ کرے، تو لوگ سمجھتے ہیں یہ کام مشروع عبادت ہے، ورنہ وہ عالم کیسے خاموش رہتا، اور یوں علماء حق کی خاموشی کبھی کبھی بدعات کے پھیلاؤ کا سبب بنتی ہے۔اسی طرح مسلمان حکام پر بھی یہ واجب ہے کہ وہ اہل بدعت پر پابندی عائد کریں، لیکن جب وہ ایسا نہیں کرتے، تو کبھی کبھی مسلمان ریاست میں اہل بدعت کی کھلی چھوٹ بدعات کے پھیلاؤ کا سبب بنتی ہے۔البتہ یہ بات ذہن میں رکھی جائے کہ اہل بدعت پر اعتراض شرعی طریقے سے ہو، اس میں کسی قسم کی زیادتی یا خلاف شرع حرکت نہ ہو، بلکہ نرمی، اعتدال اور دوسروں کے حقوق کا خیال رکھتے ہوئے انکار منکر کیا جائے، اور شرعی قاعدہ: '' **انكار المنكر بالمنكر لايجوز** ''، ''منکر کو کسی دوسرے منکر سے رد کرنا جائز نہیں'' ہمیشہ مدنظر رکھا جائے۔

☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

موضوع:اسلامی عقیدہ سبق نمبر:25

عنوان: بدعتی کے بارے میں اسلاف کا موقف التاریخ:

بدعتی کے بارے میں اسلاف کا موقف

بدعتیوں کے بارے میں اسلاف نے سخت موقف اختیار کیا ہے تاکہ وہ اپنی بدعت سے سماج کو زہر آلود نہ کرسکیں، اور اسی طرح سے کم علم طالب علموں کو بدعات میں پھنسا نہ سکیں، البتہ بدعات کی قسموں کو مدنظر رکھتے ہوئے بدعتی کے بارے میں سلف کا موقف سمجھا جائے۔ جس طرح بدعات ایک جیسی نہیں ہیں، اسی طرح ہر ایک بدعتی کے ساتھ ایک ہی قسم کا برتاؤ نہیں کیا جائے گا، بلکہ حدیث میں ہے:((أنزلوا الناس منازلهم))[مسلم] ''لوگوں کو اپنا اپنا مقام دو''۔

ذیل میں مختلف قسم کے بدعتیوں کے ساتھ سلف کے رویہ کی چند مثالیں عرض ہیں:

1- بدعتی کو قید کرکے، اس کو کوڑے مار کر تعزیر کرنا، جیسے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے صبیغ بن عسل کے ساتھ کیا۔

2- اہل بدعت کی مجالس میں شرکت کرنے سے منع کرنا، سوائے یہ کہ اگر انکی نصیحت اور انکی بدعات پر رد کرنے کی غرض سے ہو، بلکہ سلف لوگوں کو یہ حکم دیتے تھے کہ بدعتیوں سے دور رہیں اور ان سے بحث ومباحثہ بھی نہ کریں، اور یہ بدعت مکفرہ والے بدعتیوں کے ساتھ خاص ہے، اور ان کے ساتھ بیٹھنے سے محض بیٹھنا مراد نہیں ہے بلکہ اس سے ان کے ساتھ موالاۃ کے طور پر انکی مجالس میں شرکت مراد ہے اسی سے سلف نے منع کیا ہے۔ نیز یہ ممانعت طالب علموں تک محدود ہے، عقیدہ میں راسخ العقیدہ اہل علم اس سے مستثنیٰ ہیں، وہ اہل بدعت کے ساتھ بیٹھ کر انہیں نصیحت کرسکتے ہیں، ان سے بحث ومباحثہ کرسکتے ہیں۔ انہیں حق کی تلقین کرسکتے ہیں، تاکہ وہ صحیح عقیدہ کی طرف رجوع کرلیں۔ علماء حق پر اس بارے میں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

3- ان کے ساتھ مناظرہ کرنا اور انکے سامنے حق واضح کرنا، جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے خوارج کے ساتھ کیا۔

4- ان کے خلاف جہاد کرنا جیسا کہ علی رضی اللہ عنہ نے خوارج کے ساتھ کیا۔

5- بدعتیوں کے خلاف آواز بلند کرنا اور ان کے خلاف تلوار اُٹھانا، جیسا کہ امام احمد بن نصر الخزاعی نے کیا۔

6- بدعات کا بھرپور رد کرنا اور سنت کو عام کرنا، جیسا کہ امام احمد نے کیا۔

7- بدعتیوں سے ملاقات کرنا، ان کی مجلسوں میں جاکر انہیں بدعات سے روکنا، اور ان کے ساتھ بیٹھنا تاکہ وہ بدعت سے لوٹ آئیں، جیسا کہا مام احمد بن حنبل نے ایک رافضی اور ایک مرجئی کے ساتھ کیا۔

8- بدعتیوں کی کتابوں سے پرہیز: چونکہ اہل بدعت اپنی کتابوں کے ذریعہ سے بدعات پھیلا سکتے ہیں، لہٰذا انکی کتابوں سے طالب علم پرہیز کریں، البتہ علماء استعمال کرسکتے ہیں۔

9- بدعتیوں سے روایت نہ لینا اکثر محدثین کا منہج رہا ہے، البتہ امام بخاری ومسلم نے چند ایسے بدعتیوں سے روایت لی ہے جنکی بدعت مکفرہ نہیں ہے، البتہ وہ اپنی بدعت کی طرف داعی بھی تھے اور انکی وہ روایت انکی بدعت کی تائید بھی کرتی ہیں۔ لیکن چونکہ بدعتی ہونے کے باوجود وہ ثقہ روای ہیں، اسلئے بخاری ومسلم نے صحیحین میں انکی حدیثیں ذکر کی ہیں۔

10- خواہ بدعت مفسقہ ہی ہو کوشش یہ ہونی چاہیے کہ بدعتی کے پیچھے نماز ادا نہ کریں، الا یہ کہ انسان مجبور ہو، اگرچہ اس کے ذبیحہ میں کوئی حرج نہیں ہے، لیکن پھر بھی بائیکاٹ کرنا بہتر ہے تاکہ وہ بدعت سے رجوع کرلے، ایسے لوگوں سے نکاح اگرچہ شرعاً منعقد ہوگا لیکن احتیاط اُولی ہے۔

☆بدعت کی پہچان کے ضوابط:

چند ایسے ضوابط ذیل میں عرض ہیں کہ جن کے تناظر میں فوراً کسی کام کے بارے میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ کام بدعت ہے یا نہیں:

1- ہر وہ قول وفعل یا عقیدہ جو کتاب وسنت سے متصادم (ٹکراتا) ہو۔

2- ہر وہ کام جس کے ذریعہ اللہ کا تقرب حاصل کیا جاتا ہو، حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہو۔

3- ہر وہ کام جس کے ثبوت کا دارومدار نص یا توقیف پر ہے، لیکن نص یا توقیف موجود نہیں ہے، تو ایسا کام بدعت ہے، الا یہ کہ اگر یہ کام صحابہ سے ثابت ہو۔

4- کفار کی عادات میں سے جو چیزیں ثابت شدہ عبادات کے ساتھ جوڑی گئی ہوں۔

5- جن کاموں کو بعض علماء، خاص طور پر متأخرین، نے بغیر کسی دلیل کے مستحب قرار دیا ہے۔

6- ہر وہ عبادت جس کا تذکرہ صرف ضعیف یا موضوع حدیث میں ہو۔

7- عبادت میں جو چیز غلو ہو۔

8- ہر وہ عبادت جسکی شارع نے مطلقاً اجازت دی ہو، لیکن لوگوں نے ازخود اس کی صفت، کیفیت، جگہ، وقت، عدد اور کوئی شرط وغیرہ مقرر کی ہو۔

☆بدعات کے مراجع:

1- موضوع اور ضعیف احادیث **2-** بعض متأخرین فقہاء کے اجتہادات **3-** رسم ورواج اور عادات

چونکہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا: ''سلف وخلف کے بہت سے مجتہدوں نے ایسی باتیں کیں اور ایسے کام کئے جو کہ بدعت ہیں، حالانکہ انہیں پتہ بھی نہ چلا کہ وہ بدعت ہیں؛ اس لئے کہ کبھی ضعیف انکے ہاں تھی جسے وہ صحیح سمجھ بیٹھے، کبھی آیت غلط طریقے سے سمجھی، کبھی کسی مسئلہ کے بارے میں بھی انہوں نے رائے قائم کی، حالانکہ اس بارے میں دلائل تھیں لیکن وہ ان تک نہیں پہنچ پائیں، اور جب انسان بقدر استطاعت تقویٰ اختیار کرے، تو وہ اللہ کے اس فرمان میں آئے گا: ﴿**ربنا لا تؤاخذنا إن نسينا أو أخطأنا**﴾ صحیح حدیث میں ہے کہ اللہ نے فرمایا: ((**قد فعلت**)) [**سير أعلام النبلاء:191-192/19**]

☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

موضوع: اسلامی عقیدہ　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　سبق نمبر:26

عنوان: غلو　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　التاریخ:

غلو

☆تعریف: لغوی: حد سے تجاوز کرنا۔

اصطلاحی: ''کسی کی تعریف یا مذمت میں یا کسی اور عمل میں مطلوب حد سے تجاوز کرنا''۔

☆مترادف الفاظ:

غلو کا معنی بیان کرنے کے لئے کئی الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں، جیسے:

1- تطرف　　2- تنطع　　3-تشدد　　4- العنف

یہ سارے الفاظ غلو کے ہی معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔

☆غلو کی صورتیں:

■ شرعی نصوص کو سمجھنے میں غلو سے کام لینا، اس کی دو صورتیں ہیں:

1- شرعی نصوص کی مبنی بر تشدد تفسیر کرنا، پھر اپنے آپ اور دوسروں پر تشدد کرنا۔

2- شرعی نصوص کے معنی میں غور و فکر میں تکلف سے کام لینا، اور ایسے ایسے معنی نکالنا کہ جن کا شریعت نے مسلمانوں کو مکلّف نہیں ٹھہرایا ہے۔

■ شرعی احکام میں غلو سے کام لینا، اس کی دو صورتیں ہیں:

1- عبادت اور رہبانیت کے طور پر اپنے یا دوسروں پر ایسی چیزیں لازم کرنا جو شریعت نے لازم نہیں کی ہیں۔

2- عبادت کے طور پر حلال چیزوں کے استعمال میں تکلف کرنا، جیسے انسانی ضروریات و حاجیات کو ترک کرنا۔

■ دوسروں کے بارے میں موقف میں غلو کرنا: بعض لوگ جب کسی کی تعریف کرتے ہیں تو وہ اس میں غلو کرتے ہیں، اور اتنی زیادہ اسکی تعریف کرتے ہیں کہ اسے معصوم عن الخطأ بنا دیتے ہیں، جیسے نصاریٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کی اتنی مدح کی کہ اس رب بنالیا، اسی طرح جب کسی پر تنقید کرتے ہیں تو اس میں غلو کرتے ہیں، جیسے یہود نے عیسیٰ علیہ السلام کی اتنی مخالفت کی کہ اس قتل کرنے کی سازش کی، اور یہاں تک کہہ دیا کہ وہ ولد زنیٰ ہے (نعوذ باللہ)۔

اسی طرح خوارج کا غلو بھی ہے، چونکہ گناہ گار کی تنقید کرنے میں غلو نے انہیں اس حد تک پہنچایا کہ انہوں نے:

أ-　مسلمان حکام کو کافر قرار دیا، ان سے قتال کرنا اور ان کے خلاف بغاوت کرنا جائز قرار دیا ہے۔

ب-　ان سب لوگوں کو بھی کافر قرار دیا جو انکی بات سے متفق نہ ہوئے، اور یوں تمام مسلمانوں کو کافر قرار دیا ہے۔

☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

موضوع: اسلامی عقیدہ　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　سبق نمبر: 27

عنوان: عصر حاضر میں علماء حق سے طالب علموں کو دور رکھنے کا فتنہ　　　　　　　　　　　　　التاریخ:

10 - عصر حاضر میں علماء حق سے طالب علموں کو دور رکھنے کا فتنہ

☆ تعارف:

چونکہ ہر زمانے میں بعض علماء سوء نے طالب علموں کو علماء حق سے دور رکھنے کی مذموم کوشش کی ہے، یہ بات حیران کُن نہیں ہے، لیکن تعجب کی بات یہ ہے کہ اگر منہج سلف کی پیروکاری کے دعویدار داعی، واعظ یا طالب علم لوگوں کو اسی منہج کی خدمت کرنے والے علماء سے یہ کہہ کر دور رہنے کا مشورہ دیں کہ: ''فلاں نے یہ غلطی کی ہے، فلاں نے یہاں خطاً کی اور فلاں سے یہاں پر لغزش سرزد ہوتی ہے''۔ یقیناً ایسی صورت حال کا پیدا ہونا بہت بڑا فتنہ ہے۔

پچھلی تقریباً ایک دھائی سے عرب وعجم اس فتنہ کی لپیٹ میں آیا کہ منہج سلف کی آبیاری کرنے والے علماء ایک دوسرے پر مختلف القاب چسپاں کرتے ہیں اور طالب علموں کو ایک دوسرے سے متنفر کرتے ہیں، کل کے بچے تزکیہ کے فتنہ میں مبتلا ہو کر برسوں سے منہج سلف کے خدمت گزار علماء پر جرح کر رہے ہیں۔

اس فتنہ میں مبتلا کم سن، کج فہم اور جاہل طالب علم اپنے سماج کے مدنی علماء سے علم حاصل کرنا حرام قرار دیتے ہیں، کہتے ہیں: یہ علماء نہیں ہیں؛ ان کے پاس تزکیہ نہیں ہے، مدینہ یونیورسٹی سے فارغ ہونا تزکیہ نہیں ہے، وغیرہ وغیرہ۔ یہ لوگ اپنے آپ کو اکچھ ایسے داعیان حق کی طرف منسوب کرتے ہیں، جو شاید انکے نظریات سے مکمل طور پر واقف نہیں ہیں، ورنہ وہ ان سے براءت کا اظہار کرتے۔

☆ لازم قول:

دراصل یہ سعودی یونیورسٹیوں سے فارغ شدہ علماء کرام اور انکی علمی ودعوتی کاموں سے طالب علموں کو دور کرنے کی سازش ہے، تاکہ سعودی یونیورسٹیوں کا پیغام (**رسالة الجامعة**) دنیا تک نہ پہنچ سکے۔ اگر کوئی سعودی یونیورسٹیاں بند کرانے کا مطالبہ کرے، تو ممکن ہے اس کی بات قبول نہیں ہوگی، لیکن دشمن کی چال دیکھئے کہ یورنیورسٹی بند کرانے کا مطالبہ کرنے کی چنداں زحمت نہ کی بلکہ پیچھے سے وار کر کے ان علمی دانشگاہوں سے فارغ شدہ علماء کی ثقاہت، ان کے علمی رعب اور انکی اعتباریت کو تزکیہ کے فتنہ سے داؤ پر لگایا۔ سانپ بھی مرے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے۔

☆ تزکیہ کا مطالبہ:

تزکیہ کے بارے میں درست موقف یہ ہے کہ اگر کوئی شخص بدعت کی ترویج کر رہا ہے، یا اہل بدعت کی مدد کرتا ہو تو اگر اس کے پاس تزکیہ بھی ہو، پھر بھی اس سے علم حاصل کرنا درست نہیں، بالمقابل اگر کوئی عالم یا طالب علم سنت کی ترویج واشاعت میں مشغول ہے، تو کتاب وسنت کی خدمت از خود تزکیہ ہے۔ اس سے کسی اور تزکیہ کا مطالبہ نہیں کیا جائے گا۔ اس بات کی شیخ سلیمان الرحیلی نے اپنے ایک درس میں وضاحت کی ہے۔

☆ منہج:

اس طرز فکر کے جن لوگوں سے میں نے ملاقات کی ہے، ان کا کہنا ہے کہ:

1 - کشمیر میں کوئی عالم نہیں ہے
2 - مدنی علماء سے علم حاصل کرنا جائز نہیں ہے۔
3 - کسی مدنی عالم کے پاس تزکیہ نہیں ہے
4 - تزکیہ صرف شیخ ابن باز، ابن عثیمین البانی اور ربیع المدخلی کا معتبر ہے۔
5 - جس عالم کو عقیدہ کے کسی مسئلہ میں محض ایک بار غلطی ہو جائے، تو پھر عمر بھر اس سے علم حاصل کرنا حرام ہے، اگرچہ وہ رجوع بھی کر لے۔
6 - عموماً یہ لوگ اہل علم کی نسبت بدزبانی اور فحش گو ہیں۔
7 - فرض نمازوں کے بعد ذکر بالجہر کرتے ہیں اور یوں اہلحدیثوں کی برسوں کی

محنت پر پانی پھیر کر خود مشرکوں سے مشابہت کرتے ہیں۔

8 - شیخ ربیع المدخلی حفظہ اللہ وغیرہ کو معصوم عن الخطأ تصور کرتے ہیں، اوران کے لئے تعصب کرتے ہیں۔

9 - ایسے لوگوں سے انٹرنیٹ وغیرہ سے علم حاصل کرتے ہیں جن پر معتبر اہل سنت علماء نے جرح کی ہے۔

10 - ان میں سے ایک بڑی تعداد اخوانی فکر اور سوچ سے متاثر ہے، لیکن علاقائی اہل علم کی اعتباریت پر انگشت نمائی میں سلفی سوچ کے طالب علموں سے متفق ہیں، ورنہ تجربہ سے مجھے معلوم ہے کہ وہ اخوانی منہج پر ہیں سلفی منہج پر نہیں ہیں۔

11 - یہ لوگ اپنے آپ کو (S.S) یعنی سپر سلفی کہتے ہیں۔

12 - یہ لوگ خارجیوں کی طرح عینا واعلانا تکفیر کرتے ہیں، ان میں سے سلفی فکر کے ہیں وہ کشمیری سماج میں رہ رہے لوگوں کی تکفیر معین کرتے ہیں، اور جو اخوانی منہج کے ہیں وہ سعودی حکام کی تکفیر کے درپے ہیں۔

13 - یہ لوگ انگریزی زبان کے دلدادے، ظاہری وضع قطع کے عاشق تو ہیں، لیکن قول وعمل میں تضاد ہے۔

14 - یہ لوگ دعوت میں حکمت کی بجائے جہالت اور اعتدال کی بجائے تشدد اور غلو سے کام لیتے ہیں۔

15 - بغیر کسی علمی رہنمائی یا دلیل کے ازخود بڑے بڑے علماء کے خلاف طعن وتشنیع میں حد سے تجاوز کرکے گالیاں تک دیتے ہیں۔

16 - یہ لوگ اسباب جرح سے ناواقف ہیں، لہٰذا ایسے اسباب کی بناء پر علماء حق پر جرح کرتے ہیں جو درحقیقت جرح کے اسباب ہیں ہی نہیں۔ جیسے: کسی جمعیت کے پروگرام میں شرکت کرنا، کسی ایسی میٹنگ میں شرکت کرنا جہاں اہل بدعت بھی ہوں، پھر اسی پر مرتد کافر فاسق وغیرہ قرار دینا۔

حالانکہ محض میٹنگ میں شرکت کرنا مرتد کافر یا فاسق ہونے کا باعث نہیں ہے۔

☆اس طرز عمل کے نتائج:

1 - اسلامی سماج میں افتراق اور انتشار پھیلا۔

2 - سلفیت مزید بدنام ہوئی۔

3 - جن کی جرح کی جاتی ہے، وہ معروف سلفی عالم ہیں، اوران پر جرح کرنے سے طالب علموں کی ان سے دور رکھا جائے گا، یقیناً یہ طرز عمل جہالت کے عام ہونے کا سبب ہے۔

4 - علماء اور طالب علموں کو آپس میں لڑانا اور منافرت کا ماحول پیدا کرنا۔

☆چند علماء اُمت کا موقف:

1 - امام عبداللہ بن المبارک رحمہ اللہ (**181**ھ) نے فرمایا: " **اذا غلبت محاسن الرجل على مساوئه لم تذكر المساوئ، وإذا غلبت مساوئ عن المحاسن لم تذكر المحاسن**" [سير أعلام النبلاء :**8/352**] ''جب کسی شخص کی اچھائیاں اسکی برائیوں سے زیادہ ہوں تو اسکی برائیاں ذکر نہیں کی جائیں گی، البتہ جب برائیاں ہی نیکیوں سے زیادہ ہوں تو اچھائیاں ذکر نہیں کی جائیں گی''۔

2 - امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ (**241**ھ) نے فرمایا:'' **لم يعبر الجسر من خراسان مثل اسحاق (يعني ابن راهويه)، وإن كان يخالفنا في أشياء ، فإن الناس لم يزل يخالف بعضهم بعضا**''[سير أعلام النبلاء:**371/11**]

''خراسان والوں میں سے اسحاق بن راھویہ کے بغیر کوئی اور پار نہ کرسکا، اگرچہ کچھ چیزوں میں وہ میرے ساتھ اختلاف بھی کرتا تھا، چونکہ لوگ ہمیشہ سے ایک دوسرے سے اختلاف کرتے آئے ہیں''۔

3 - شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا:'' **وليس لأحد أن ينصب للأمة شخصا يدعو إلىٰ طريقة، ويوالي ويعادي عليها**

غير النبي صلى الله عليه وسلم ، ولا ينصب لهم كلاماً ، يوالي عليه ويعادي غير كلام الله ورسول الله وما اجتمعت عليه الأمة، بل هذا من فعل أهل البدع الذين ينصبون لهم شخصا أو كلاماً يفرقون به بين الأمة، يوالون على ذلک الکلام أو تلک النسبة ويعادون" ۔ ''کسی بھی شخص کو یہ اجازت نہی کہ وہ اس اُمت کیلئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی شخص یا کلام کو متعین کرے کہ پھر اسی کی بنیاد پر لوگوں سے ولاء(دوستی) اور براء(دشمنی) رکھے، اس اُمت کیلئے اللہ اور اس کے رسول اور اجماع کے علاوہ کسی اور کا کلام مقرر نہیں کیا جائے گا۔ جس پر ولاء و براء قائم کیا جائے، بلکہ یہ تو اہل بدعت کا طریقہ ہے کہ وہ کسی شخص یا کلام کو مقرر کر کے اسی کی بنیاد پر اس اُمت میں پھوٹ ڈالتے ہیں، اور اسی کلام یا نسبت کی بنیاد پر ولاء و براء قائم کرتے ہیں۔

4 - امام ذہبی رحمہ اللہ(**748**) نے فرمایا:'' ولو أنا كلما أخطأ إمام في اجتهاده في آحاد المسائل خطأ مغفوراً لهُ، قمنا عليه، وبدعناه، وهجرناه، لما سلم معنا لا ابن نصر ولا ابن مندة ولا من هو أكبر منهما '' [سير أعلام النبلاء:**14/40-39**]

''اگر ہم ہر ایک امام کو کسی بھی اجتہادی مسئلہ میں ہر معمولی سی غلطی پر بدعتی قرار دیں یا اس سے قطع تعلق کریں، تو پھر نہ ہمارے پاس ابن نصر بچے گا نہ ابن مندہ اور نہ ان دو سے بڑا کوئی اور امام''

5 - امام ذہبی رحمہ اللہ نے ہی فرمایا:''اہل علم میں سے اگر کسی ایسے بڑے عالم جس کی اچھائیاں کثرت سے ہوں اور جو حق کی پیروی کرنے، وسعت علم، حفظ اور ذہانت، تقویٰ اور اتباع سنت میں معروف ہو، سے کوئی غلطی سرزد ہو جائے تو:'' يغفر له ذلله ، ولا نضلله ونطرحه، وننسى محاسنه، نعم! ولا نقتدي به في بدعته وخطئه ، ونرجو له التوبة من ذلک'' [سير أعلام النبلاء :**271/5**] ''اسکی غلطی سے چشم پوشی کی جائے، ہم اس کی اچھائیاں بھلا کر اس کو گمراہ قرار نہیں دیں گے، اور نہ اس سے قطع تعلق کریں گے، ہاں! البتہ ہم اس کی بدعت یا غلطی میں اس کی پیروی نہیں کریں گے، بلکہ ہم اُمید کریں گے کہ وہ اس سے رجوع کرے گا''۔

6 - شیخ عبد المحسن العباد نے فرمایا: ''میں تمام طالب علموں کو ان چیزوں سے دور رہنے کی نصیحت کرتا ہوں جو انٹرنیت پر پھیلائی جا رہی ہیں کہ:''فلاں نے فلاں کے بارے میں یہ کہا، فلاں نے فلاں کے بارے میں یہ کہا، میں سبھی طالب علموں کو وقت کی حفاظت کرنے اور اپنا وقت کارآمد کاموں میں صرف کرنیکی وصیت کرتا ہوں، میں یہ نصیحت کرتا ہوں کہ افراط و تفریط کی بجائے آپ وسطیت اور اعتدال کی راہ اختیار کرلیں، اور میں یہ نصیحت کرتا ہوں کہ کسی کو ہدف تنقید بنا کر اس پر ظلم نہ کریں۔[ملحض از : رفقاأهل السنة بأ هل السنة]

7 - شیخ بکر ابو زید نے فرمایا:

8 - اس موضوع پر علماء کی تصریحات سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر دور میں علماء حق کے ایسے حاسد بے جا ناقدین پائے گئے ہیں، اور علماء نے ہر دور میں ان پر رد کیا ہے، عصر حاضر میں سرزمین علم ودین مکہ مکرمہ سے علامہ بکر ابو زید نے اس موضوع پر ''تصنیف الناس'' کے نام سے تفصیلی کتاب لکھی ہے، جبکہ ارض ہجرت مدینہ منورہ سے علامہ عبد المحسن العباد نے بھی اس موضوع پر'' رفقاً أهل السنة بأ هل السنة'' کے نام سے کتابچہ تحریر کر کے اُمت کے پیر و جوان سے خیر خواہی کی ہے۔ ان دونوں کتابوں کا مطالعہ اس فتنہ میں مبتلا کم سن، کج فہم علم سے نابلد لوگوں کیلئے مفید ہے جو برسوں سے منہج سلف کی آبیاری کرنے والے علماءِ حق سے محض اس لئے متنفر کرتے ہیں کہ وہ کسی اجتہادی مسئلہ میں انفرادیت رکھتے ہوں۔

☆علم جرح وتعدیل دورِ حاضر میں:

اس حوالہ سے لوگوں میں دو نظریے پائے جاتے ہیں:

1- یہ کہ یہ علم صرف راویوں تک محدود تھا، لہٰذا اب یہ صرف کتابوں کی زینت ہے، عملی زندگی میں اس کا وجود نہیں ہے۔

2- یہ کہ یہ علم عملی زندگی میں آج بھی موجود ہے، اور ذرہ برابر لغزش ہونے پر اس علم کی اصطلاحات کو سرِ بازار ہر مستحق وغیر مستحق پر اپنی مرضیوں کے مطابق چسپاں کیا جاتا ہے۔

☆مختار موقف:

مذکورہ دونوں موقف افراط وتفریط پر مبنی ہیں، اس بارے میں وسطیت اور اعتدال پر مبنی راجح مؤقف یہ ہے کہ جرح وتعدیل صرف راویوں کے ساتھ خاص نہیں، آج بھی جرح وتعدیل کا علم عملی زندگی میں موجود ہے، اور ہر زمانے کی طرح آج بھی علماءِ حق پر واجب ہے کہ وہ محض اللہ کی رضا اور اُمت کی خیر خواہی کے لئے اہل سنت کی تعدیل وتوثیق کریں اور اہل بدعت کی جرح کریں۔ البتہ یہ سراسر غلط ہے کہ اس علم کو کچھ طفیلی قسم کے لوگ اپنے لئے بائیں ہاتھ کا کھیل سمجھیں اور تطفل سے کام لے کر خیر کے بدلے شر وجود میں لائیں۔ واللہ ھو الموفق.

☆علماءِ حق اور طفیلیوں کی جرح میں فرق:

چونکہ علماء اور طفیلیوں کی جرح میں فرق ہے، علماء جب کسی پر کلام کرتے ہیں تو اپنی ذاتی علمی صلاحیات کے ساتھ ساتھ درج ذیل اصول واضوابط کا خیال رکھتے ہیں:

1- وہ نہایت نرمی، شفقت اور اس اُمید سے رد کرتے ہیں کہ وہ بندہ رجوع کرلے جس پر وہ رد کرتے، جبکہ یہ طفیلی لعن وطعن اور سب وشتم سے ہی اپنی دسترخوان بچھاتے، اور اسی پر لپیٹے ہیں۔

2- جب کسی پر رد کریں تو سمجھ لیں کہ میں نے اپنی ذمہ داری نبھائی، اس کے برعکس یہ طفیلی صرف اسی پر بس نہیں کرتے، بلکہ وہ تو مردود علیہ کے ہر ہر معاملہ کی متابعت کر کے اسے خوب رسوا کرنے کے درپے ہوتے ہیں۔

3- جب کسی پر کسی مسئلہ میں رد کریں تو اس کا یہ قطعاً مطلب نہیں کہ اب اس کی ہر ہر بات غلط ہے، بلکہ غلطی غلطی ہے اور درست بات درست ہے، اس کے برعکس یہ طفیلی تو محض معمولی سی وجہ جو کہ جرح وتعدیل کے اسباب سے واقف علماء کے ہاں جرح کا سبب بھی نہیں ہوتا اسی کی بناء پر عمر بھر کیلئے اس سے قطع تعلق کرتے ہیں، اس کی جملہ خدمات پر پانی پھیر دیتے ہیں اور طالب علموں کو اس سے متنفر کر کے سنگین جرم کا ارتکاب کرتے ہیں۔

4- عالم کا اصول یہ ہے کہ: " قولي صواب يحتمل الخطأ، وقول غيري خطأ يحتمل الصواب" ، "میری رائے صحیح ہے البتہ غلط بھی نکل سکتی ہے، اور میرے مخالف کی رائے غلط ہے البتہ احتمال ہے کہ وہ صحیح بھی ہو"، لیکن ان طفیلیوں کی حالت یہ ہے کہ قابل اجتہاد فقہی مسائل پر اختلاف ہونے کی صورت میں اپنے مخالف کی بات اور اس کی دلائل سنے بغیر ہی اس پر گمراہ، بدعتی، فقیر، مسکین اور اس قسم کے دوسرے القاب چسپاں کرتے ہیں، اور بزعم خویش اپنی بات کو صحیح تصور کر بیٹھتے ہیں، جیسے اُنہیں روح القدس کی تائید حاصل ہو۔

5- جب کسی پر رد کریں تو مسئلہ علمیہ کو سامنے رکھیں، ذات کو الجھانے اور ذات پر رد کرنے کی قبیح حرکت نہ کریں، لیکن طفیلی ذات اچھالتے ہیں، اور سیدھا شخصیت پر حملہ کرتے ہیں، جو کہ نہایت بداخلاقی ہے۔

☆یہ بات ذہن میں رکھی جائے کہ:

عصر حاضر میں جرح وتعدیل عملی زندگی میں پائے جانے کے حوالہ سے شیخ عبداللہ بن عبدالرحیم البخاری/ حفظہ اللہ مدینہ منورہ کے عالم دین نے شرح نخبۃ الفکر کے دروس میں خوب روشنی ڈالی ہے۔

☆کسی پر تنقید کرتے وقت ہمیں اسلامی اصول، مقاصدِ شرعیہ اور مصالح ومفاسدِ کے اصول بھولنے نہیں چاہئے۔

☆علماء کا دامن تھامیں:

آخر پر نوجوانوں کیلئے ایک نصیحت عرض کرتا ہوں: کہ انہیں یہ مناسب ہے کہ وہ علماء اور بھروسہ مند طالب علموں کے ارد گرد جمع ہو جائیں انہی سے علم حاصل کریں، انہی کے سامنے زانوئے ادب تہہ کریں، ان کا احترام کریں ان کی عزت کریں، امت کے اہم معاملات میں انہی کی رائے کے مطابق چلیں، امت کے فائدے کیلئے اور مسلمانوں کے بڑی مشکلات میں جو کچھ وہ طے کرلیں اُسے لازم پکڑیں، اور ان پر یہ لازم آتا ہے کہ مصلحت حاصل کرنے، شیرازہ بندی کرنے، اور پھوٹ سے بچنے کے لئے وہ تجربہ کار اہل علم وفہم کی رہنمائی کو لازم پکڑیں، چنانچہ یہی سلف صالح کا منہج ہے یہی ہدایت ہے اسی کے ذریعہ سے ہم اہل سنت وجماعت ائمہ دین کی اقتداء کرسکتے ہیں، یہی مومنوں کی راہ ہے اور نیکوکاروں کا طریقہ اور صراط مستقیم ہے۔

میں اللہ تعالیٰ سے یہ مانگتا ہوں کہ وہ حق، خیر اور ہدایت پر مسلمانوں کی شیرازہ بندی فرمائے، ان کی صفوں کو متحد فرمائے، ان کو دشمنوں پر غالب کردے، جس طرح ہم اس برتر وبالا ذات سے یہ مانگتے ہیں کہ وہ ہمیں ظاہر اور پوشیدہ فتنوں کے شر سے بچائے، اور ہم اسی سے افتراق، خواہشات پرستی اور بدعات کے شر سے نجات مانگتے ہیں۔

وصلی اللّٰہ وسلم علی نبینا محمد علی آله و صحبه أجمعین

☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

موضوع: اسلامی عقیدہ　　　　سبق نمبر: 28

عنوان: رافضہ کے عقائد ایک نظر میں　　　　التاریخ:

11- رافضہ کے عقائد ایک نظر میں

رافضہ دراصل شیعہ ہی ہیں، ان کی فکر کا باوآدم عبداللہ بن سبا نامی یہودی ہے، ان کے کئی فرقے ہیں، یہ دنیا کے کئی ممالک میں پائے جاتے ہیں، ان کے معروف عقائد میں سے چند یہ ہیں:

1- اپنے عقائد کو چھپانا (تقیہ کرنا) اور انہیں ظاہر نہ کرنا؛ تا کہ اہل سنت سے گل مل ہو جائیں، اور اہل سنت حکومتوں میں اعلیٰ عہدوں پر فائز ہو کر شیعہ برادری کو فائدہ پہنچائیں۔

2- بارہ اماموں کا عقیدہ، یہ عقیدہ رکھنا کہ بارہ امام معصوم عن الخطأ ہیں، ان اماموں کو انبیاء کرام سے افضل تصور کرنا، اور امام مہدی منتظر کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ بغداد میں سامراء نامی مقام پر ایک غار میں چھپ گیا ہے، اور وہ وہاں سے باہر نکل کر دنیا کی امامت کرے گا۔

3- قرآن کو ناقص و محرف سمجھنا، اور یوں کتاب وسنت دونوں کو رد کرنا، سوائے جوان کے اماموں نے روایت کیا ہے۔

4- امامت دین کی اصل بنیاد ہے، اور جو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور بارہ اماموں کی امامت کا عقیدہ نہ رکھے تو وہ کافر ہے۔

5- حضرت علی رضی اللہ عنہ خلافت کے اولین حقدار تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے خلافت غصباً چھین لی گئی اور ان کے خلافت کے حقدار ہونے پر نص کا دعویٰ کرتے ہیں۔

6- اہل سنت کو نواصب قرار دیتے ہیں۔

7- وہ اہل سنت کو نجس قرار دیتے ہیں، ان کے جان و مال کو حلال قرار دیتے ہیں، اور ان سے خُمس لینے کا نظریہ رکھتے ہیں۔ ان کی خوب غیبت کرتے ہیں۔

8- چند صحابہ کو چھوڑ کر دیگر تمام صحابہ کو کافر قرار دیتے ہیں، قاتل عمر رضی اللہ عنہ، ابولؤلؤ مجوسی'' کو ''بابا شجاع الدین'' لقب دیتے ہیں، اور جس دن عمر رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا اسے ''یوم العید الأکبر'' کا نام دیتے ہیں۔

9- پاک دامن مسلمانوں خاص طور پر صحابہ کرام، ازواج مطہرات عائشہ رضی اللہ عنہا وغیرہ پر بدکاری کی جھوٹی تہمت لگاتے ہیں، اور دوسری جانب سے غیر محرم عورتوں سے خود متعہ کرنا جائز قرار دیتے ہیں۔

10- احکام شرعیہ میں بھی کتاب وسنت کی مخالفت کرتے ہیں، جیسے: ننگے قدموں پر مسح کرتے ہیں، جبکہ موزوں پر مسح جائز نہیں سمجھتے۔

11- جب تک ان کا بارہواں امام ظاہر نہ ہو جائے تب تک جہاد حرام قرار دیتے ہیں۔

بعض ناواقف مسلمان شیعہ سنی اتحاد کے خواب دیکھتے ہیں، حالانکہ حق اور باطل کو ایک ساتھ جمع کرنا ممکن ہی نہیں ہے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ رافضیوں کے بدترین عقائد کے پیش نظر ان سے باخبر رہیں۔

☆☆☆

ملحق نمبر:1

اہل سنت و جماعت

چند اہم ضوابط:

اول: یہ کہ اللہ نے اپنی کتاب میں اور اپنے رسول کی زبان سے سنت اور جماعت کا حکم دیا اور بدعت اور تفرقہ بازی سے منع کیا ہے۔

دوم: یہ کہ سابقہ امتوں کی طرح اس امت نے بھی اختلاف کیا ہے، اور یہ کہ اس امت کا اختلاف عنقریب تہتر فرقوں تک پہنچے گا جو ایک کے سوا باقی سب جہنم میں جائیں گے۔ اور وہ (جہنم سے بچنے والی جماعت) وہی جماعت ہے جو اُسی طریقہ پر ہوگی جس پر رسول اللہ ﷺ اور ان کے صحابہ تھے۔

سوم: یہ کہ اہل سنت و جماعت ہی اس خالص اسلام کو مضبوطی سے تھامے ہوئے ہیں جو ہر عیب سے پاک اور ہے ۔

چہارم: یہ کہ اہل سنت کا مذہب ہی صحابہ کرام کا مذہب ہے جسے انہوں نے اپنے نبی ﷺ سے حاصل کیا ہے۔

پنجم: یہ کہ جن لوگوں نے رسول اللہ ﷺ اور ان کے صحابہ کے طریقہ کو لازم پکڑا ان پر اہل سنت نامی اصطلاح کا اطلاق عہد صحابہ کے اخیر میں مشہور ہوا۔

نام

ششم: یہ کہ اہل سنت و جماعت کے کچھ پسندیدہ نام ہیں۔ جیسے: اہل سنت و جماعت، اہل سنت، جماعت، اہل جماعت، سلف، سلفی، اہل الحدیث، اہل اثر، طائفہ منصورہ، فرقہ ناجیہ، اہل اتباع اور اہل حق۔

اسی طرح ان کے کچھ ناپسندیدہ نام ہیں جو ان پر ان کے مخالفوں نے چسپاں کئے ہیں اور وہ اس لئے کہ یا تو وہ کسی ایسی سنت کے قائل ہیں جس کے بدعتی قائل نہیں ہیں، یا دشمنی، اور لوگوں کو ان سے بدظن کرنے کی غرض سے لیکن اہل سنت کو اللہ کے فضل و کرم سے اس قسم کا کوئی بھی نقصان نہیں پہنچا۔

منہج

ہفتم: یہ کہ اسلامی عقیدہ کے اثبات میں اہل سنت کا منہج چند بنیادوں پر قائم ہے جن میں سے کچھ یہ ہیں:

۱۔ کتاب اللہ اور صحیح احادیث پر اکتفا کرنا، رہی بات اجماع کی جو کہ عقیدہ ثابت کرنے میں ان کے ہاں معتبر ہے تو وہ ایسا اجماع ہے جو قرآن وسنت پر یا ان میں سے ایک پر مبنی ہو، اور عقل اور فطرت کو بحیثیتِ مؤید قبول کیا جائے گا بشرطیکہ وہ قرآن اور صحیح احادیث کے موافق ہوں۔

۲۔ نقل (قرآن اور حدیث) کو عقل پر مقدم کرنا۔

۳۔ قرآن اور سنت صحیحہ گرچہ آحاد بھی ہو، میں سے کسی بھی چیز کو رد نہ کرنا یا اس کی تحریف یا تاویل نہ کرنا۔

۴۔ اسی طریقہ کو لازم پکڑنا جس پر رسول اللہ ﷺ کے صحابہ تھے، اور اسلامی معاملات میں بالعموم اور عقیدہ کے معاملات میں بالخصوص جو کچھ ان سے منقول ہے اس سب کو قبول کرنا اور انہیں (یعنی اقوال صحابہ کو) ان کے بعد آنے والے لوگوں کے اقوال پر مقدم کرنا۔

۵۔ غیب سے متعلق اعتقادی مسائل میں نہ گھسنا کیوں کہ ان میں عقل لڑانے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

۶۔ اس مقصد کا اہتمام کرنا جس کے لئے لوگوں کو پیدا کیا گیا ہے وہ ہے: عبادت کو حقیقی عبودیت کے منہج پر صرف رب العالمین کے لئے قائم رکھنا۔

۷۔ اتباع و پیروی کرنا اور بدعات ایجاد کرنے سے پرہیز کرنا۔

۸۔ مسلمانوں کی اجتماعیت اور ان کے اتفاق و اتحاد کی تڑپ رکھنا۔

ہشتم: یہ کہ اہل سنت نے صحیح عقیدہ بیان کرنے اور اس سے منحرف لوگوں پر رد کرنے کے لئے بہت ساری کتابیں تالیف کی ہیں: ان میں سے بعض میں

صرف صحیح عقیدہ بیان کرنے پر اکتفا کیا ہے، اور بعض میں صرف اس سے منحرف لوگوں پر رد کرنے پر اکتفا کیا ہے، اور بعض میں ان دونوں طریقوں کو جمع کیا۔ اورانہوں نے ان اصولوں پر زیادہ توجہ مرکوز کی جن میں بدعتیوں نے اختلاف کیا ہے۔

اصول

نہم: یہ کہ ائمہ اہل سنت نے عقیدہ کے بعض اُن مسائل میں جن میں بدعتیوں نے اختلاف کیا ہے صحیح عقیدہ کو غیر صحیح عقیدہ سے الگ کرنے کے لئے کچھ ضوابط مقرر کئے ہیں جنہیں '' اہل سنت کے اصول'' کہا جاتا ہے، ان میں سے چند یہ ہیں:

۱، ۲۔ یہ کہ ایمان، اعتقاد، قول اور عمل ہے، جو کہ فرمانبرداری سے بڑھ جاتا ہے اور نافرمانی سے گھٹ جاتا ہے۔

۳۔ ایمان باللہ میں سے یہ ہے کہ کتاب وسنت صحیحہ میں سے جو کچھ بھی اللہ کے اسماء وصفات میں سے آیا ہے اس کا اثبات کرنا، اور اللہ کو تمام قسم کے عیبوں اور نقائص سے منزہ سمجھنا۔ اور یہ اثبات بلا کسی تشبیہ یا تکییف کے ہو اور منزہ سمجھنا بغیر کسی تحریف یا تعطیل کے ہو۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿ لَيۡسَ كَمِثۡلِهِ شَيۡءٞۖ وَهُوَ السَّمِيعُ الۡبَصِيرُ﴾ (٢٦٩)

'' اس جیسی کوئی چیز نہیں ہے وہ سننے اور دیکھنے والا ہے ''۔

۴۔ یہ کہ اللہ کا کلام نوعیت کے اعتبار سے قدیم اور انفرادی طور پر جدید ہے، اور یہ کہ اللہ تعالیٰ جب چاہے اور جس طرح چاہے کلام کرتا ہے، اور یہ کہ قرآن مجید اللہ کا نازل کردہ کلام ہے مخلوق نہیں ہے۔

۵۔ اس پر ایمان لانا کہ مومن لوگ قیامت کے دن اپنی آنکھوں سے واضح طور پر اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے، وہ اسے قیامت کے وسیع میدان میں دیکھیں گے پھر جنت میں داخل ہونے کے بعد اسے اسی طرح دیکھیں گے جس طرح وہ (اللہ) پاک چاہے گا۔ البتہ دنیاوی زندگی میں کوئی بھی شخص خواہ وہ نبی ہو یا کوئی اور اس ذات پاک کا دیدار نہیں کرسکتا۔

۶۔ یہ کہ آخرت کے دن پر ایمان لانے میں یہ شامل ہے کہ: قیامت صغریٰ اور قیامت کبریٰ سے پہلے واقع ہونے والی تمام چیزوں (قیامت کی نشانیوں) پر اوران سب باتوں پر ایمان لایا جائے جن کی نبی ﷺ نے خبر دی کہ انسان کی موت سے لیکر انسان کے جنت یا جہنم میں جگہ پانے تک کیا کچھ (یعنی قبر، برزخ اور محشر کے حالات میں سے) پیش آئے گا۔

۷۔ وعدہ اور وعید پر ایمان لانا: اور یہ کہ جب اللہ اپنے بندوں کو کسی چیز کا وعدہ کرے تو وعدہ کا پاس ولحاظ کرنے کی وجہ سے اسے پورا کرنا اللہ پر واجب ہے نہ کہ اس لئے کہ اللہ پر کسی کا حق ہے۔

رہی بات وعید کی: پس اگر وہ ایسے گناہ کبیرہ کے مرتکب کے لئے ہو جو (گناہ) شرک سے کم ہو، اوراس کے انجام دینے والے نے اس سے توبہ نہ کی ہو، اوراس کے پاس نیکیاں بھی نہ ہوں جو اس کی برائیوں کو مٹادیتیں، تو وہ اللہ کی مشیئت کے تحت ہے اگر اللہ چاہے تو اسے معاف کرے گا اور اگر چاہے تو بقدر گناہ اسے عذاب دے گا اور پھر اسے جہنم سے نکالے گا لہذا وہ ہمیشہ جہنم میں نہیں رہے گا۔

اوراگر وعید کافر کے لئے ہو: تو وہ اپنے عموم پر محمول ہوگا، چونکہ وہ جہنم میں داخل ہوگا اور ہمیشہ اسی میں رہے گا۔

۸۔ یہ کہ تقدیر پر ایمان لانے میں اس بات پر ایمان لانا شامل ہے کہ: دنیا میں جو کچھ بھی ہوگا وہ اللہ نے ازل سے ہی جان لیا ہے، اور جو کچھ بھی ہونے والا ہے وہ اس نے لوح محفوظ میں لکھ کر رکھا ہے، اور یہ کہ جو کچھ اللہ چاہے گا وہی انجام پائے گا اور جو اللہ نہیں چاہے گا وہ کبھی نہیں ہوگا، اور یہ کہ وہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے، اور یہ کہ بندہ طاقت، ارادہ، عمل اور اختیار رکھتا ہے، اور اللہ ہی بندہ کو پیدا کرنے والا اور اس کی طاقت، ارادہ، عمل اور اس کے اختیار کو پیدا کرنے والا ہے، اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو فرمانبرداری کا حکم دیا اور انہیں نافرمانی سے منع کیا ہے اور ان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ

تقدیر کو حجت بنا کر فرمانبرادوری سے رک جائیں، جس طرح کہ نافرمانی انجام دینے پر تقدیر سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔

۹۔ یہ کہ اولیاء میں سے کسی بھی ایک کو انبیاء میں سے کسی بھی ایک پر فضیلت نہیں دی جائے گی، اور یہ کہ اولیاء کی کرامات کی تصدیق کی جائے گی، اور یہ کہ ہر خارق عادت کو کرامت تصور نہیں کیا جائے گا۔

۱۰۔ یہ کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر - حسب استطاعت - تلوار کے استعمال کے بغیر ہاتھ سے کرے، پس اگر ایسا نہ کر سکے تو زبان سے کر لے، اور اگر ایسا بھی نہ کر سکے تو دل سے کرے جیسا کہ نبی ﷺ نے اس کا حکم دیا ہے۔

۱۱۔ جماعت کو لازم پکڑنا، مسلمان حاکم کی اطاعت کرنا جب تک کہ وہ نافرمانی کا حکم نہ دیں، اور تب تک ان کے خلاف جنگ کرنا چھوڑ دینا جب تک وہ نماز قائم رکھنے والوں میں سے ہوں۔

۱۲۔ اہل قبلہ میں سے اس شخص کے خلاف لڑنا جو شریعتِ اسلامیہ سے خارج ہو جائے اگر چہ اس نے شہادتین بھی ادا کیں ہوں اور اسلام کے بعض فرائض بھی انجام دئے ہوں۔

۱۳۔ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کی محبت کرنا اور فضیلت میں انہیں اسی ترتیب کے موافق رکھنا جو نصوص میں آئی ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ کے اہل بیت کے ساتھ - بغیر کسی افراط اور تفریط کے - محبت کرنا اور ان کے بارے میں نیک گمان رکھنا، اور جو کچھ صحابہ کے درمیان پیش آیا اس سے خاموش رہنا، اور یہ کہنا کہ انہیں عذر ہے، کیونکہ وہ مجتہد ہیں۔

خصوصیات

اہل سنت کی بہت سی خصوصیات ہیں جن میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ عقیدہ کے مسائل میں ہر ایک مسئلہ میں قرآن اور سنتِ صحیحہ کو لازم پکڑنا، اور ان میں سے کسی بھی چیز کو رد نہ کرنا اور نہ اس کی تحریف یا تاویل کرنا، اور انہیں عقل پر مقدم کرنا۔

۲۔ خالص اسلام کو مضبوطی سے تھام لینا۔

۳۔ دین میں بدعات ایجاد نہ کرنا، اور بدعتوں اور بدعتیوں سے لوگوں کو خبردار کرنا۔

۴۔ رسول اللہ ﷺ کے سوا ان کا کوئی ایسا امام نہیں ہے جس کی ہر بات وہ قبول کرتے ہوں، اور ان کے علاوہ جو بھی کوئی ہے تو اس کے کلام میں سے جو کچھ کتاب وسنت کے موافق ہوتا ہے اسے قبول کیا جاتا ہے اور جو ان دونوں کے یا ان میں سے ایک کے مخالف ہوتا ہے تو اسے چھوڑ دیا جاتا ہے۔

۵۔ یہ کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے اقوال واحوال کے بارے میں لوگوں میں سے سب سے زیادہ علم رکھتے ہیں۔

٦۔ مکان وزمان کے مختلف ہونے کے باوجود عقیدہ کے امور میں ان کا متفق ہونا۔

۷۔ دین اسلام کے تمام مسائل میں وسطیت اختیار کرنا جیسے: اسماء وصفات میں اہل تعطیل اور اہل تمثیل کے درمیان، تقدیر کے بارے میں جبریہ اور قدریہ کے درمیان، اسماء واحکام اور وعدہ و وعید میں وعیدیہ اور مرجئة کے درمیان اور رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کے بارے میں غالیہ (غلو کرنے والوں) اور جافیہ (بدسلوکی کرنے والوں) کے درمیان ان کا وسطیت پر ہونا اس کی مثالوں میں سے ہے۔

۸۔ وہ ایک دوسرے کو کافر قرار نہیں دیتے۔

۹۔ اسلام، سنت اور جماعت کے علاوہ وہ کسی اور نام سے موسوم نہیں ہیں۔

۱۰۔ یہ کہ جب لوگ فساد کا شکار ہو جائیں گے تو یہ اس وقت اجنبی ہوں گے۔

۱۱۔ یہ کہ وہی فرقہ ناجیہ اور قیامت تک مدد کی جانے والی جماعت '' طائفة منصورة '' ہیں۔

۱۲۔ پوری امت کا ان کی تعظیم کرنا۔

۱۳۔ تسلسل کے ساتھ باقی رہنا۔

۱۴۔ ان کا حق پر ثابت قدم رہنا، جیسا کہ اپنے اقوال اور عقائد پر ڈٹے رہنے میں لوگوں میں سے سب سے زیادہ صبر کرنے والے ہیں۔

۱۵۔ فتویٰ صادر کرنے سے ان کا تورع (پرہیز) کرنا۔

۱۶۔ علمی امانت داری۔

۱۷۔ دین کے بارے میں لڑائی جھگڑا، بحث ومباحثہ ترک کرنا اور ایسا کرنے والوں سے دور رہنا۔

۱۸۔ یہ کہ وہ امت کے سب سے اچھے لوگوں میں سے ہیں جو سنت کو زندہ کرنے اور بدعات کو ختم کرنے کی طرف دعوت دیتے ہیں۔

۱۹۔ سلف کے ساتھ محبت کرنا، ان کی تعظیم کرنا، اور ان کے طریقہ کی پیروی کرنا۔

۲۰۔ نیک اور استقامت والے لوگ اور فی سبیل اللہ جہاد کرنے والے لوگ دوسروں کی بنسبت ان میں زیادہ پائے جاتے ہیں۔

۲۱۔ علم اور عبادت کے درمیان، توکل اور اسباب اختیار کرنے کے درمیان ، دنیا کمانے اور اس سے بے رغبت ہونے کے درمیان ، خوف اور محبت و رجاء کے درمیان، نرمی اور سختی کے درمیان اور عقل اور جذبات کے درمیان جمع کرنا۔ **و الله أعلم**

☆☆☆

خاتمہ

﴿الحمد لله الذي بنعمته تتم الصالحات﴾

تاریخ تکمیل ترجمہ: مورخہ 02 مارچ 2015 بمطابق 10 جمادی الأولیٰ 1436ھ، بروز سوموار، **بوقت:** 01:50 P.M، بمقام: بٹہ مالو سرینگر
ترجمہ: مکمل شد بقلم: مبشر احسن وانی المدنی ہیرپورہ شوپیان

آخری اضافہ

03-11-2020

كتابيات

1 -القرآن الكريم

2 - صحيح البخاري: المؤلف: محمد بن إسماعيل أبو عبدالله البخاري الجعفي، المحقق: محمد زهير بن ناصر الناصر، الناشر: دار طوق النجاة (مصورة عن السلطانية يا ضافة ترقيم ترقيم محمد فؤاد عبدالباقي)، الطبعة : الأولى، ١٤٢٢هـ.

3 - صحيح مسلم: المؤلف: مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشيري النيسابوري (المتوفى :٢٦١ هـ)، المحقق: محمد فؤاد عبدالباقي، الناشر: دار إحياء التراث العربي.. بيروت

4 -سنن النسائي: المؤلف: أبو عبدالرحمن أحمد بن شعيب بن علي الخراساني، النسائي(المتوفى:٣٠٣ هـ .)تحقيق : عبدالفتاح أبو غدة، الناشر: مكتب المطبوعات الإسلامية.. حلب، الطبعة: الثانية، ١٤٠٦هـ-١٩٨٦م

5 -عقيدة التوحيد في القرآن الكريم، المؤلف: محمد أحمد محمد عبدالقادر خليل ملكاوي، الناشر:مكتبة دار الزمان،الطبعة: الأولى ١٤٠٥هـ.١٩٨٥م

6 -عقيدة التوحيد وبيان ما يضادها من الشرك الأكبر والأصغر والتعطيل والبدع وغير ذلك، المؤلف: العلامة صالح الفوزان.

7 - المفيد في مهمات التوحيد ، المؤلف: الدكتور عبدالقادر بن محمد عطا صوفي ، الناشر: دار الاعلام، الطبعة: الأولى:١٤٢٢هـ ـ١٤٢٣هـ.

8 - العقيدة، المؤلف: ....، الناشر: الكتاب منشور على موقع وزارة الأوقاف السعودية بدون بيانات، عدد صفحات (الكتاب الورقي):٣٣

9 -أهل السنة والجماعة، لفضيلة الدكتور/ عواد بن عبدالله المعتق، المصدر:مجلة البحوث الإسلامية-مجلة دورية تصدر عن الرئاسة العامة لإدارات البحوث العلمية والإفتاء والدعوة والإرشاد، والعدد:٨٢

10 - موقف ابن تيمية من الأشاعرة، تأليف: عبدالرحمن بن صالح بن صالح المحمود، الناشر: مكتبة الرشد-الرياض، الطبعة: الأولى: ١٤١٥هـ/ ١٩٩٥م

11 - شرح سلم الوصول في علم الأصول، المؤلف: أبو عبدالله، أحمد بن عمر بن مساعد الحازمي، مصدر الكتاب: دروس صوتية قام بتفريغها موقع الشيخ الحازمي،http://alhazme.net

12 - شرح ثلاثة الأصول: محمد بن صالح بن محمد العثيمين (المتوفى: ١٤٢١هـ)، الناشر: دار الثريا للنشر، الطبعة: الطبعة الرابعة ١٤٢٤هـ -- ٢٠٠٦م

13 - شرح العقيدة الواسطية، ويليه ملحق الواسطية، المؤلف: محمد بن خليل حسن هرّاس (المتوفى:١٣٩٥هـ)، ضبط نصه وخرَّج أحاديثه ووضع الملحق: علوي بن عبدالقادر السقاف، الناشر:دار الهجرة للنشر والتوزيع _ الخبر، الطبعة: الثالثة، ١٤١٥ هـ

14 - شرح فتح المجيد، المؤلف: عبدالله بن محمد الغنيمان، مصدر الكتاب: دروس صوتية قام بتفريغها موقع الشبكة الإسلامية،http://www.islamweb.net

15 - معنى لا إله إلا الله ومقتضاها وآثارها في الفرد والمجتمع، المؤلف: صالح بن فوزان بن عبد الله الفوزان، الناشر: الجامعة الاسلامية، المدينة المنورة، الطبعة: الثالثة: ١٤٢٢هـ/٢٠٠٢م

16 - معارج القبول بشرح سلم الوسول إلى علم الأصول، المؤلف: حافظ بن أحمد بن علي الحكمي (المتوفى: ١٣٧٧ هـ)، المحقق: عمر بن محمود أبو عمر، الناشر: دار ابن القيم--الدمام ، الطبعة: الأولى: ١٤١٠هـ-١٩٩٠م

17 -شروط لا إله إلا الله، المؤلف: د/عواد بن عبدالله المعتق، الناشر: مجلة الجامعة الإسلامية بالمدينة المنورة، الطبعة: السنة السادسة والعشرون --العددان(١٠١،١٠٢) - ١٤١٤/١٤١٥هـ

18 - تسهيل العقيدة الاسلامية، المؤلف: عبدالله بن عبدالعزيز بن حمادة الجبرين، الناشر: دار العصيمي للنشر والتوزيع ، الطبعة: الثانية.

19 - نواقض الإسلام ، المؤلف: عبدالعزيز بن عبدالله بن باز (المتوفى: ١٤٢٠هـ)، الناشر: وزارة الشؤون الإسلامية والأوقاف والدعوة والإرشاد -المملكة العربية السعودية، الطبعة : الأولى، ١٣١٠هـ

20 -شرح الأصول الثلاثة، المؤلف: خالد بن عبدالله بن محمد المصلح ، مصدر الكتاب: دروس صوتية قام بتفريغها موقع الشبكة الاسلامية، http://www.islamweb.net

21 -أصول الدين الإسلامي مع قواعده الأربع، المؤلف : محمد بن عبد الوهاب بن سليمان التميمي النجدي (المتوفى: ١٢٠٦هـ)، المحقق: رتبها محمد الطيب بن اسحاق الأنصاري، الناشر : دارالحديث الخيرية بمكة المكرمة.

22 - الدروس المهمة لعامة الأمة، المؤلف: عبد العزيز بن عبدالله بن باز (المتوفى: ١٤٢٠هـ)

23 - الآثار الواردة عن عمر بن عبد العزيز في العقيدة، المؤلف: حياة بن محمد بن جبريل، الناشر: عمادة البحث العلمي بالجامعة الإسلامية، المدينة المنورة، المملكة العربية السعودية، الطبعة: الأولى ١٤٢٣هـ / ٢٠٠٢م

24 -عقيده المسلم...... سعيد بن على القحطاني، ط: سفير، الرياض، توزيع : مؤسسة الجريسي للتوزيع والإعلان ، الرياض.

25 -مباحث العقيدة في سورة الزمر، المؤلف: ناصر بن علي عايض حسن الشيخ، الناشر: مكتبة الرشد، الرياض/السعودية، الطبعة: الأولى، ١٤١٥هـ/١٩٩٥م

26 -كتاب أصول الإيمان في ضوء الكتاب والسنة، المؤلف: نخبة من العلماء ،الناشر: وزارة الشؤون الإسلامية /السعودية: ط: الأولى: ١٤٢١ هـ

27 - الايمان بالقدر، المؤلف: علي محمد محمد الصَّلَّابي، الناشر: -المكتبة العصرية للطباعة والنشر (٢٧١ صفحة) -المعرفة للطباعة والنشر (٤٠٨ صفحة)، الطبعة: الأولى.

28 - فتح رب البرية بتلخيص الحموية، المؤلف: محمد بن صالح بن محمد العثيمين (المتوفى: ١٤٢١هـ)، الناشر: دار الوطن للنشر ، الرياض.

29 - نور الإسلام وظلمات الكفر في ضوء الكتاب والسنة، المؤلف : د. سعيد بن علي بن وهف القحطاني، الناشر: مطبعة سفير، الرياض، توزيع: مؤسسة الجريسي للتوزيع والإعلان ، الرياض.

30 - الشفاعة في الحديث النبوي، المؤلف: أبو ذر عبدالقادر بن مصطفى بن عبدالرزاق المحمدي، أصل هذا الكتاب: رسالة ماجستير قدمت إلى الجامعة الإسلامية في بغداد عام ١٩٩٨م ، ونالت درجة الإمتياز، الناشر: دارالكتب العلمية، بيروت- لبنان، الطبعة: الأولى، ١٤٢٦هـ ٢٠٠٥م

31 - الجنة والنار من الكتاب والسنة المطهرة، المؤلف: عبدالرحمن بن سعيد بن علي بن وهف القحطاني (المتوفى: ١٩٢٢هـ)، تحقيق: د. سعيد بن علي بن وهف القحطاني، الناشر: مطبعة سفير، الرياض.

32 - الزواجر عن اقتراف الكبائر، المؤلف: أحمد بن محمد بن حجر الهيتمي السعدي الأنصاري ، شهاب الدين شيخ الإسلام، أبو العباس (المتوفى: ٩٧٣هـ)، الناشر: دارالفكر، الطبعة: الأولى، ١٤٠٧هـ ١٩٨٧م

33 - شرح الطحاوية، المؤلف: ناصر بن عبد الكريم العلي العقل، مصدر الكتاب: دروس صوتية قام بتفريغها موقع الشبكة الإسلامة، http://www.islamweb.net

34 -الإيمان: حقيقته، خوارمه، نواقضه عند أهل السنة والجماعة، المؤلف: عبدالله بن عبد الحميد الأثري، مراجعة وتقديم : فضيلة الشيخ الدكتور عبدالرحمن بن صالح ، الناشر: مدار الوطن للنشر، الرياض ، الطبعة: الأولى، ١٤٢٤هـ -٢٠٠٣م

35 -الولاء والبراء بين الغلو والجفاء في ضوء الكتاب والسنة، المؤلف: حاتم بن عارف بن ناصر الشريف العوني، الناشر: الكتاب منشور على

موقع وزارة الأوقاف السعودية بدون بيانات.

36 -قضيةالتكفير بين أهل السنة وفرق الضلال فيضوء الكتاب والسنة، المؤلف: د. سعيد بن علي بن وهف القحطاني، الناشر: مطبعة سفير، الرياض، توزيع:مؤسسة الجريسي للتوزيع والإعلان، الرياض.

37 -عقيدة أهل السنة والجماعة في الصحابة الكرام رضي الله عنهم، المؤلف: عبدالمحسن بن حمد بن عبدالمحسن بن عبدالله بن حمد العباد البدر، الناشر: دار ابن خزيمة، الطبعة: الأولى،١٤٢٠هـ/٢٠٠٠م

38 - كتاب التوحيد(مطبوع ضمن مؤلفات الشيخ محمد بن عبدالوهاب، الجزء الأول)، المؤلف: محمد بن عبد الوهاب بن سليمان التميمي النجدي(المتوفى:١٢٠٦هـ)، المحقق: عبدالعزيز بن عبدالرحمن السعيد وغيره، الناشر: جامعة الإمام محمد بن سعود، الرياض، المملكة العربية السعودية، الطبعة:-

39 - تيسير العزيز الحميد فيشرح كتاب التوحيد الذي هو حق الله على العبيد، المؤلف: سليمان بن عبدالله بن محمد بن عبدالوهاب(المتوفى:١٢٣٣هـ)، المحقق:زهير الشاويش، الناشر: المكتب الاسلامي، بيروت، دمشق، الطبعة:الأولى، ١٤٢٣هـ/٢٠٠٢م

40 -الحسام الماحق لكل مشرك ومنافق، المؤلف: أبو شكيب محمد تقي الدين بن عبدالقادر الهلالي(المتوفى:١٤٠٧هـ)، الناشر: دار الفتح للطباعة والنشر والتوزيع، الشارقة، الطبعة: الأولى، ١٤١٥هـ-١٩٩٤م

41 -الفرقان بين أولياء الرحمن وأولياء الشيطان، المؤلف: ابن تيمية الحراني الحنبلي الدمشقي(المتوفى: ٧٢٨هـ)، حققه وخرج أحاديثه: عبدالقادر الأرناؤوط، الناشر: مكتبة دار البيان، دمشق، عام النشر:١٤٠٥هـ - ١٩٨٥م

42 -الموسوعة العقدية، إعداد: مجموعة من الباحثين با شراف الشيخ علوي بن عبدالقادر السقاف، الناشر: موقع الدرر السنية على الإنترنتdorar.net

43 -كتاب التوحيد، المؤلف: صالح بن فوزان بن عبدالله الفوزان، الناشر: وزارة الشؤون الإسلامية والأوقاف والدعوة والإرشاد -المملكة العربية السعودية، الطبعة: الرابعة، ١٤٢٣هـ

44 -مدارج السالكين بين منازل إياك نعبد وإياك نستعين، المؤلف: محمد بن أبي بكر بن أيوب بن سعد شمس الدين ابن قيم الجوزية (المتوفى:٧٥١هـ)، المحقق: محمد المعتصم بالله البغدادي، الناشر: دارالكتاب العربي _بيروت، الطبعة: الثالثة، ١٤١٦هـ -١٩٩٦م

45 -حقيقة السحر وحكمه في الكتاب والسنة، المؤلف: د/ عواد بن عبدالله المعتق، الناشر: مجلة الجامعة الإسلامية بالمدينة المنورة، الطبعة: السنة ٣٤-العدد ١١٥-١٤٢٢هـ/٢٠٠٢م

46 -التوضيح الرشيد في شرح التوحيد المذيل بالتفنيد لشبهات العنيد، المؤلف: أبو عبدالله خلدون بن محمود بن نغوي الحقوي.

47 -دروس في العقيدة، المؤلف: عبدالعزيز بن عبدالله بن عبدالرحمن الراجحي، مصدر الكتاب: دروس صوتية قام بتفريغها موقع الشبكة الإسلامية، http://www.islamweb.net

48 -التوسل المشروع والممنوع، لفضيلة الدكتور/ عواد بن عبدالله المعتق، المصدر: مجلة البحوث الإسلامية -مجلة دورية تصدر عن الرئاسة العامة لإدارات البحوث العلمية والإفتاء والدعوة والإرشاد العدد:٧٣

49 -أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة، المؤلف: محمد حسن عبدالغفار، مصدر الكتاب: دروس صوتية قام بتفريغها موقع الشبكة الإسلامية، http://www.islamweb.net

50 -العروة الوثقى في ضوء الكتاب والسنة -المفهوم، الفضائل، والمقتضى، والأركان، والشروط، والنواقص، والنواقض، المؤلف: د/ سعيد بن علي بن وهف القحطاني، الناشر: مطبعة سفير، الرياض، توزيع:مؤسسة الجريسي للتوزيع والإعلان، الرياض.

51 -أعلام السنة المنشورة لاعتقاد الطائفة الناجية المنصورة(الكتاب نشر -أيضا-بعنوان: ٢٠٠ سؤال وجواب في العقيدة الإسلامية)، المؤلف: حافظ بن أحمد بن عليالحكمي(المتوفى: ١٣٧٧هـ)، تحقيق، حازم القاضي، الناشر: وزارة الشؤون الإسلامية والأوقاف والدعوة

والإرشاد-المملكة العربية السعودية، الطبعة: الثانية، ١٤٢٢هـ

52 -تصحيح المفاهيم في جوانب العقيدة، المؤلف:أبو أحمد محمد أمان بن علي جامي علي (المتوفى: ١٤١٥هـ)، الناشر: الجامعة الإسلامية بالمدينة المنورة، الطبعة: السنة الحادية عشرة، العدد الثاني غرة ذي الحجة عام ١٣٩٨هـ /١٩٧٨م

53 -بحوث ندوة أثرالقرآن الكريم في تحقيق الوسطية ودفع الغلو، المؤلف: مجموعة من العلماء، الناشر:وزارة الشؤون الإسلامية والأوقاف والدعوة والإرشاد-المملكة العربية السعودية، الطبعة: الثانية، ١٤٢٥هـ

54 -رفقا أهل السنة بأهل السنة، المؤلف: عبدالمحسن بن حمد بن عبدالمحسن بن عبدالله بن حمد العباد البدر، الناشر: مطبعة سفير، الرياض، المملكة العربية السعودية، الطبعة: الأولى، ١٤٢٤هـ /٢٠٠٣م

55 -حقيقة الشيعة(حتى لا ننخدع)، المؤلف: عبدالله الموصلي، الناشر: دار الإيمان للطبع والنشر والتوزيع، إسكندرية، الطبعة: الثانية.

56 -التوحيد وبيان العقيدة السلفية النقية، المؤلف: عبدالله بن محمد بن عبدالعزيز بن عبدالرحمن بن حسين بن حميد (المتوفى:١٤٠٢هـ)، المحقق: أشرف بن عبد المقصود ، الناشر: مكتبة طبرية، الطبعة: الأولى-١٤١٢هـ -١٩٩٢م

57 -أحكام الجنائز، المؤلف: أبو عبد الرحمن محمد ناصر الدين، بن الحاج نوح بن نجاتي بن آدم، الأشقودري الألباني (المتوفى: ١٤٢٠هـ)، الناشر: المكتب الإسلامي، الطبعة: الرابعة،١٤٠٦هـ -١٩٨٦م

58 -حقيقة البدعة وأحكامها، المؤلف: سعيد بن ناصر الغامدي، الناشر: مكتبة الرشد، الرياض.

59 -أصول مسائل العقيدة عندالسلف وعند المبتدعة، المؤلف: سعود بن عبدالعزيز الخلف، الناشر:... الطبعة:١٤٢٠هـ -١٤٢١هـ

60 -عقيدة أهل السنة والجماعة، المؤلف: محمد بن صالح بن محمد العثيمين(المتوفى: ١٤٢١هـ)، الناشر: الجامعة الأسلامية المدينة المنورة، الطبعة: الرابعة، ١٤٢٢هـ

61 - مناسك الحج والعمرة، المؤلف: الإمام الألباني(المتوفى: ١٤٢٠هـ)، الناشر مكتبة المعارف، الطبعة: الأولى

62 - شرح العقيدة الطحاوية، المؤلف: عبدالرحيم بن صمايل العلياني السلمي، مصدر الكتاب: دروس صوتية قام بتفريغها موقع الشبكة الإسلامية، http://www.islamweb.net

63 - المختصر في العقيدة : الشيخ خالد المشيقح.

64 - متن الخلاصة في العقيدة:الشيخ خالد المشيقح

65 - التعريف بالإسلام، المؤلف: مركز قطر للتعريف بالإسلام، وزارة الأوقاف والشؤون الدينية -بقطر

66 - حقوق النبي صلى الله عليه وسلم على أمته في ضوء الكتاب والسنة، المؤلف: محمد بن خليفة بن علي التميمي، الناشر: أضواء السلف، الرياض، المملكة العربية السعودية، الطبعة: الأولى، ١٤١٨هـ/١٩٩٧م.

67 - اعرف نبيک صلى الله عليه وسلم

☆☆☆

مؤلف چند سطور میں

نام: مبشر احسن وانی المدنی ولد مولانا محمد احسن وانی/غفر اللہ له ، ہیر پورہ، ضلع وتحصیل شوپیان کشمیر الہند

تعلیم: فاضل: جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ(2007)، پی ایچ ڈی: یونیورسٹی آف کشمیر(2020)

مؤلف کے قلم سے

☆ **تالیف وترجمہ کتب:**

1-مناسک الحج والعمرۃ از امام البانی،ترجمہ، صفحات: ط:2، 2017ء

2-ابن وهب وکتابه القدر، مدینہ یونیورسٹی میں مقالہ،2007، صفحات:115
تالیف غیرمطبوع۔

3- ہندوستانی محدثین کی خدمات، تالیف مقالہ برائے عظمت اسلام کانفرنس سرینگر منعقدہ2010زیراہتمام جمعیت اہلحدیث جموں وکشمیر،
صفحات: غیرمطبوع۔

4- سیرت کے بنیادی مصادرکاتعارف تالیف مقالہ برائے عظمت اسلام کانفرنس سرینگر منعقدہ 2010 زیراہتمام جمعیت اہلحدیث جموں وکشمیر
صفحات: غیرمطبوع۔

5- بچیوں کی تعلیم اوراس کا مثالی طریقہ تالیف مقالہ برائے اصلاح معاشرہ میں خواتین کا کردار کانفرنس سرینگر منعقدہ2013زیراہتمام جمعیت اہلحدیث/
صفحات: غیرمطبوع۔

6- نومولود بچے کے کان میں اذان واقامت کی شرعی حیثیت،تالیف،صفحات: ط:1، 2010ء۔

7- وحدت رؤیت از علامہ بکر أبو زید ترجمہ،صفحات: ط:1، 2012

8- احکام قربانی از ڈاکٹر حسام الدين عفانه، ترجمہ،صفحات: ، ط:1، 2012ء۔

9- اہل سنت وجماعت از ڈاکٹر عواد بن عبد اللہ المعتق، ترجمہ،صفحات: ط:1، 2013 ۔

10- اعضاء کی پیوندکاری از ڈاکٹر محمد أمين سلام بطوش، ترجمہ،صفحات: ط:1، 2014ء۔

11- اسقاط حمل کا حکم از ڈاکٹر عبد العزيز العجلان، ترجمہ،صفحات: ط:1، 2014ء۔

12- جائزوناجائزوسیلہ از ڈاکٹرعواد بن عبد اللہ المعتق، ترجمہ،صفحات: ط:1، 2014 ۔

13- تعویذعقیدہ توحید کی میزان میں از ڈاکٹر علي بن نفيع العلياني، ترجمہ ،صفحات: ط:2، 2017 ۔

14- صحابہ کی فیلم بنانے کا حکم از سپریم علماء کونسل سعودی عربیہ،ترجمہ،صفحات: غیرمطبوع۔

15- گاڑیوں کے حادثات از سپریم علماء کونسل سعودی عربیہ ، ترجمہ، صفحات: غیرمطبوع۔

16- وہ اوقات جن میں نماز پڑھنا منع نہیں ہے ازڈاکٹر عبد اللہ الجبرين ترجمہ،صفحات: ، غیرمطبوع ۔

17- ایک ہی مسجد میں دوسری جماعت کا حکم از ڈاکٹر محمد طاهر حكيم ترجمہ،صفحات: غیرمطبوع ۔

18- تسبیح: تاریخ اورحکم از ڈاکٹرعلامہ بکر أبو زید، ترجمہ، صفحات: غیرمطبوع ۔

19- النور: از ڈاکٹرمسفر بن سعيد الغامدي، ترجمہ،صفحات: غیرمطبوع۔

20- برصغیرہندوپاک میں فتنۂ انکارحدیث از ڈاکٹرسمير إبراهيم، ترجمہ، صفحات: غیرمطبوع۔

21- ادیان وفرق-ایک مطالعہ- تالیف(2013-جاری) صفحات: غیرمطبوع۔

22- مسنون اذکار تالیف(2013-جاری)صفحات: غیرمطبوع۔

23- سیرت النبی ﷺ تالیف(2013-جاری)صفحات: غیرمطبوع۔

24- فقہ عبادات تالیف صفحات: غیرمطبوع۔

25- مختصرسنن ابن ماجہ تالیف صفحات: غیرمطبوع۔

26- مختصرسنن نسائی تالیف صفحات: غیرمطبوع۔

27- الفرائد و الفوائد (اسلامک کوئز) تالیف(2015 - جاري) صفحات: غیرمطبوع۔

28- أدب الأطفال في الأدب العربي الحديث: تطور وأشكال. ایم فل مقالہ کشمیر یونیورسٹی 2015، تالیف2015، صفحات: غیرمطبوع۔

29- الإفتراق ... از الدکتور ناصر بن عبد الکريم العقل، ترجمہ(2015) صفحات: ط:1، 2015۔

30- فسادفی الارض تالیف (نومبر2015)صفحات: غیرمطبوع۔

31- منبرکی زینت (خطبہ جمعہ اورخطیب کے آداب) تالیف صفحات: غیرمطبوع۔

32- کلاس روم کی زینت (علم،طالب علم اوراستاد) تالیف(2015 - جاري)صفحات: غیرمطبوع۔

33-عہدوپیمان کےقواعدوضوابط از ڈاکٹرخالد بن علي المشيقح ترجمہ، صفحات: ط:1، 2016۔

34- علوم الحديث تالیف(2015 - جاري)صفحات: غیرمطبوع۔

35- سنن نسائی وابن ماجہ، بأطلباء الكلية السّلفيه تالیف(2015) صفحات: غیرمطبوع۔

36- شجرکاری صدقہ جاری تالیف(2016)صفحات: غیرمطبوع۔

37- صحیح اسلامی عقیدہ تالیف(2016-2020)صفحات: غیرمطبوع۔

38- دروس في تفسير الجلالين تالیف(2016)صفحات: غیرمطبوع۔

39- دروس في صحيح البخاري(جاري) تالیف(2016) صفحات: غیرمطبوع۔

40- جمع المفاتيح في حل مشكاة المصابيح تالیف(2016)صفحات: غیرمطبوع ۔

41- مسلمان کی عید تالیف(2016)صفحات: غیرمطبوع ۔

42- رازداری تالیف (2016) صفحات: غیرمطبوع۔

43- امتاع البصر بترتيب نزهة النظر تالیف(2016)صفحات: غیرمطبوع ۔

44- کشمیری عازمین حج کے لئے راہنمائے حج وعمرہ تالیف (جولائی 2017) صفحات: ط:1، 2017

45- کشمیر سے جانو والے خوش نصیبوں کے لئے راہنمائے عمرہ تالیف (نومبر 2018) صفحات: غیر مطبوع۔

46- قرآن مجید کی تفسیر اور اس کے اصول تالیف (2017-2020) صفحات: غیر مطبوع۔

47- ماہ رمضان آداب واحکام، از: وزارت اسلامی قطر ترجمہ (2017) صفحات: ط:1، 2019

48- قربانی (تعریف، حکم، شروط اور دیگر احکام) تالیف (2015) صفحات: ط:1، 2017

49- سود اور اس کی تباہ کاریاں، از: ڈاکٹر/سعید بن وہف القحطانی ترجمہ (2017) صفحات: غیر مطبوع۔

50- سیلبس برائے اسلامک اسٹیڈیز کورس، تالیف (2015) صفحات: ط:1، 2017

51- فقہ معاملات تالیف (2018 - جاري) صفحات: غیر مطبوع ۔

52- مختصر سنن الترمذی تالیف (2019) صفحات: غیر مطبوع۔

53- ''السيرة النبوية في الأدب العربي الحديث دراسة لأعمال طه حسين ومحمد حسين هيكل وتوفيق الحكيم''. پی ایچ ڈی مقالہ کشمیر یونیورسٹی 2015، تالیف اکتوبر 2019، صفحات: غیر مطبوع۔

54- شرح منظومة القواعد الفقهية، للسعدي تالیف (2019 - جاري) صفحات: غیر مطبوع۔

55- شیخ محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ ایک تاریخ ایک تحریک تالیف (جنوری 2020) صفحات: غیر مطبوع۔

56- مجالس ماہ رمضان المبارک تالیف (اپریل 2020) صفحات: غیر مطبوع۔

57- شرح کتاب الکبائر از محمد بن عبدالوہاب تالیف (اپریل 2020 - جاري) صفحات: غیر مطبوع۔

☆ **تالیف مضامین:**

اس کے علاوہ وقتاً فوقتاً موصوف کے قلم سے کئی علمی مضامین بھی زینت قرطاس بنے ہیں، جن میں سے کئی ایک جمعیت اہل حدیث کے ترجمان: ''ہفت روزہ اخبار مسلم سرینگر'' وغیرہ میں بھی شائع ہوئے ہیں، چند مضامین یہ ہیں:

1- مسلمان کا نکاح تالیف جون 2013 ط:

2- ابتدائے ماہ رمضان تالیف جون 2013 ط:

3- رمضان کس پہ تالیف جولائی 2013 ط:

4- سحری کے آداب تالیف جولائی 2013 ط:

5- تدوین حدیث تالیف جولائی 2013 ط:

6- موسم سرما احکام وآداب تالیف جنوری 2014 ط:

7- قیامت کی دس بڑی نشانیاں تالیف اکتوبر 2014 ط:

8- خودکشی تالیف جون 2015 ط:

9- اہل سنت وجماعت تالیف اگست 2015 ط:

10- گائے کی قربانی تالیف اکتوبر 2015 ط:

11- تہذیبی مکالمہ اور عالم امن تالیف دسمبر 2015 ط:

12- تبصرۂ کتاب: دعوة الشيخ محمد بن عبدالوهاب بين المعارضين والمنصفين والمؤيدين ۔ ''شیخ محمد بن عبدالوہاب کی دعوت: اعتراض کرنے والوں، انصاف پسندوں اور تائید کرنے والوں کی نظر میں''، تالیف: أبوعمر المنهجي. ترجمہ جنوری 2017 ط:

13- داڑھی مرد کا زیور تالیف مارچ 2017 ط:

14- مسائل رمضان المبارک تالیف اپریل 2017 ط:

15- امام بخاری اور صحیح بخاری تالیف جنوری 2018 ط:

16- لائبیریری تالیف مارچ 2018 ط:

17- مسائل زکاۃ تالیف مئی 2018 ط:

18- ہڑتال تالیف دسمبر 2019 ط:

19- خاتون: طہٰ حسین کی کتابوں کی روشنی میں (علی هامش السيرة بطور مثال)، تالیف جنوری 2020 ط:

20- دس نقاط میں تفسیر سوہ کوثر (الوقفات العشر من سورة الكوثر): تالیف نومبر 2010 ط: ہفت روزہ مسلم سرینگر

☆ **مراجعه کتب:**

موصوف نے کئی اساتذہ وہم عصر اہل علم کی طلب پہ ان کی کتابوں کا مراجعہ کر کے انہیں طباعت کے لئے تیار کیا، جن میں سے چند یہ ہیں:

1- تحفہ حجاب: مؤلف: فضیلۃ الشیخ غلام محمد بٹ المدنی/صدر جمعیت اہل حدیث جموں وکشمیر/ ناشر: شعبہ نشر واشاعت جمعیت اہلحدیث بر برشاہ سرینگر، اشاعت دوم: 2016، اشاعت سوم: مارچ 2018۔

2- مسائل قربانی:/ مؤلف: فضیلۃ الشیخ غلام محمد بٹ المدنی/صدر جمعیت اہل حدیث جموں وکشمیر/ ناشر: شعبہ نشر واشاعت جمعیت اہلحدیث بر برشاہ سرینگر، اشاعت اول: 2016، اشاعت دوم: 2019۔

3- اسلامی نکاح: مؤلف: فضیلۃ الشیخ غلام محمد بٹ المدنی/صدر جمعیت اہل حدیث جموں وکشمیر/ ناشر: شعبہ نشر واشاعت جمعیت اہلحدیث بر برشاہ سرینگر، اشاعت دوم: 2017، اشاعت سوم: 2018، اشاعت چہارم: مئی 2019۔

4- راہ حق: مؤلف: امام ابوالمظفر السمعانی رحمہ اللہ/ ترجمہ: فضیلۃ الشیخ محمد رمضان زاہد المدنی/ استاد الکلیۃ السلفیۃ کشمیر/ ناشر: شعبہ نشر واشاعت جمعیت اہلحدیث بر برشاہ سرینگر، اشاعت اول: مارچ 2018۔

5- اہل حدیث: تعارف، عقائد اور خصوصیات، مؤلف: علامہ ابوحماد عبد الغفار السلفي، ناشر: شعبہ نشر واشاعت جمعیت اہلحدیث جموں وکشمیر، اشاعت: اپریل/ 1439/2018ھ۔

6- عام موزوں پہ مسح کی رخصت از محاسن احکام شریعت: فضیلۃ الشیخ غلام محمد بٹ المدنی/صدر جمعیت اہل حدیث جموں وکشمیر/ تاریخ تکمیل مراجعہ: ستمبر 2018، تشنہ باطباعت دوم۔

7- تاریخ اہل حدیث جموں وکشمیر، مؤلف: صوفی احمد مسلم/ سابق ایڈیٹر ہفت روزہ مسلم، ناشر: شعبہ نشر واشاعت جمعیت اہلحدیث بر برشاہ سرینگر، اشاعت: جنوری 2019/ ربیع الثانی 1440ھ۔

8- تاریخ لداخ (بلتستان، گلگت، طورتک، لداخ، کرگل اور تبت) مصنف: محمد علی خان خسمن/ کھر منک پا/ طورتک، نوبراہ لداخ، جموں وکشمیر، الہند

(سابق بلتستان) ناشر: کھسمن اکیڈمی (گیان کن فارول طورتک نوبراہ لداخ)، اشاعت: فروری 2019ء بمطابق جمادی الثانیۃ 1440ھ۔

9- وادی کشمیر سے وادی فاراں تک (سفرحج) مؤلف: فضیلۃ الشیخ عبدالرشید طلیق /حفظہ اللہ تعالیٰ، دمحال ہانجی پورہ، تاریخ مراجعہ: فروری: 2019، تشنہ طباعت۔

10- احکام ومسائل جنازہ: ترجمہ عرفان احمدوانی، ناشر مکتبہ یحیی، مئی: 2019۔

11- تحفہ معراج: مؤلف: فضیلۃ الشیخ غلام محمد بٹ المدنی / صدر جمعیت اہل حدیث جموں وکشمیر/ ناشر: شعبہ نشر واشاعت جمعیت اہلحدیث بر برشاہ سرینگر، اشاعت دوم: مارچ 2019۔

12- مختصر نماز نبوی: مؤلف: فضیلۃ الشیخ غلام محمد بٹ المدنی / صدر جمعیت اہل حدیث جموں وکشمیر/ تاریخ تکمیل مراجعہ: دسمبر 2019، تشنہ طباعت۔

13- تربیت اولاد (کتاب وسنت کی روشنی میں): اعداد: ناہدہ بنت محمد جمال بٹ، فاضلہ الکلیۃ السّلفیہ للبنات سرینگر تاریخ مراجعہ: فروری: 2020، تشنہ طباعت۔

14- زکاۃ رکن اسلام: مؤلف: فضیلۃ الشیخ غلام محمد بٹ المدنی / صدر جمعیت اہل حدیث جموں وکشمیر/ تاریخ تکمیل مراجعہ: مارچ 2020، تشنہ طباعت۔

☆☆☆

فہرست موضوعات

شمار	سبق نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
1	-	البطاقة/ شناخت	02
2	-	**مقدمه**	04
3	01	تمہید [العقيدة]	06
4	-	عقیدہ: تعریف/ اقسام/ مصادر/ خصوصیات	07
5	-	صحیح عقیدہ کے ثمرات	08
6	02	عقیدہ میں منہج سلف	09
7	03	عقیدہ کے باب میں منہج سلف کے مطابق چند مؤلفات	10
8	-	**صحيح عقيده** [13-15]	13
9	-	1 - من ربک	13
10	04	اللہ کے بارے میں صحیح عقیدہ / اللہ پر ایمان میں منہج سلف کے مخالفین	14
11	05	توحید: تعریف/ اقسام 1: - توحید الوہیت/ 2 - توحید ربوبیت/ 3 - توحید اسماء وصفات	15
12	06	اسماء وصفات میں منہج سلف	16
13	-	☆ صفات کی قسمیں/ اسماء وصفات میں منہج سلف کے مخالفین	17
14	-	2 - من نبیک	18
15	07	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں صحیح عقیدہ	19
16	-	3 - ما دینک	21
17	08	دین: تعریف/ انبیاء کے دین کی وحدت/ دین اسلام اور اس کی چند خوبیاں	22
18	09	مراتب دین	24
19	-	1 - اسلام: تعریف/ ارکان/ کلمہ/ شروط کلمہ	24
20	-	ارکان کلمہ/ نواقض اسلام	25
21	10	2 - ایمان: تعریف/ ایمان کی کمی وبیشی/ اسلام اور ایمان کا آپسی ربط/ ایمان میں استثناء/ ایمان کی کمی بیشی کے مسئلہ میں منہج سلف کے مخالفین	26
22	-	ارکان ایمان	27
23	11	آخرت کے دن پہ ایمان: 1- جو چیزیں موت کے بعد سے لے کر حشر تک پیش آئیں گی	29
24	-	2- جو چیزیں موت کے بعد سے لے کر حشر تک پیش آئیں گی	30
25	12	جو چیزیں شفاعت کے بعد پیش آئیں گی	31
26	-	تقدیر پہ ایمان/ تقدیر کے مسئلہ میں منہج سلف کے مخالفین/ 3 - احسان	32
27	13	مرتکب کبیرہ کا حکم	33

صفحہ نمبر	مضمون	سبق نمبر	شمار
34	الوَلاء والبَراء	14	28
37	مسئلہ تکفیر	15	29
42	صحابہ کے بارے میں صحیح عقیدہ	16	30
45	امامت اور جماعت	17	31
47	**صحیح عقیدہ** کے منافی امور	-	32
48	انسانی زندگی میں انحراف :1- جاہلیت/2- فسق/3-ضلال	18	33
50	4- کفر/**5-** ارتداد (مرتد ہونا)	19	34
53	**6-** نفاق/**7-** شرک	20	35
55	عبادت میں شرک کی قسمیں (**1**)	21	36
57	عبادت میں شرک کی قسمیں (**2**)	22	37
59	عبادت میں شرک کی قسمیں (**3**)	23	38
60	**8-** بدعت	24	39
63	بدعتی کے بارے میں اسلاف کا موقف	25	40
65	**9-** غلو	26	41
66	**10-** عصر حاضر میں علماء حق سے طالب علموں کو دور رکھنے کا فتنہ	27	42
71	**11-** رافضہ کے عقائد ایک نظر میں	28	43
72	ملحق نمبر: 1 **اہل سنت وجماعت**	-	44
76	خاتمہ	-	45
77	کتابیات	-	46
81	مؤلف چند سطور میں	-	47
86	فہرست موضوعات	-	48

☆☆☆

دھیان دیجئے

طالب علموں کے لئے نہایت اہم

خوشخبری

طالب علموں کے اصرار کی بناء پہ ہم نے

ہفتہ وار آن لائن کلاس

شروع کئے ہیں، ان کلاسز کے لئے پہلے مرحلہ میں ''ایک سالہ بنیادی آن لائن شرعی کورس'' شروع کیا گیا ہے۔الحمدللہ

اس بنیادی مرحلہ کو پاس کرنے والے طلاب کو اگلے مرحلے میں مزید دو سال کا کورس کرایا جائے گا،اِن شاءاللہ۔

ہمارے ہفتہ وار آن لائن کورسز کو جوائن کرنے کے لئے اپنے آپ کو یہاں رجسٹر کیجئے:

www.ahsanopenacademy.com

ایڈمیشن لیجئے،سیٹیں محدود ہیں

☆☆☆